فتاوی عالمگیری

(اردو)

جزء ۱۵   کتاب الایمان

مکتبہ آفتاب ہدایت - دیوبند یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا

اور ہم نے تم میں سے ہر ملت کو قانون اور راہ عمل دی !

فتاویٰ عالمگیری

اردو جدید

کتاب الایمان ——— جز ۱۴

حضرت اورنگزیب عالمگیر قدس سرہٗ کا عظیم کارنامہ

اسلامی دستور کی مکمل انسائیکلوپیڈیا

فتاوی عالمگیری

تازہ فٹ نوٹس مفید ضمیموں سلیس وشگفتہ اور بامحاورہ زبان کے ساتھ!

اردو کے حسین قالب میں

زیر سرپرستی

مفکر ملت الحاج مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی

مترجمہ

الحاج جناب حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب مفتی دار العلوم دیوبند

(ناشر)

مکتبہ آفتاب ہدایت، ابو المعالی دیوبند (یوپی)

فتاویٰ عالمگیری اردو؛ جدید ــــــ کے

مکتبہ آفتاب ہدایت دیوبند

ایک خاص دینی اور علمی ادارہ ہے، جو ہندوستان کے ممتاز علماء کرام کی نگرانی میں دین متین کی خدمت انجام دے رہا ہے، آپ کا تعاون اس ادارہ کے علمی پروگراموں کیلئے ازبس ضروری ہے

آپ کو جب کسی دینی، مذہبی، تاریخی، درسی یا غیر درسی کتاب، قرآن مجید اور حمائل وغیرہ کی ضرورت ہو تو بلا تکلف اپنے مکتبہ آفتاب ہدایت (ابو المعانی) دیوبند سے طلب فرمائیے۔
صفائی معاملات اور تعمیل حکم میں عجلت ہماری خصوصیت ہے!
مکتبہ کی نئی اور خوبصورت فہرست کتب سنہ ۱۹۶۹ء طلب فرمائیں

قیمت فی جز ــــــ دو روپے پچاس پیسے (علاوہ محصول)
ممبران کرام سے ــــــ محصول ڈاک ہمیشہ کیلئے معاف
فیس ممبری (دائمی شرکت کیلئے) ــــــ ایک روپیہ
طباعت ــــــ اسلامی پرنٹنگ پریس دیوبند
تعداد اشاعت (بار اول) ــــــ ایک ہزار
عرصہ اشاعت ــــــ دو ماہ
کتابت ــــــ مقبول احمد

پانچواں باب

کھانے پینے وغیرہ کی قسم کھانے کا بیان

کھانے کے معنی ہیں ایسی چیز حلق سے نیچے اتارنا جو رقیق نہ ہو اور اس کو چبا کر اتارا جا سکتا ہو، خواہ ٹکڑا کر لینے یا ریزہ ریزہ کر لینے یا پیس لینے کی وجہ سے فی الحال چبانا نہ پڑتا ہو، جیسے روٹی، گوشت، و پھل، میوہ جات وغیرہ، اور پینے کے معنی ہیں ایسی رقیق چیز کو حلق سے نیچے اتارنا جو چبائی نہ جا سکتی ہو جیسے دہی، دودھ پانی نبیذ وغیرہ پس اگر کسی نے نہ پینے کی قسم کھائی اور پھر اس نے ایسی رقیق و سیال چیز کو پی لیا جس میں چبانے کی صلاحیت نہیں ہے تو حانث ہو جائے گا ورنہ حانث نہ ہوگا، ہاں اگر عرف میں اس کو بھی پینا بولتے ہیں تو حانث ہو جائے گا (بدائع) اور ذوق کے معنی ہیں کسی شے کا مزہ اپنی زبان سے معلوم کرنا بغیر اس چیز کو بعینہٖ گھونٹنے کے (کافی)

اگر قسم کھائی کہ یہ اخروٹ یا انڈا میں نہ کھاؤں گا پھر اس کو نگل گیا تو حانث ہو جائے گا (سراج وہاج) اور اگر کسی نے ایسی چیز کے نہ کھانے کی قسم کھائی جس میں چبانا نہیں ہو سکتا پھر اس کو دوسری چیز کے ساتھ ملا کر کھا گیا پس اگر دوسری چیز ایسی ہے کہ اس کو اس طرح (چبا کر) کھایا جاتا ہو تو حانث ہو جائے گا، مثلاً یہ قسم کھائی کہ یہ دودھ یا یہ شہد نہ کھاؤں گا پھر اس کو روٹی یا چھوارے کے ساتھ کھایا تو حانث ہو جائے گا اور اگر دودھ کو یونہی یا شہد کو پانی میں ملا کر پی گیا تو حانث نہ ہوگا (محیط)

ایک شخص نے قسم کھائی کہ یہ دودھ نہ کھاؤں گا پھر اس کو پی گیا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر قسم کھائی کہ اس دودھ کو نہ پیوں گا پھر اس کی کھیر بنائی یا اس میں روٹی مل کر کھائی تو حانث نہ ہوگا اور یہی حکم (تفصیلی) ستوؤں وغیرہ میں بھی ہے جو کھائے بھی جا سکتے ہوں اور پیے بھی جا سکتے ہوں، اور مشائخ نے فرمایا ہے کہ یہ تفصیل حکم میں اس وقت ہے جب قسم عربی زبان میں کھائی ہو اور اگر فارسی زبان میں یا کسی ایسی زبان میں) کھائی ہو جس کے اندر عرف میں اس پر کھانے اور پینے کے دونوں لفظ بولے جاتے ہوں تو بہر حال حانث ہوگا اور فتویٰ اسی پر ہے (قاضی خاں) اور اگر قسم کھائی کہ یہ روٹی نہ کھاؤں گا پھر اس کو خشک کر کے کوٹ ڈالا اور پھر پانی میں ڈال کر اس کو پی ڈالا تو حانث نہ ہوگا اور اگر اس کو فقط بھگو کر کھا لیا تو حانث ہو جائیگا (خلاصہ) اور اگر قسم کھائی کہ دودھ نہ کھاؤں گا پھر دودھ کی کھیر پکا کر کھائی تو شیخ ابو بکر بلخیؒ نے فرمایا کہ حانث نہ ہوگا اگرچہ اس میں پانی ڈالا اور اگرچہ اس میں دودھ کا جرم دکھلائی دیتا ہو (حاوی) قال المترجم (اس لئے کہ عرف میں اس کو دودھ کا کھانا نہیں کہتے) اور اگر قسم کھائی کہ مسکہ نہیں کھاؤں گا پھر ایسے ستو کھائے جس میں مسکہ ڈالا گیا ہے اور قسم کھانے والے کی کسی خاص نیت

نیت نہیں تھی تو امام محمدؒ نے اصل (نام کتاب) میں فرمایا ہے کہ اگر مسکہ کے اجزا نمایاں اور ظاہر ہوتے ہیں اور مسکہ کا مزہ بھی نمایاں ہوتا ہو تو حانث ہو جائے گا، اور اگر مسکہ کے اجزا اور مزہ نمایاں و ظاہر نہ ہوتا ہو تو حانث نہ ہوگا (بدائع)، اور اگر قسم کھائی کہ رُب (یعنی تھوپاری جس کو گاڑھے راب اور کچی کھانڈ سے مقطر کر کے نکالتے ہیں) نہیں کھائے گا پھر عصیدہ (یعنی گاڑھی راب اور کچی کھانڈ جس میں سے رُب وتھوپاری مقطر کر لینے سے وہ دیسی شکر وکھانڈ بن جاتی ہے) کھا لیا کہ اس سے رُب (شیرہ وتھوپاری) نکالی جا سکتی ہے تو حانث نہ ہوگا۔ لیکن اگر عصیدہ (گاڑھی راب و تر کھانڈ) پر رُب (شیرہ تھوپاری) بعینہ موجود ہو تو حانث ہو جائے گا (قاضی خاں)، اگر قسم کھائی کہ زعفران نہیں کھاؤں گا پھر ایسی کیک مثلاً کھائی جس کے اوپر زعفران لگائی گئی ہے یعنی تل وغیرہ کی طرح اس پر چپکائی گئی ہے تو حانث ہو جائے گا، (فتح القدیر) (قال المترجم اور اگر زعفران بھگا کر اس کا پانی اس کے خمیر میں ڈالدیا گیا ہے تو حانث نہ ہوگا کیونکہ اس کو زعفران کھانا نہیں کہتے)، اور اگر قسم کھائی کہ سکّر (نبیذ خرما بستہ) نہ کھاؤں گا پھر سکّر منہ میں لی اور چوسا یہاں تک کہ پگھل گئی پھر اس کو نگل گیا تو حانث نہ ہوگا (خلاصہ) اور اگر سکّر سے مراد شکر لیا جائے تو ہمارے (ہندوستان کے) عرف کے مطابق حانث ہو جائے گا، لیکن ظاہر یہ ہے کہ سکّر سے نبیذ خرما مراد ہے جس کو خشک کر کے جما لیتے ہیں اور عرب میں یہ بہت مشہور چیز ہے۔

اور اگر قسم کھائی کہ سرکہ نہیں کھاؤں گا پھر اس کے بعد سکباجہ (ایک چیز ہے جس میں سرکہ زیادہ ڈالکر بناتے ہیں) کھا لیا تو حانث نہ ہوگا اس لئے کہ اس کو سرکہ نہیں کہتے (جیسے دودھ جما کر دہی بنا لیتے ہیں پھر اس کا نام دودھ باقی نہیں رہتا) (قاضی خاں)۔ اور اگر قسم ایسی چیز پر کھائی جو بعینہ کھائی جاتی ہے تو وہ قسم اسی چیز کے کھانے کی طرف راجع ہوگی۔ اور اگر ایسی چیز پر قسم کھائی جو بعینہ نہیں کھائی جا سکتی یا بعینہ کھائی جا سکتی ہے لیکن عام عادت و عرف کے مطابق بعینہ نہیں کھائی جاتی تو جو چیز اس سے عرفاً و عادةً بنا کر کھاتے ہیں وہ مراد ہوگی، اور اگر کوئی خاص چیز عام عرف و عادت میں بنا کر نہیں کھاتے تو پھر جو چیز اس سے کھانے کے لئے بنائی جائے وہ مراد ہوگی (وجیز کردری) اور اس کی توضیح مثالوں سے اس طرح بھی واضح ہو سکتی ہے کہ مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ اس درخت خرما سے یا اس درخت انگور سے نہ کھاؤں گا، پھر اس کے گدرے چھوہارے یا تر پختہ یا خشک پختہ چھوہارے یا اس کا گابھا یا کلی یا کیریاں یا اس کے پھل کا عرق یا اسکے درخت سے جو شیرہ ٹپکے یا انگور بعینہ یا شیرہ انگور یا عرق انگور کچھ بھی کھائے گا تو حانث ہو جائے گا، لیکن شرط یہ ہے کہ اس کو اپنی کسی صنعت سے یا اپنے کسی عمل سے ایسا تغیر اس میں نہ ہو گیا ہو جس سے اس کا نام ہی بدل گیا ہو جیسے نبیذ یا ناطف (خرما اور مسکہ ملا کر ایک قسم کا مالیدہ) یا سرکہ یا دبس (عرق پھل) جس کو آگ پر پکا کر اس کی صورت و خاصیت بدل دی گئی ہو کھائے گا تو حانث نہ ہوگا (کافی)

اور اگر اس قسم کھانے والے نے بعینہ اس درخت کی چھال یا پتے وغیرہ کھا لیا تو حانث نہ ہوگا اور یہی صحیح ہے (النہر الفائق)

اور اگر قسم کھائی کہ میں اس ہانڈی میں سے کچھ نہ کھاؤں گا تو یہ قسم بعینہ ہانڈی کھانے پر واقع نہ ہوگی بلکہ جو چیز اس میں ہوگی اس پر واقع ہوگی یا جو چیز اس میں پکائی جاوے اس پر واقع ہوگی (محیط)۔ اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس ہانڈی سے کچھ نہ کھاؤں گا اور حال یہ ہے کہ اس نے قسم کھانے سے قبل اس ہانڈی میں سے پیالہ میں بھر کر نکال لیا تھا اور جو پیالہ میں تھا وہ کھایا تو حانث نہ ہوگا (خلاصہ) (لیکن اوطیہ ہے کہ نہ کھائے۔ مترجم)۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ

خربوزہ نہ کھاؤں گا، پھر اس کی چھوٹی چھوٹی کچی بتیاں کھالیں تو حانث نہ ہوگا یہ بعض مشائخ کا قول ہے اور انہی میں سے شیخ محمد بن الفضل رح بھی ہیں، لیکن یہ حکم اس وقت ہے کہ جب وہ بتیاں اتنی چھوٹی ہوں اور ایسی حالت میں ہوں کہ ابھی خربوزہ نہ کہلاتی ہوں

ہر ملک میں اس ملک کے عُرف کا اعتبار ہوگا

(اور ہمارے عرف (ہند) میں اس صورت میں بھی حانث ہوجائیگا اس لئے کہ ہمارے عرف میں دونوں کو خربوزہ ہی کہتے ہیں اور عربی میں خربوزہ کو بطیخ اور بتیوں کو حدجہ کہتے ہیں اور دونوں متغایر چیزیں شمار ہوتی ہیں۔ مترجم) لہذا عربی میں حدجہ کھالینے سے حانث نہ ہوگا، اور اگر قسم کھائی کہ یہ حدجہ نہ کھاؤں گا پھر اس کو پورا خربوزہ ہونے پر کھالیا تو اس میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ حانث نہ ہوگا، اور اگر قسم کھائی کہ میں اس خربوزہ کے درخت (لتر و فالیز) سے نہیں کھاؤں گا پھر اس درخت کی بتیاں یا خربوزہ کھالیا تو حانث ہوجائے گا، جیسے کسی نے قسم کھائی کہ میں اس درخت سے نہ کھاؤں گا پھر جو چیز بھی اس سے پیدا ہوگی مثلاً پھل، مول، کیری وغیرہ ان میں سے جو چیز بھی کھائے گا تو حانث ہوجائے گا (قاضی خاں)

اور اگر قسم کھائی کہ میں اس درخت سے نہ کھاؤں گا اور یہ درخت ایسا ہے جس کے پھل ہی نہیں ہوتا جیسے درخت سرو وغیرہ تو یہ قسم اس کی قیمت کی طرف راجع ہوگی اور مراد یہ لیجائے گی کہ اس کے فروخت ہونے پر جو قیمت اس کی آوے گی اس میں سے نہ کھاؤں گا (تبیین الحقائق)

اور اگر قسم کھائی کہ میں اس درخت میں سے نہ کھاؤں گا پھر اس درخت کی شاخ لے کر دوسرے درخت میں پیوند کی گئی جیسے قلم لگاتے ہیں پھر یہ شاخ پھلی اور اس کے پھل سے کھالیا تو اس میں مشائخ رح نے اختلاف کیا ہے، بعض نے فرمایا کہ حانث نہ ہوگا اور بعض نے فرمایا کہ حانث ہوجائے گا اور یہ مسئلہ سیر کبیر میں مذکور ہے، اور اول اصح ہے اور ثانی اقوی ہے (مترجم) اور اگر قسم کھائی کہ اس درخت سے نہ کھاؤں گا پھر اس درخت میں دوسرے درخت کی شاخ پیوند کی گئی جیسے سیب کے درخت سے نہ کھانے کی قسم کھائی اور اس میں امرود کی شاخ پیوند کی تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس نے قسم کھانے میں اس درخت کا نام اس کے پھل کے نام سے لیا ہے اور ساتھ ہی اس درخت کی طرف اشارہ بھی کیا ہے مثلاً اس طرح کہا ہے کہ میں سیب کے اس درخت سے نہ کھاؤں گا تو اس صورت میں امرود کی شاخ کا امرود کھانے سے حانث نہ ہوگا اور اگر فقط مطلق اشارہ اور درخت کے نام پر اقتصار کیا ہے یعنی پھل کا نام نہیں لیا ہے مثلاً اس طرح کہا ہے کہ میں اس درخت سے نہ کھاؤں گا اور باقی مسئلہ بحالہ ہے تو حانث ہوجائے گا۔ اور مسئلہ سابقہ پر قیاس کر کے اس میں بھی اختلاف مشائخ ہونا چاہیئے (ظہیریہ)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں خرمے کا یہ شگوفہ نہ کھاؤں گا، پھر وہ کیریاں بن گیا یا یہ کہا کہ میں یہ کیریاں نہ کھاؤں گا پھر وہ رطب یعنی رس بھرا تر خرما بن گیا یا کہا کہ میں رطب نہ کھاؤں گا پھر وہ تمر یعنی خشک چھوہارہ بن گیا یا یہ کہا کہ میں یہ تر و تازہ پختہ انگور (عنب) نہ کھاؤں گا پھر وہ زبیب (خشک منقی یا کشمش) بن گیا یا کہا کہ میں یہ دودھ نہ پیوں گا پھر وہ دہی یا مسکہ یا مکھن یا پنیر یا مصل ( ) بن گیا پھر اس کے بعد کھایا تو ان تمام صورتوں میں حانث نہ ہوگا اس لئے کہ ان سب صورتوں میں اس کا نام و کام دونوں بدل گئے (فتاویٰ تمرتاشی)

اور اگر قسم کھائی کہ اس حمل (بکری مینڈھے کا چھوٹا بچہ) کا گوشت نہ کھاؤں گا پھر وہ پورا بکرا یا مینڈھا بن گیا پھر اس کو

کھایا تو حانث ہو جائے گا (جوہرنیرہ)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ یہ دودھ نہ کھاؤں گا پھر اس کو جبن (پنیر) بنا کر کھایا تو حانث نہ ہوگا، ہاں اگر اس نے نیت کر لی ہو کہ دودھ یا دودھ سے جو چیز بھی بنائی جائے گی اس کو بھی نہ کھاؤں گا تو حانث ہو جائے گا (قاضی خاں)

اصل کلی اس قسم کے مسائل میں یہ

قسم کے باب میں ایک قاعدہ کلیہ جس سے بہت سے مسائل پر روشنی پڑتی ہے

ہے کہ اگر قسم کھانے والے نے کسی معین چیز کو اس کی کسی صفت کے ساتھ متصف کرکے قسم کھائی ہے تو اگر وہ صفت ایسی ہے کہ قسم کی طرف داعی اور رغبت دلانے والی ہے تو وہ قسم اس صفت کے باقی رہنے کے ساتھ مقید و مقدر تسلیم کی جائیگی ورنہ نہیں (شرح جامع صغیر لقاضی خاں)

اور اگر قسم کھائی کہ اس درخت کے شگوفہ سے نہ کھاؤں گا پھر لوز یا کشمش ہو جانے کے بعد اس کو کھایا تو حانث نہ ہوگا (محیط سرخسی)۔ اور اگر قسم کھائی کہ اخروٹ (جوز) نہ کھاؤں گا پھر اس میں سے تر یا خشک کھایا تو حانث ہو جائیگا، اور یہی حکم بادام و پستہ و انجیر وغیرہ میں ہے۔

اور اگر قسم کھائی کہ خبیص (ایک قسم کا عرب میں مشہور کھانا ہے جو مالیدہ کی طرح بناتے ہیں) نہ کھاؤں گا، پھر خشک یا تر کیسا بھی کھایا حانث ہو جائے گا (مبسوط) اور اگر قسم کھائی کہ نہ رطب[۱] کھاؤں گا نہ بسر[۲] یا اس طرح کہا کہ رطب یا بسر نہ کھاؤں گا پھر اس کے بعد مذنب[۳] کھایا تو اپنی اس قسم کے اندر حانث ہو جائے گا۔

اور اس مسئلہ میں چار صورتیں ہیں (۱) قسم کھائی کہ بسر نہ کھاؤں گا پھر بسر مذنب کھایا جس میں بسر یعنی کچا پن زیادہ رہتا ہے تو بالاتفاق حانث ہو جائے گا۔ (۲) قسم کھائی کہ رطب نہ کھاؤں گا پھر رطب مذنب کھالیا جس میں اکثر حصہ رطب ہو چکا ہوتا ہے اور کچھ حصہ بسر باقی رہتا ہے تو اس میں بھی بالاتفاق ائمہ ثلاثہ (امام اعظمؒ، ابویوسفؒ، امام محمدؒ) حانث ہو جائے گا۔ (۳) اگر قسم کھائی کہ بسر نہ کھاؤں گا پھر ایسا رطب کھایا جس میں زیادہ حصہ رطب ہو چکا ہے لیکن ابھی کچھ بسر (کچا پن کے ساتھ) باقی ہے تو امام اعظمؒ و امام محمدؒ کے نزدیک حانث ہوگا اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک حانث نہ ہوگا۔ (۴) قسم کھائی کہ رطب نہ کھاؤں گا پھر ایسا بسر کھایا جس میں زیادہ حصہ بسر تھا اور کچھ حصہ رطب ہو چکا تھا تو طرفین (امام اعظمؒ و امام محمدؒ) کے نزدیک حانث ہو جائے گا اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک حانث نہ ہوگا۔

حاصل ضابطہ: اور حاصل یہ ہے کہ معقود علیہ (جس پر قسم کھائی ہے) اگر غالب ہے تو بالاتفاق تینوں اماموں کے نزدیک حانث ہو جائے گا اور اگر غیر معقود علیہ (جس پر قسم نہیں کھائی ہے) غالب ہے تو طرفین کے نزدیک اب بھی حانث ہوگا اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک معقود علیہ کے غلبہ کا اعتبار ہوگا اور حانث نہ ہوگا (شرح جامع صغیر لقاضی خاں) اور اگر بسر مذنب یا رطب مذنب ہی کھایا مگر اس طرح کہ اس کے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ کر ڈالے اور پختہ پختہ الگ کر دیا اور خام خام الگ کر دیا پھر سب ٹکڑے ایک ایک کرکے دونوں قسم کے کھا گیا تو بالاتفاق حانث ہو جائیگا (تاتارخانیہ)

---

[۱] رطب: رس بھرا تر خرما جو خوب پک کر تیار ہو چکا ہو ۱۲ [۲] بسر: جو کھجور کا پھل ابھی تک خوب پک کر یکساں تیار نہ ہوا ہو بلکہ اس میں کچھ کچا پن موجود ہو ۱۲ [۳] مذنب کھجور کا وہ پھل جس کی جڑ ابھی کچی ہو ۱۲

اور اگر قسم کھائی کہ عسل مصفی (یعنی صاف کیا ہوا شہد جس میں موم کی آمیزش بالکل نہ ہو) نہ کھاؤں گا پھر عسل غیر مصفیٰ کھالیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ عسل غیر مصفیٰ (جس میں موم ملا ہوا ہوتا ہے) نہ کھاؤں گا پھر عسل مصفی کھایا تو حانث نہ ہوگا (محیط)۔ اور اگر قسم کھائی کہ بقول[1] نہ کھاؤں گا یا کہا بقل نہ کھاؤں گا تو یہ قسم تمام سبزیوں پر یعنی تمام ساگ ترکاریوں پر جو سبز و تازہ ہوتے ہیں واقع ہو گی اور اگر ان میں سے کوئی خشک کیا ہوا کھایا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر خشک پیاز کھائی یا خشک لہسن کھایا تو حانث نہ ہوگا، ہاں اگر اس نے ان کی بھی نیت کر لی ہو تو حانث ہو جائے گا۔

تاتارخانیہ میں حجۃ (نام کتاب) سے منقول ہے، شیخ ابوبکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے قسم کھائی ہے کہ میں عنب (انگور) نہ کھاؤں گا، پھر اس نے (غورہ انگور) حصرم کھالیا تو شیخ نے فرمایا کہ حانث ہو جائیگا۔ اور اگر قسم کھائی کہ حصرم (غورہ انگور) نہ کھاؤں گا پھر عنب (انگور) کھالیا تو حانث نہ ہوگا۔ اور حصرم بمعنی حصرم (غورہ انگور) ہے (ظہیریہ)۔ اور اگر قسم کھائی کہ میں اس بکری سے نہ کھاؤں گا تو یہ قسم بھی اس کے گوشت ہی کی طرف راجع ہو گی، ان چیزوں کی طرف راجع نہ ہو گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں مثلاً دودھ وغیرہ (جس طرح یہ قسم کہ میں یہ بکری نہ کھاؤں گا اس کے گوشت ہی کی طرف راجع ہوتی ہے، اور یہی حکم تمام ماکول اللحم (جن جانوروں کا گوشت حلال ہے) میں ہے (خلاصہ)۔

اور اگر کہا کہ جو چیز اس بکری سے برآمد ہو یا اس کے نزل[2] سے ہو نہ کھاؤں گا تو یہ قسم اس کے دودھ، دہی مکھن پر واقع ہو گی یعنی فقط ان چیزوں کے کھانے سے حانث ہو گا، اس کے گھی، چھاچھ، کھویا وغیرہ کھانے سے حانث نہ ہو گا (عتابیہ) اسی طرح اگر قسم کھائی کہ میں اس گلّے کے نزل سے نہ کھاؤں گا پھر اس کا مخیض[3] کھایا تو حانث ہو جائے گا، اس واسطے کہ یہ بھی نزل ہے، اور اگر وہ شوربا کھایا جو اس کے مخیض سے بنایا گیا ہے جس کو فارسی میں دوغ آبہ[4] کہتے ہیں تو حانث نہ ہو گا، اس لئے کہ یہ دوسری چیز ہو گئی (خلاصہ)

اور اگر قسم کھائی کہ میں روغن نہ کھاؤں گا تو چربی کھانے سے اور پائے (یا کسی ضخیم اور موٹی ہڈی کے) گودا کھانے سے حانث ہو جائے گا۔ اور اگر قسم کھائی کہ اس درخت (انگور) کے کھٹے و میٹھے نہ کھاؤں گا تو اس درخت کے پختہ و نیم پختہ جیسے بھی انگور کھائے ہوں حانث ہو جائے گا۔

اور اگر قسم کھائی کہ اس مسلوخ یعنی کھال کھینچے ہوئے (دنبہ) سے نہ کھاؤں گا پھر اس کی چکتی (جو دم پر ہوتی ہے) گلائی گئی یہاں تک کہ تیل کی طرح ہو گئی پھر اس کو کھایا تو حانث نہ ہو گا (خلاصہ)

معنی مراوی میں عرف و محاورہ کا اعتبار ہوتا ہے

اور اگر قسم کھائی کہ میں یہ تل (سمسم) نہ کھاؤں گا پھر اس کا تیل کھایا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر قسم کھائی کہ میں یہ مرغی نہ کھاؤں گا پھر اس کے انڈے یا بچے (چوزے) کھائے تو حانث نہ ہوگا، اسی طرح اگر یہ قسم

---

[1] بقل، سبزی، ترکاری ۱۲ [2] نُزُل، اس لفظ کا غالب استعمال اگرچہ پھل دار درختوں کیساتھ ہوتا ہے مثلاً کہتے ہیں کہ جو آم اس درخت سے اتریں یا جو امرود اس درخت سے اتریں مگر کبھی جانوروں کے دودھ پر بھی بولدیا کرتے ہیں ۱۲
[3] مخیض۔ سوکھا گوشت پکا کر خالص دہی میں ڈال لیتے ہیں، جس کو فارسی میں دوغ زدہ کہتے ہیں ۱۲
[4] دوغ آبہ۔ وہ شوربا جس میں دہی کی معتد بہ مقدار ڈال کر تیار کیا گیا ہو ۱۲

کھائی کہ میں یہ انڈے نہ کھاؤں گا پھر اس سے نکلا ہوا بچہ کھایا تو حانث نہ ہوگا (قاضی خاں)

اور اگر قسم کھائی کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا پھر جس حیوان کا گوشت کھائے گا حانث ہو جائے گا، بجز مچھلی کے کہ اس کے کھانے سے حانث نہ ہوگا اس لیے کہ اس کو گوشت نہیں کہتے اور ہر گوشت خواہ کیسا ہی کھائے ہر حال میں حانث ہوگا، مثلاً بھنا ہوا گوشت ہو یا پکایا ہوا، خشک پکا ہو یا شوربہ دار، خواہ حلال ہو یا حرام، خواہ ذبیحہ ہو یا مُردار، خواہ مسلم کا ذبیحہ ہو یا غیر مسلم کا، خواہ اس پر بسم اللہ عمداً ترک کیا گیا ہو یا جس طرح بھی ذبح کیا گیا ہو (مثلاً جھٹکا و مشین وغیرہ کا)، ہر حال میں حانث ہو جائے گا۔ البتہ مچھلی اور دریائی جانور (جو دریا ہی میں جیتے ہوں) کے گوشت سے حانث نہ ہوگا، ہاں اگر مچھلی کی بھی نیت قسم کھاتے وقت کرلی ہو تو حانث ہو جائے گا (اختیار شرح مختار) اور مشائخ نے فرمایا ہے کہ اگر ایسی قسم کھانے والا ایسے خطہ کا ہو جہاں مچھلی کو بھی گوشت ہی بولتے ہوں جیسے صوبہ خوارزم کے لوگ تو مچھلی کے کھانے سے بھی حانث ہو جائے گا (محیط سرخسی)، اور اگر اس نے سور یا آدمی کا گوشت کھا لیا تو حانث ہو جائے گا اور صحیح یہ ہے کہ سور یا آدمی کا گوشت کھانے سے حانث نہ ہوگا اس لئے کہ ان کا گوشت کھانا متعارف نہیں ہے، اور قسموں کا مدار رواج پر ہے، اور شیخ عتابی نے ذکر کیا ہے کہ وہ حانث نہ ہوگا اور فتویٰ اسی پر ہے (کفایہ) اور کچے گوشت کھانے سے بھی حانث نہ ہوگا، یہی شیخ ابو بکر اسکاف کا قول ہے اور یہی اظہر ہے اور اسی پر فتویٰ ہے (وجیز کردری)

اور اگر احشاء، یعنی اوجھڑی و تلی و جگر وغیرہ کھائی تو حانث ہو جائے گا اور یہ حکم اہل کوفہ کے عرف پر مبنی ہے کیونکہ یہ چیزیں ان کے یہاں کے رواج میں گوشت کے ساتھ فروخت ہوتی تھیں اور گوشت کے استعمال کی طرح مستعمل ہوتی تھیں اور ہمارے عرف میں ان کے کھانے سے حانث نہ ہوگا (محیط) اور اسی پر فتویٰ ہے (جواہر اخلاطی)۔ (مگر ہمارے ہندوستان کے رواج میں اہل کوفہ کی طرح یہ چیزیں مثل گوشت کے مستعمل ہیں اس لئے ہمارے یہاں اہل کوفہ کے مثل حکم ہوگا اور انکے کھانے سے حانث ہو جائے گا اور یہی اظہر ہے۔ مترجم)

اور اس نے سری پائے کھائے تو حانث ہو جائے گا اور چربی یا دنبہ کی چکتی کھانے سے حانث نہ ہوگا اس لئے کہ انکو گوشت نہیں کہتے اور نہ ان کے کھانے کو گوشت کا کھانا کہتے ہیں، ہاں اگر اس نے قسم کھانے میں ان کی نیت بھی کرلی ہو تو حانث ہو جائے گا بخلاف اس کی پیٹھ کی چربی کے اور اس چربی کے جو گوشت کے ساتھ مخلوط ہوتی ہے کہ اس کے کھانے سے بغیر نیت کے بھی حانث ہو جائے گا (فتح القدیر) اور اگر وہ حمرہ جو چکتی کے بیچ میں ہوتا ہے کھا لیا تو حانث ہو جائے گا، (خلاصہ)

اور اگر قسم کھائی کہ بکرے کا گوشت نہ کھاؤں گا پھر اس نے بکری کا گوشت کھا لیا تو حانث ہو جائے گا اور فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ حانث نہ ہوگا خواہ قسم کھانے والا شہری ہو یا دیہاتی ہو اور اسی پر فتویٰ ہے (فتح القدیر) (مترجم کہتا ہے کہ یہ فرق عرف و اطلاق پر مبنی ہے جیسے کہ شروع میں مذکور ہو چکا ہے، لہٰذا ہمارے یہاں حانث شمار ہوگا اور یہی اختلاف بکرا، بکری، دنبہ، بھیڑا، بھیڑی، مینڈھا، مینڈھی سب میں عموم و خصوص کے اعتبار سے ہوگا اور ہر جگہ کے عرف عام کے تابع ہوگا)

قسم کے مسائل میں ایک اور ضابطہ اور قاعدہ کلیہ کا بیان

امام محمدؒ نے جامع صغیر میں فرمایا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ مرغی کا گوشت نہ کھاؤں گا پھر اس نے مرغ (مذکر) کا گوشت کھا لیا تو حانث نہ ہوگا اور اصل قاعدہ کلیہ ان مسائل کی جنس میں یہ ہے

کہ جب قسم کی نسبت اسم جنس کی طرف کیجائے تو قسم میں اس جنس کے مذکر اور مونث سب داخل ہوں گے اور جب قسم کی نسبت و اضافت خاص مذکر (نر) کی طرف ہو تو قسم میں مونث (مادہ) نہ داخل ہوں گی، اسی طرح اگر نسبت لفظ مادہ (مونث) کی طرف ہو تو اس میں نر (مذکر) نہ داخل ہوں گے، پس اگر قسم کھائی کہ دجاجہ (مرغی) کا گوشت نہ کھاؤں گا تو دیک (مرغ) کا گوشت کھانے سے حانث نہ ہوگا، اسی طرح اگر قسم کھائی کہ دیک (مُرغ مذکر) کا گوشت نہیں کھاؤں گا تو دجاجہ (مُرغی مادہ) کا گوشت کھانے سے حانث نہ ہوگا، اور فرمایا کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ جمل (جنس اونٹ) کا گوشت نہ کھاؤں گا یا قسم کھائی کہ بعیر (جنس اونٹ) کا گوشت نہ کھاؤں گا، یا لحم ابل (اونٹ کا گوشت) نہ کھاؤں گا یا لحم جزور (اونٹ کا گوشت) نہ کھاؤں گا تو قسم میں نر و مادہ، عربی عجمی سب اونٹ داخل ہوں گے، اس لئے کہ جمل، بعیر، ابل، جزور یہ سب لفظ اسم جنس ہیں سب اونٹ کیلئے بولے جاتے ہیں جس طرح ہمارے ملک میں لفظ اونٹ ہر اونٹ کو بولتے ہیں (مترجم)

اور اگر قسم میں کسی قسم کی تخصیص کر دی مثلاً کہا کہ بختی[1] اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا پھر عربی اونٹ کا گوشت کھالیا یا قسم کھائی کہ عربی اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا پھر غیر عربی اونٹ کا گوشت کھالیا تو حانث نہ ہوگا اور اگر قسم کھائی کہ ناقہ (مادہ اونٹنی) کا گوشت نہ کھاؤں گا پھر جمل (نر اونٹ) کا گوشت کھالیا خواہ بختی اونٹ ہو یا عربی اونٹ ہو حانث نہ ہوگا۔

اور اگر قسم کھائی کہ لحم بقر نہ کھائے گا پھر گائے کا گوشت یا بیل کا گوشت کھالیا تو حانث ہو جائے گا۔ اسی طرح جب قسم کھائی کہ بقرہ کا گوشت نہیں کھائے گا پھر بیل کا گوشت کھالیا تو حانث ہو جائے گا اس لئے کہ بقرہ اسم جنس ہے اور ۃ اس میں افراد کے لئے ہے اور اسم جنس مذکر اور مونث دونوں کو شامل ہوتا ہے، اور اگر قسم کھائی کہ بیل کا گوشت نہیں کھاؤں گا اور پھر گائے کا گوشت کھالیا تو حانث نہیں ہوگا، اور اگر قسم کھائی کہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا پھر بھینس کا گوشت کھالیا تو اپنی قسم میں حانث نہ ہوگا، امام محمدؒ نے جامع صغیر میں اسی طرح ذکر فرمایا ہے اور حاوی میں مذکور ہے کہ حانث ہو جائے گا، بخلاف اس صورت کے جب قسم کھائے کہ بھینس کا گوشت نہ کھائے گا اور پھر گائے یا بیل کا گوشت کھائے اس وقت حانث نہ ہوگا، حالانکہ بھینس بھی بقر ہی کی ایک نوع کا نام ہے، اور صحیح وہی مسئلہ ہے جو جامع صغیر میں مذکور ہے (محیط، السرخسی)

ہمارے ملک دیار ہند میں بھی یہی حکم ہے

مؤلف نے فرمایا ہے کہ مناسب یہ ہے کہ یہ حکم دونوں صورتوں میں ہو یعنی بھینس کھانے کی قسم میں گائے بیل کا گوشت کھائے یا گائے بیل کی قسم میں بھینس کا گوشت کھائے، اس لئے کہ عام لوگ دونوں کے درمیان میں فرق کرتے ہیں (قاضی خاں) اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس گوشت میں سے ذرا بھی نہیں کھاؤں گا پھر اس کا شوربا کھالیا تو حانث نہ ہوگا ہاں اگر شوربے کی نیت بھی قسم میں کر لی ہو تو حانث ہو جائے گا (خلاصہ) اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس گوشت کو نہیں کھاؤں گا جس کو فلاں شخص لائیگا پھر فلاں شخص لایا اور اس کو بھونا اور اس کے نیچے روٹی رکھی اور اس کو ملکر مالیدہ (خذاب) بنا دیا پھر قسم کھانے والے نے مالیدہ سے وہ حصہ کھایا جس کو گوشت کا اثر پہنچا تھا تو حانث ہو جائے گا (قاضی خاں)، اگر کسی شخص نے کہا کہ جب جب میں گوشت کھاؤں گا تو میرے غلاموں میں سے ایک غلام آزاد ہو جائے گا پھر اس نے گوشت کھایا تو اس پر ہر لقمہ کے بدلہ میں ایک غلام

---

[1] بختی اونٹ۔ ایک خاص نسل کا اونٹ ہے جس کو بخت نصر بادشاہ نے عربی اونٹ اور عجمی اونٹنی سے جفتی کھلا کر رائج کیا تھا، اب مراد بختی سے عجمی اونٹ مطلقاً مراد لینے لگے ہیں ۲

آزاد کرنا لازم ہو جائے گا (فتاویٰ ظہیریہ)

اور اگر قسم کھائی کہ چربی نہیں کھائے گا پھر پیٹ کی چربی کھائی تو حانث ہو جائے گا اور اگر پیٹھ کی چربی کھائی اور حال یہ تھا کہ اس چربی میں گوشت ملا ہوا تھا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حانث نہ ہو گا اور یہی صحیح ہے (کافی)، اگر پیٹھ کی چربی الگ کر کے کھائی تو اس بارے میں امام صاحب سے اگرچہ کوئی روایت نہیں ہے لیکن گنجائش ہے کہ کہا جائے کہ امام صاحب کے نزدیک حانث نہ ہو گا اور خلاصہ میں مذکور ہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب عربی زبان میں قسم کھائی ہو اور اگر فارسی زبان میں قسم کھائی ہے اس طرح پر کہ چربی (پیہہ) نہیں کھائے گا پھر پیٹھ کی چربی کھالی تو تمام فقہا نے کہا ہے کہ نہیں حانث ہو گا اس لئے کہ پیہہ (چربی) کا نام پیٹھ کی چربی کو شامل نہیں ہوتا ہے (تاتارخانیہ) اور اگر قسم کھائی کہ میں چربی نہیں کھاؤں گا پھر دنبہ کی چکتی کھالی تو حانث نہ ہو گا، اس لئے کہ یہ چکتی گوشت اور چربی دونوں سے غیر ہے، نام کے اعتبار سے بھی اور مفہوم وعرف کے اعتبار سے بھی (کافی)

اور اگر قسم کھائی کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا تو یہ قسم ان چیزوں پر واقع ہو گی جس کو انسان بطور خوراک کھاتا ہے جیسے روٹی سالن وغیرہ اور یہ قسم ہلیلہ (چھوٹی ہڑ) سقمونیہ وغیرہ دواؤں کے کھانے پر واقع نہ ہو گی (بدائع)، اور اگر قسم کھائی کہ البتہ ضرور میں اس کھانے کو کھاؤں گا پس اگر اس قسم کو کسی وقت کے ساتھ موقت اور مقید نہیں کیا ہے پھر وہ کھانا ضائع ہو گیا یا اس کو کسی دوسرے نے کھا لیا یا قسم کھانے والا خود مر گیا تو وہ اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا اور اگر اس نے اس قسم کو کسی وقت سے مقید کیا تھا مثلاً اس طرح کہا تھا کہ اس کھانے کو آج کے دن ضرور کھاؤں گا پھر آج کا دن ختم ہونے سے پہلے ہی مر گیا تو بالاجماع حانث نہ ہو گا یا وہ کھانا ہی آج کا دن ختم ہونے سے پہلے ضائع ہو گیا تو آج کا دن گذرنے سے پہلے بالاجماع حانث نہ ہو گا یہاں تک کہ آج کا دن گذر نہ جائے حتیٰ کہ اگر آج کے دن گذرنے سے پہلے کفارہ دیدے گا تو کفارہ ادا نہ ہو گا اور جب آج کا دن گذر جائے گا تو اس صورت میں مشائخ کا اختلاف ہے، امام ابو حنیفہؒ امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ اس کو کفارہ لازم نہیں ہو گا (قاضی خاں) اور اگر قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا اور نیت میں کوئی معین کھانا ہے یا قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا اور نیت میں کوئی معین گوشت ہے پھر اس گوشت کے علاوہ دوسرا گوشت کھایا تو دیانۃً حانث نہ ہو گا (مبسوط) (لیکن قضاءً حانث ہو جائے گا (مترجم)

اور ابو یوسفؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا پھر میتہ کھانے کی جانب مضطرب ہے اور کھالیا تو حانث نہ ہو گا، امام کرخیؒ نے فرمایا ہے کہ یہی قول میرے نزدیک امام محمدؒ کا بھی ہے اور ابن رستم نے امام محمدؒ سے روایت کی ہے کہ حانث ہو جائے گا (بدائع)، اور اگر قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا پھر کھانے میں سے تھوڑا سا کھالیا تو حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر کسی نے قسم کھائی کہ پانی پیئے گا پس اگر کل پانی یا کل کھانا مراد لیا ہے تو اس قسم سے دیانۃً حانث نہ ہو گا (مبسوط)

قسم کے احکام میں ایک اور قاعدہ کلیہ

"قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہر چیز جسکو آدمی ایک مجلس میں کھاتا ہے یا ایک بار پینے میں پی جاتا ہے تو اس چیز پر قسم کھانا اس کے مجموعہ پر واقع ہوتی ہے اور اس کے بعض جزو کے کھانے یا پینے سے حانث نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ اس قسم کھانے سے مقصود اس تمام چیز کے کھانے اور پینے سے رک جانا ہوتا ہے اور ہر ایسی چیز جس کو ایک مجلس میں کھانے کی یا ایک مرتبہ میں پینے کی طاقت

عموماً نہیں ہوتی، اس کے بعض جزء کے کھانے اور پینے سے بھی حانث ہو جاتا ہے اس لئے کہ عرف میں ایسی قسم کھانے سے مراد اس چیز کے نفس کھانے سے رکنا ہوتا ہے نہ کہ اس تمام چیز کے کھانے سے، اس لئے کہ جس چیز کا کرنا عادتاً ممتنع ہوتا ہے اس کا قصد نہیں کیا جاتا ہے اور نہ وہ قسم میں مقصود ہوتی ہے، اگر کسی نے قسم کھائی کہ اس باغ کا پھل نہیں کھاؤں گا یا ان دونوں دنبوں کو نہیں کھاؤں گا یا ان دونوں بکری یا اس بکری کا دودھ نہیں پیوں گا یا ان دونوں کھجوروں کا پھل نہیں کھاؤں گا پھر ان میں سے کسی کا بعض کھا لیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ اس مٹکے کا گھی نہیں کھاؤں گا پھر اس میں سے کچھ کھا لیا تو حانث ہو جائے گا۔

اور اگر قسم کھائی کہ یہ انڈا نہیں کھاؤں گا تو جب تک پورا انڈا نہیں کھائے گا حانث نہ ہوگا اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ میں یہ طعام نہیں کھاؤں گا تو اگر وہ طعام اتنی مقدار میں ہے کہ سب ایک دفعہ کھا سکتا ہے تو جب تک سب نہ کھائے گا حانث نہ ہوگا اور اگر وہ طعام اتنی مقدار میں ہے کہ سب کو ایک دفعہ میں نہیں کھا سکتا تو اگر اس میں سے تھوڑا سا بھی کھائے گا تو حانث ہو جائے گا۔

اور ایک روایت میں یوں مروی ہے، اگر یہ چیز ایسی ہو کہ اس کو اپنی تمام عمر میں کھایا جا سکتا ہے تو جب تک کُل نہ کھائے گا تو حانث نہ ہوگا، مگر پہلی روایت اصح ہے اور وہی ہمارے مشائخ کے نزدیک مسلک مختار ہے، اور امام محمدؒ سے مروی ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ اس اونٹ کا گوشت نہ کھاؤں گا تو یہ قسم اس کے تھوڑے سے کھانے پر بھی واقع ہو گی، اس واسطے کہ ایک دفعہ میں ان سبکو نہیں کھا سکتا (محیط)

اور اگر قسم کھائی کہ یہ کُل انار نہ کھاؤں گا، پھر اس کے دو ایک دانے چھوڑ کر باقی سب کھا گیا تو یہ چھوڑنا معتبر نہیں ہوگا اور وہ استحساناً حانث ہو جائے گا اور اگر اس سے کچھ زیادہ چھوڑ دیا تو دیکھا جائے گا کہ اگر اتنے دانے چھوڑے ہیں جو عرف عادت میں کھانے والے عموماً چھوڑا کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس نے انار مذکور کھا لیا تو بھی حانث ہو جائے گا اور اگر اتنے زیادہ دانے چھوڑے ہیں کہ عرف رواج میں کھانے والے اتنے دانے نہیں چھوڑتے بلکہ عرف میں اتنے دانے چھوڑنے والے کو یوں کہا جاتا ہے کہ اس نے سب نہیں کھائے بلکہ تھوڑا چھوڑ دیا ہے تو حانث نہیں ہو گا اور اسی طرح اگر یہ قسم کھائی کہ میں یہ بھُنا ہوا جو نہیں کھاؤں گا پھر دو ایک دانے چھوڑ کر بقیہ کھا گیا تو حانث ہو جائے گا (محیط، سرخسی)

اور اگر قسم کھائی کہ میں یہ روٹی نہیں کھاؤں گا اور پھر اس روٹی کو کھایا اور تھوڑی سی چھوڑ دی تو حانث ہو جائیگا لیکن اگر کل روٹی کھانے کی نیت کی ہو تو دیانۃً حانث نہ ہو گا، قضاءً تصدیق کرنے میں دو روایتیں ہیں (وجیز الکردری)

طلاق کی قسم سے بچنے کا ایک حیلہ

اور اگر کسی نے کہا کہ اگر میں یہ روٹی کھاؤں تو میری بیوی کو طلاق پھر کہا کہ اگر میں نہ کھاؤں تو میرا غلام آزاد تو اس میں حیلہ یہ ہے کہ نصف روٹی کھائے اور نصف چھوڑ دے تو اس کا نہ تو غلام آزاد ہو گا نہ بیوی کو طلاق ہوگی (محیط سرخسی) اور اگر قسم کھائی کہ اس روٹی کو ضرور کھاؤں گا پھر اس روٹی کو کھایا اور صرف ایک چھوٹا سا ٹکڑا رہ گیا تو قسم پوری کرنے والا شمار ہو جائے گا، لیکن اگر یہ نیت کرے کہ ذرا بھی نہیں چھوڑوں گا تو حانث ہو جائے گا (قاضی خاں) اور کہنے والے کے اس قول میں کہ یہ روٹی مجھ پر حرام ہے صحیح قول یہ ہے کہ بعض حصہ کھانے سے حانث نہ ہوگا۔

کسی آدمی نے کسی سے کہا کہ قسم خدا کی میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا اگر میں کھاؤں تو وہ مجھ پر حرام ہے پھر اسکے

بعد ایک لقمہ کھالیا تو پہلی قسم میں حانث ہو جائے گا پھر اگر دوبارہ کھالیا تو دوسری قسم میں حانث ہو جائے گا اور اس کو دو کفارے لازم ہوں گے (وجیز کردری)

اور اگر کسی شخص نے اپنے دو غلاموں سے کہا کہ تم میں سے جو بھی اس روٹی کو آج کھائے گا وہ آزاد ہو گا، اس کے بعد دونوں نے اس روٹی کو کھالیا تو ان میں سے کوئی بھی آزاد نہ ہو گا، ہاں اگر وہ روٹی اتنی بڑی ہو کہ ان دونوں میں سے تنہا کوئی اسکو نہیں کھا سکتا پھر دونوں نے اس کو کھایا ہے تو دونوں دلالت حال کی وجہ سے آزاد ہو جائیں گے، حصیری کی شرح جامع کبیر میں اس قسم کے باب میں اس مسئلہ کو بیان کیا ہے جو ایک شخص یا جماعت پر واقع ہوتی ہے، اور اگر اپنی دو بیویوں سے کہا کہ اگر تم دونوں ان دونوں روٹیوں کو کھاؤ گی تو میرا غلام آزاد ہے، اس کے بعد ان دونوں میں سے ایک نے ایک روٹی کھالی تو غلام آزاد ہو جائے گا، اسی طرح غلام آزاد ہو جائے گا اگر ان دونوں میں سے ایک نے دونوں روٹیاں کھائیں محض تھوڑی سی چھوڑ دی، اس چھوڑی ہوئی کو دوسری نے کھالیا (محیط سرخسی) اصل (مبسوط امام محمدؒ) میں مذکور ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیویوں سے کہے کہ تم میں جو بھی اس کھانے میں سے کھائے گی اس کو طلاق ہے، پھر سب نے ملکر کھالیا تو سب کو طلاق ہو جائے گی، اور اگر اس طرح کہا کہ تم میں سے جو اس کھانے کو کھائے گی یعنی کھانے میں سے نہیں کہا پھر سب نے مل کر کھالیا تو دیکھا جائے گا کہ اگر کھانا اتنا زیادہ تھا کہ ان میں سے ایک عورت تنہا کھانے پر قادر نہیں تھی تو سب کو طلاق ہو جائے گی، اور اگر کھانا تھوڑا تھا کہ ایک تنہا اس کو کھا سکتی تھی تو ان میں سے کسی پر طلاق نہ پڑے گی۔

محیط کی ساتویں فصل میں اس طرح مذکور ہے، اگر کسی شخص نے اپنی خوشی یا جبر و اکراہ سے یہ قسم کھائی کہ میں فلاں چیز نہیں کھاؤں گا پھر مجبور کیا گیا یہاں تک کہ اس کو کھالیا تو حانث ہو جائے گا، اور اسی طرح اگر وہ بیہوش تھا یا پاگل تھا اور کھالیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر اس بیہوش یا مجنون کے منہ میں ٹھونس دیا گیا یا اس کے حلق میں زبردستی ٹپکا دیا گیا اور اس نے قسم کھائی کہ میں پیوں گا نہیں تو حانث ہو جائے گا، لیکن اگر اس ٹپکانے کے بعد خود پی لیا تو حانث ہو جائے گا (مبسوط)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں نمک نہیں کھاؤں گا پھر کھانا کھایا پس اگر کھانا نمکین نہیں تھا تو حانث نہیں ہو گا، یہی قول مختار ہے اور اگر کھانا نمکین تھا تو حانث ہو جائے گا، بالکل اسی طرح اگر قسم کھائی کہ یہ گول مرچ نہیں کھاؤں گا پھر ایسا کھانا کھایا جس میں گول مرچ پڑی ہوئی تھی، پس اگر اس کا ذائقہ پایا جاتا ہے تو حانث ہو جائے گا اور ذائقہ نہیں پایا جاتا تو حانث نہیں ہو گا اور فقیہ ابو اللیث نے فرمایا ہے کہ جب تک عین نمک روٹی کے ساتھ یا کسی دوسری چیز کے ساتھ نہیں کھائے گا حانث نہیں ہو گا، فتویٰ اسی پر ہے، پس اگر اس کی قسم میں ایسے قرائن موجود ہیں جو دلالت کرتے ہیں اس بات پر کہ اس نے نمکین کھانا مراد لیا تھا تو وہ قسم اسی مراد پر محمول ہو گی، (قاضی خاں)

شیخ الاسلام زاہدؒ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا جن میں ایک نے قسم کھائی تھی کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا، دوسرے نے قسم کھائی تھی کہ پیاز نہیں کھاؤں گا، تیسرے نے قسم کھائی تھی کہ گول مرچ نہیں کھاؤں گا پھر ایسا کھانا بنایا گیا جس میں یہ سب چیزیں پڑی تھیں پھر اس کو ان قسم کھانے والوں نے کھالیا تو گول مرچ کھانے والے کے سوا اور کوئی حانث نہ ہو گا، اس لئے کہ گول مرچ محض اسی طرح کھائی جاتی ہے پس اس کی قسم اسی طرف

ہوتی گی بخلاف گوشت اور پیاز کی قسم کے۔

قسم کے اندر تکلم کرنیوالے کے ظاہر لفظ کا اعتبار ہوتا ہے

اور اگر قسم کھائی کہ اپنی عورت کے کھانے میں سے نہیں کھائے گا، پھر عورت نے اس پر اپنا کھانا پیش کر دیا اور کہا کہ گھر کا کھانا کھاؤ اور اس نے کھا لیا تو حانث نہ ہوگا، اس لئے کہ عورت کے اس کہنے سے وہ کھانا اس شخص کے ملک میں داخل ہوگیا، اگر عورت یہ لفظ (گھر کا کھانا کھاؤ) نہ کہتی اور باقی مسئلہ بجا لہا رہتا تو حانث ہو جاتا۔

کسی آدمی کے پاس کچھ فالودے تھے اس نے کسی شخص کو حکم دیا کہ وہ اس کی نگرانی کرے اور اس کو اجازت دی کہ خود اس میں سے کچھ کھانا چاہے تو کھا سکتا ہے اور اس نگراں نے یہ قسم کھائی کہ میں اپنے فالودے سے نہیں کھاؤنگا اگر کھاؤں تو میری بیوی کو طلاق، اور اس آدمی کے پاس اپنا کوئی مملوکہ فالودہ یا اجرت پر لایا ہوا نہیں ہے، پھر اس فالودہ میں سے جس کی نگرانی کا حکم دیا تھا کچھ کھا لیا تو اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی، ہاں اگر عرف کے اعتبار سے یہ فالودہ اس نگراں کی ملکیت بھی شمار ہوتا ہو تو حانث ہو جائے گا (ظہیریہ)

اور جب کوئی شخص قسم کھائے کہ تمر نہیں کھاؤں گا تو جس قسم کا بھی تمر (خشک چھوہارے) کھائے گا حانث ہوجائیگا حتیٰ کہ اگر حیس کھائے گا تو حانث ہو جائے گا، اس لئے کہ حیس اس چھوارے کا نام ہے جو دودھ میں بھیگ کر پھول جاتا ہے پھر کھایا جاتا ہے، ایسے ہی حانث ہو جائے گا جب عصیدہ کھائے گا جو تمر سے بنایا گیا ہو (ذخیرہ) (عصیدہ) وہ چھوارہ جو پانی یا دودھ میں بھگو کر پیسا گیا ہو، اور اگر قسم کھائی کہ یہ چھوارا نہیں کھائے گا پھر وہ چھوارا دوسرے چھواروں میں مل گیا اور تمام ملے ہوئے چھوارے کھائے تو حانث ہو جائے گا (مبسوط) اور اگر قسم کھائی کہ چھوارے نہیں کھائے گا اور کوئی خاص چھوارا اس کی نیت میں نہیں تھا پھر ابالے ہوئے چھوارے کھائے تو حانث نہ ہوگا، اسی طرح حانث نہ ہوگا جب کچی کھجوریں خواہ اُبالی ہوئی ہوں کھائے یا پکی تر کھجوریں کھائے، اس لئے کہ ان چیزوں کو عرف میں تمر (چھوارا) نہیں کہتے، ہاں اگر ان سب کی نیت قسم ہی میں کرلی تو حانث ہو جائے گا (بدائع)

اگر قسم کھائی کہ میں اس آٹے میں سے نہیں کھاؤں گا پھر اس کی روٹی میں سے کھا لیا یا اس کا خبیص بنایا یا روٹی کے ٹکڑے بنایا اور گوشت میں ملا کر کھایا تو حانث ہو جائے گا (جواہر اخلاطی) اور اگر اس قسم کے بعد کچے آٹے یا گوندھے ہوئے آٹے کے علاوہ شکل میں کھایا تو اس کا حکم کتاب (مبسوط) میں مذکور نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کہ حانث نہ ہوگا (شرح جامع صغیر لقاضیخاں) اور اگر قسم کھاتے وقت نیت کرلی تھی کہ آٹا بعینہٖ نہیں کھائے گا تو روٹی کھانے سے حانث نہ ہوگا (کافی) اور جب قسم کھائے کہ میں اس گیہوں سے نہ کھاؤں گا اور نیت کر رہا ہے کہ اس کے دانے نہیں کھاؤں گا تو اس کی یہ نیت صحیح ہوگی۔

معنیٔ حقیقی و مجازی مُراد لینے کا معیار

یہاں تک کہ اگر اس گیہوں سے روٹی بنا کر کھائے گا تو حانث نہ ہوگا اور اگر یہ نیت کی کہ اس سے جو چیزیں بنائی جاتی ہیں وہ نہیں کھائے گا تو یہ نیت بھی صحیح ہوگی، یہاں تک کہ عین گیہوں کھانے سے حانث ہوگا اور اگر اس کی کوئی نیت نہ رہی ہوگی تو امام صاحب کے نزدیک اس کی روٹی کھانے سے حانث نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک حانث ہو جائے گا

اور اگر بعینہٖ گیہوں کھائے گا تو امام صاحب کے نزدیک حانث ہو جائے گا (ذخیرہ) اور اگر اس گیہوں کا ستو کھایا تو امامِ اعظم اور ابو یوسف کے نزدیک حانث نہ ہوگا اور امام محمد کا بھی ظاہر قول یہی ہے (قاضی خاں)

اور اگر قسم کھائی کہ اس گیہوں میں سے نہیں کھائے گا پھر اس گیہوں کو بویا اور اس کی پیداوار سے کھایا تو حانث نہ ہوگا (جوہرہ نیرہ) اور جب قسم کھائے کہ میں روٹی نہیں کھاؤں گا اور کسی خاص روٹی کی نیت نہیں تھی تو یہ قسم گیہوں اور جَو کی روٹی اور اس چیز کی روٹی پر واقع ہوگی جس کی روٹی اس شہر میں متعارف اور مشہور ہو، یہاں تک کہ اگر ایسی جگہ کا ہو جہاں کے لوگ جَو کی روٹی نہیں کھاتے تو جَو کی روٹی کھانے سے بھی حانث نہ ہوگا، اور اگر چاول کی روٹی کھائی اور اس کے شہر میں یہی روٹی متعارف ہے تو اس کی قسم اسی کی طرف لوٹے گی ورنہ نہیں (محیط)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائے گا پھر ٹکیہ کھالیا جس کو فارسی میں کلچہ کہتے ہیں یا پھلکہ کھالیا یا تھوڑا سا کھا گیا (مقدار نوالہ) تو محمد ابن سلمہ نے فرمایا ان تمام صورتوں میں حانث نہ ہوگا اور قول مختار وہ ہے جس کو فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ کلچہ کھالیا تو حانث نہ ہوگا اس لئے کہ اس کو مطلق روٹی نہیں کہتے اور ٹکیے میں اور نوالے کھانے میں حانث ہو جائیگا اس لئے کہ ٹکیہ بھی ایک قسم کی روٹی ہے اور نوالہ (ٹکڑا) تو روٹی ہی ہے (فتاویٰ کبریٰ) اور اگر جیز قطائف کھالی تو حانث نہ ہوگا لیکن جب اس کی بھی نیت کرلی ہو (ہدایہ)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں عورت کی روٹی نہیں کھاؤں گا، پھر تنور میں روٹی ڈالنے والی یہی عورت ہے اور اس کی تنور میں ڈالی ہوئی روٹی کھالی تو حانث ہو جائے گا، لیکن اگر یہ عورت تنور میں روٹی ڈالنے والی نہیں تھی بلکہ محض آٹا گوندھتی تھی یا پیڑے بناتی تھی یا پیڑے بڑھا کر روٹی کی شکل کرتی تھی تو حانث نہ ہوگا (ظہیریہ) اگر کسی آدمی نے قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھاؤں گا پھر ثرید کھالیا تو حانث نہ ہوگا ایسے ہی اگر لاکشہ ملونی کھایا تو حانث نہ ہوگا، کسی آدمی نے قسم کھائی کہ شوربا نہیں کھائے گا۔ پھر آب بالطہ (جیسے دلیے کا پانی یا رائتہ کا پانی) پی لیا۔

اور اگر قسم کھائی یہ روٹی نہیں کھاؤں گا پھر اس وقت کھائی جب پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئی تو حانث نہ ہوگا (قاضیخاں) اور اگر مالیدہ کھالیا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھاؤں گا پھر سموسہ کھالیا تو امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ مناسب یہ ہے کہ حانث ہو جائے گا (یہ فارس کا محاورہ ہے، ہمارے دیار ہند میں سموسہ پر روٹی کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، ہاں اگر روٹی کے اندر قیمہ یا پسی ہوئی دال یا اور کوئی پسی ہوئی چیز ڈال کر پکا لی جائے تو اس پر روٹی (بیڑی روٹی) کا اطلاق ہوتا ہے حانث ہو جائے گا (مترجم)

امام خجلانی سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے قسم کھائی تھی کہ روٹی اور چھوہارا نہیں کھاؤں گا پھر ان میں سے ایک چیز کھائی تو جواب دیا جب تک دونوں نہیں کھائے گا حانث نہ ہوگا (تتمیہ) اور اگر قسم کھائی کہ بھونا ہوا نہیں کھاؤں گا اور کسی خاص چیز کی نیت نہیں کی تو یہ قسم محض بھنے ہوئے گوشت پر واقع ہوگی، بھنی ہوئی گاجر اور بینگن وغیرہ پر واقع نہیں ہوگی، لیکن یہ کہ اس نے ہر بھنی ہوئی چیز کی نیت کرلی ہو جیسے انڈے وغیرہ تو اس کی اس نیت کے مطابق قسم واقع ہوگی اور نیت صحیح ہوگی (کافی)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ سرکہ نہ کھاؤں گا پھر اس نے نیت کرلی کہ مچھلی و بکری وغیرہ کسی چیز کا سر نہ کھاؤنگا تو جس چیز کا بھی سر کھائے گا حانث ہو جائے گا، اور اگر اس کی کچھ بھی نیت نہ ہو تو اس کی یہ قسم محض بکری، گائے

بھینس کے سر پر واقع ہو گی۔

صاحبین اور امام صاحب کے زمانوں کے عرف کا فرق

یہ قول امام اعظمؒ کا ہے اور صاحبینؒ نے فرمایا ہے کہ ہمارے زمانہ میں یہ قسم محض بکری کے سر پر واقع ہو گی (بدائع) اور یہ اختلاف عصر و زمانہ کے اعتبار سے ہے اس لئے کہ امام اعظمؒ کے زمانہ میں عرف میں دونوں کا سر کھانا مراد لیتے تھے اور صاحبین کے زمانہ میں سر کھانے سے فقط بکری کا سر مراد ہوتا تھا اور ہمارے زمانہ میں ہمارے عرف و عادت کے مطابق فتویٰ دیا جائے گا (ہدایہ) اور سر کھانے کی قسم میں جب کسی قسم کی نیت نہ ہو تو ٹڈی مچھلی اور چھوٹی چیزیں جیسے گوریّہ (عصفور) کا سر بالاجماع داخل نہ ہو گا، اسی طرح اونٹ کا سر بھی داخل نہ ہو گا۔

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ انڈا نہ کھاؤں گا تو یہ قسم چڑیوں کے انڈے پر واقع ہو گی خواہ کسی قسم کی چڑیا (پرندہ) ہو جیسے مُرغی، بطیا اور کوئی پرندہ، لیکن مچھلی کے انڈے کھانے سے حانث نہ ہو گا، ہاں اگر اس نے اس کی بھی نیت کر لی ہو تو حانث ہو جائے گا (سراج وہاج)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ شوربے دار پکا ہوا نہ کھاؤں گا تو اگر تمام شوربے دار کھانے کی نیت کر لی ہے تو یہ قسم تمام شوربے دار کھانوں پر واقع ہو گی اور اگر کسی چیز کی نیت نہ کی ہو تو محض شوربے دار گوشت پر واقع ہو گی اور یہ بطریق استحسان ہو گا، مشائخ نے کہا ہے یہ حکم اس وقت ہے کہ جب گوشت پانی میں پکایا گیا ہو اور اگر سوکھا قلیہ ہو تو اس کو طبیخ (پانی میں پکایا ہوا گوشت) نہیں کہتے ہیں، اور اگر گوشت پانی میں پکایا گیا، پھر اس کے بعد اس قسم کھانے والے نے شوربا روٹی کھایا اور گوشت نہ کھایا تو بھی حانث ہو جائے گا (فتاویٰ قاضیخاں)

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں عورت کا پکایا ہوا طبیخ (شوربے دار گوشت) نہ کھاؤں گا، پھر اس عورت نے اس کے لئے ہانڈی گرم کی مگر گوشت پکایا کسی دوسری عورت نے تو اس کے کھانے سے حانث نہ ہو گا، اور اگر فارسی زبان میں اس طرح کہا کہ "از دیگ گرم کردہ تو بخورم پس چنیں وچناں ست" پھر اس عورت نے ایک ایسی ہی ہانڈی گرم کی جس کو اس کے علاوہ کسی دوسری عورت نے پکایا تھا اس نے نہیں پکایا تھا تو اس کے کھانے سے حانث نہ ہو گا اس لئے کہ عرف میں گرم کر دینے سے مراد فارسی زبان میں پختہ نو ہوتا ہے (محیط)

اور اگر قسم کھائی کہ حلوا نہ کھاؤں گا تو اس قسم میں اصل ضابطہ یہ ہے کہ فقہاء کی اصطلاح میں حلوا ہر ایسی میٹھی چیز کا نام ہے جس کی جنس میں ترشی نہ ہو اور جس کی جنس میں ترشی ہو وہ حلوا نہیں، اور ایسی قسم میں مرجع عرف پر ہوتا ہے پس ایسی قسم میں خبیث (ایک قسم کا نمکین کھانا) اور شہد مصفّٰی (صاف کیا ہوا) اور شکر اور گڑ، راب تمرا اور اسی قسم کی اور چیزیں کھانے سے حانث ہو جائے گا، نیز معلی نے امام محمد سے روایت کی ہے کہ تر اور خشک انجیر کے کھانے سے بھی حانث ہو جائیگا اس لئے کہ انجیر کی جنس میں ترشی نہیں ہوتی، لہٰذا خالص حلاوۃ کے معنی متحقق ہو گئے، اور اگر اس نے انگور شیریں یا خربوزۂ شیریں یا انار شیریں یا آلو بخارہ شیریں کھا لیا تو حانث نہ ہو گا اس لئے کہ ان کی جنس میں کچھ ترشی بھی بسا اوقات ہوتی ہے خالص شیرینی نہیں ہوتی پس خالص حلاوت کے معنی متحقق نہ ہوئے، اسی طرح کشمش بھی حلوا نہیں ہے، اس لئے کہ اس کی جنس میں بھی بعض ترش ہوتی ہیں، اسی طرح اگر کسی نے قسم کھائی کہ حلاوت نہ کھاؤں گا تو اس کا حکم بھی حلوے کے حکم کی طرح ہے۔

لفظ دانہ اور لفظ غلہ کے مفہوم میں فرق

اگر کسی نے قسم کھائی کہ دانا نہ کھاؤں گا یعنی نہ چباؤں گا تو تِل وغیرہ جو بھی دانہ چبائے گا اور کھائے گا حانث ہوجائے گا یعنی ایسی چیزیں جن کے چبانے اور کھانے کا عرف میں رواج ہو ان کے چبانے سے حانث ہوجائے گا، اور اگر اس نے اپنی قسم میں کسی خاص معین دانے کی نیت کی تو فقط اس دانے کے چبانے سے حانث ہوجائے گا اور کسی دوسرے دانے کے چبانے سے حانث نہ ہوگا اور اگر کوئی نگل گیا خواہ چبا کر خواہ ویسے ہی حانث نہ ہوگا (بدائع)

بعض فتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ حرام نہ کھاؤں گا پھر غصب کئے ہوئے روپے سے کھانا خرید کر کھالیا تو حانث نہ ہوگا البتہ گنہگار ہوگا، ہاں اگر غصب کیا ہوا گوشت یا روٹی کھالیا تو حانث ہوجائے گا، اور اگر اس روٹی یا گوشت کو روغن زیتون کے عوض (یا کسی اور چیز کے عوض) فروخت کردیا اور اس کو کھایا تو حانث نہ ہوگا، اسی طرح اس قسم (روٹی گوشت نہ کھانے کی قسم) میں کتے یا بندیا چیل کا گوشت کھالیا تو اسد بن احمد نے کہا کہ حانث نہ ہوگا، شیخ نصیر نے کہا کہ حانث ہوجائے گا اور ہم اسی قول کو اختیار کرتے ہیں، اور حسن نے کہا کہ یہی حکم سب حرام کھانے کا ہے، اور فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ جس چیز میں علماء کا اختلاف ہو وہ مطلق حرام نہ ہوگی، پھر صاحب کتاب نے فرمایا کہ فقیہ ابو اللیث کا قول بہت اچھا ہے۔

اور اگر کسی نے مضطر ہو کر حرام یا مردار کھالیا تو اس میں مشائخ نے اختلاف کیا ہے اور قول مختار یہ ہے کہ وہ حانث ہوجائے گا، اس لئے کہ اس کی حرمت بحالہ باقی ہے، مضطر ہونے سے فقط گناہ دور کردیا جاتا ہے، اور فوائد شمس الحلوائی میں مذکور ہے کہ اگر ایسے انگور کے باغ سے کھایا جس کو اس نے بٹائی پر دیدیا ہے اور قسم پہلے کھاچکا ہے کہ میں حرام نہ کھاؤں گا تو اس باغ کے انگور کھانے سے حانث نہ ہوگا (خلاصہ)

اگر کسی نے گیہوں غصب کرکے پکایا پھر مالک کو ان گیہوں کے مثل گیہوں دیدیئے پھر اس کے بعد غصب کئے ہوئے گیہوں کھالئے تو حانث نہ ہوگا اور اگر تاوان ادا کرنے سے پہلے کھالیا تو حانث ہوجائے گا اگرچہ قاضی نے تاوان کرنے کا حکم اب تک نہیں دیا تھا۔ (قاضی خاں)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں یہ انگور یا یہ انار نہ کھاؤں گا پھر اس کے بعد اس نے ان کو چبا کر ان کو چوسنا اور تھوک پھینکنا شروع کردیا تو حانث نہ ہوگا، اس لئے کہ یہ طریقہ ان کا کھانا نہیں کہلاتا بلکہ چوسنا کہلاتا ہے اور اگر انگور یا انار کا پانی نچوڑا اور اس کو نہیں پیا بلکہ اس کا چھلکا و گودا وغیرہ کھاگیا تو قسم میں حانث ہوجائے گا، اسی طرح اگر چبا کر عرق و چھلکا گودا سب نگل گیا تو حانث ہوجائے گا، محض عرق پینے سے حانث نہ ہوگا، (مگر ہمارے عرف و دیار میں ان تمام صورتوں میں حانث ہوجائے گا، البتہ چھلکے کے کھانے میں کچھ تامل ہے، مترجم) عیون (کتاب) میں لکھا ہے کہ جب کوئی شخص قسم کھائے کہ میں یہ انگور نہ کھاؤں گا اور پھر اس کو چبا کر اس کا چھلکا وغیرہ پھینکدے اور اس کا عرق پی جائے تو حانث نہ ہوگا، اور اگر اس کا چھلکا پھینک دے اور اس کا عرق اور بیج نگل جائے تو حانث ہوجائے گا، اور صدر شہید نے واقعات (کتاب) میں اس کی تعلیل یوں فرمائی ہے کہ انگور تین چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے، اول صورت میں اس نے اقل اجزاء انگور کھایا ہے اس لئے اس پر انگور کھانے والے کا اطلاق نہ ہوگا اور دوسری صورت میں اس نے اکثر اجزاء انگور کھایا ہے اس لئے اس پر انگور کھانے والے کا اطلاق ہوگا اور اکثر کے لئے

کل کا حکم ہوتا ہے (محیط)
اور اگر قسم کھائی کہ فاکہہ نہ کھاؤں گا پھر اس نے انگور یا انار یا تر کھجور کھالیا تو امام اعظمؒ کے نزدیک حانث نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک حانث ہو جائے گا (ہدایہ) اور فقیہ ابواللیثؒ نے فرمایا ہے کہ ہم فتویٰ صاحبین کے قول پر دیتے ہیں اس لیے کہ ان کا قول زیادہ ظاہر ہے، پھر یہ اختلاف ایسی صورت میں ہے کہ اس نے کچھ نیت نہ کی ہو اور اگر ان چیزوں کی بھی نیت کرلی ہو تو بالاتفاق حانث ہو جائے گا (شرح نقایہ)

بعض فواکہات کی تفصیل

انجیر، کشمش، سیب، اخروٹ، پستہ، آلو بخارا، عناب، امرود، بہی دانہ یہ سب بالاجماع فاکہہ ہیں خواہ تر و تازہ ہوں یا پختہ اور کھیرا، ککڑی، گاجر بالاجماع فواکہہ میں سے نہیں ہیں، شہتوت فواکہہ میں سے ہے اور امام قدوری نے خربوزہ کو فواکہہ میں سے شمار کیا ہے، اور شمس الائمہ حلوائی نے نہیں شمار کیا ہے (ہمارے یہاں کے خربوزہ کو شاید امام قدوری بھی فواکہہ میں سے نہ شمار کریں گے)، اور امام نے فرمایا ہے کہ سبی اور باقلہ پھلوں میں شمار نہیں ہیں، حاصل کلام یہ ہے کہ جو چیزیں عرف میں فواکہہ میں شمار ہوتی ہیں اور تفکہاً کھائی جاتی ہیں وہ فاکہہ ہیں اور جو چیزیں ایسی نہیں ہیں وہ فواکہہ میں سے نہیں ہیں (وجیز کردری)،

بادام و اخروٹ فواکہہ میں سے ہیں (اصل)، میں امام محمدؒ نے ان کو خشک ہونے کی حالت میں فواکہہ میں سے شمار فرمایا ہے اور مشائخ نے فرمایا ہے کہ یہ امام محمد کے عرف کے موافق ہے اور ہمارے عرف میں اس کو سوکھنے کے بعد فواکہہ میں شمار نہیں کرتے، امام محمد نے فرمایا ہے کہ بسر احمر اور بسر اصفر (بسر وہ چھوہارے جو اچھی طرح پکے نہ ہوں)، فاکہہ میں سے ہے (محیط)، اور کشمش اور چھوہارے جس قسم کے ہمارے یہاں ملتے ہیں اور انار کا خشک دانہ فواکہہ میں سے نہیں ہے (قاضی خاں)، اور یہ بالاجماع ہے (بدائع)،

امام محمدؒ سے روایت ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں امسال کسی فاکہہ سے نہیں کھاؤں گا، پس اگر ان دنوں میں فواکہہ تر و تازہ ملتے ہوں تو قسم انھیں پر واقع ہوگی اور خشک کھانے سے حانث نہ ہوگا، اور اگر ان دنوں میں فواکہہ تر و تازہ نہ ہوں تو قسم خشک پر واقع ہوگی اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب کچھ نیت نہ کی ہو اور یہ استحسان ہے اور اسی کو شیخ ابوبکر محمد ابن فضل نے اختیار کیا ہے (قاضی خاں)،

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سالن استعمال نہ کروں گا (سالن سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ساتھ روٹی کھائی جائے)، جو چیز روٹی کے ساتھ اس طرح کھائی جائے کہ روٹی اس کے ساتھ رنگ جائے تو وہ عدوم ہے (بورن)، ہے جیسے سرکہ، شہد، مکھن، گھی، شوربا اور روغن زیتون وغیرہ، اور جو چیز روٹی کو نہ رنگے ان چیزوں میں سے جس کا جسم روٹی کے جسم کی طرح ہے اور وہ ایسی ہے کہ اکیلی بھی کھائی جاسکتی ہے وہ عدوم نہیں ہے، جیسے گوشت سوکھا انڈا، چھوہارا، کشمش وغیرہ، اور یہ تفصیل امام اعظمؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک ہے، امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ جو چیز روٹی کے ساتھ اکثر کھائی جاتی ہے وہ عدوم ہے، اور یہ قول امام ابویوسفؒ سے مروی ہے، امام محمدؒ کے قول کو ابواللیث نے لیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہی قول عرف کے مطابق پسندیدہ ہے اور محیط میں لکھا ہے کہ یہی قول زیادہ ظاہر ہے۔

اور قلانسی نے اپنی تہذیب میں فرمایا ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے (نہر الفائق) اور حاصل کلام یہ ہے کہ جن چیزوں سے روٹی رنگین ہو جاتی ہے جیسے سرکہ وغیرہ جس کو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں بالاجماع ادام ہیں اور جو چیزیں اکثر اکیلی کھائی جاتی ہیں جیسے خربوزہ، انگور، چھوہارہ، کشمش وغیرہ تو یہ چیزیں بالاجماع ادام نہیں ہیں، انگور اور خربوزوں میں صحیح قول کی بنا پر اور باقی سبزیاں اور ترکاریاں بالاتفاق نہیں ہیں (فتح القدیر) اور یہ اختلاف ایسی صورت میں ہے جب اس کی نیت کچھ نہ ہو اور اگر اس میں ان چیزوں کی بھی نیت کر لی ہو تو بالاجماع اس کی نیت پر قسم واقع ہو گی (تبیین الحقائق) اور خاکینہ بالاجماع ادام نہیں ہے (سراج وہاج)

اور اگر قسم کھائی کہ زید کی کمائی سے نہ کھاؤں گا پھر زید کو میراث میں کچھ ملا اور اس کو قسم کھانے والے نے کھا لیا تو حانث نہ ہو گا اور اگر زید نے خود کوئی چیز خریدی یا اس کو ہبۃ ملی یا اس پر صدقہ کیا گیا اور اس کو قبول کر لیا پھر اس کے بعد قسم کھانے والے نے کھا لیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ زید کی سے نہ کھاؤں گا

ملکیت بدل جانے سے حکم میں تبدیلی

اور اگر قسم کھائی کہ زید کی کمائی سے نہ کھاؤں گا، پھر زید نے اس کو کوئی چیز ہبہ کی یا زید نے اس سے خرید لیا حالانکہ یہ چیز اسی قسم کھانے والے کی کمائی سے ہے تو پھر قسم کھانے والے نے اس کو کھا لیا تو حانث نہ ہو گا، اور اگر قسم کھائی کہ زید کی کمائی سے نہ کھاؤں گا پھر زید نے بہت کچھ کمایا اور مر گیا اور عمر اس کا وارث ہوا پھر اس کے بعد قسم کھانے والے نے عمر کے یہاں اس میراث میں سے کچھ کھا لیا تو حانث ہو جائے گا اور اسی طرح اگر قسم کھانے والا خود اس کا وارث ہو اور بعد قسم اس میں سے کچھ کھایا تو بھی حانث ہو جائے گا، بخلاف اس صورت کے کہ اگر کسی دوسرے شخص کے پاس میراث کے سوا کسی اور طرح یہ مال منتقل ہوا مثلاً خریدنے سے یا وصیت ہونے سے پھر وہاں سے قسم کھانے والے نے کھایا تو حانث نہ ہو گا (ذخیرہ)

اگر قسم کھائی کہ میں زید کی میراث سے کچھ نہ کھاؤں گا، پھر زید مر گیا اور اس کی میراث سے اس نے کھا لیا تو حانث ہو جائے گا اور اگر زید کی میراث پہلے عمر کو ملی اور عمر کے مرنے کے بعد خالد کو ملی پھر اس کے بعد اس میں سے قسم کھانے والے نے کھا لیا تو حانث نہ ہو گا (بدائع) اور اگر قسم کھائی کہ زید کی کمائی سے نہ کھاؤں گا پھر عمر نے مرتے وقت زید کیلئے کچھ وصیت کی اور پھر اس میں سے قسم کھانے والے نے کھا لیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر زید نے قسم کھانے والے کو کھانے کی چیز ہبہ کی اور قسم کھانے والے نے قبضہ کرنے کے بعد اس میں سے کچھ کھایا تو حانث نہ ہو گا، اسی طرح اگر زید نے قسم کھانے والے کے واسطے وصیت کر دی ہو تو وصیت قبول کرنے کے بعد اس میں سے کھانے کی وجہ سے حانث نہ ہو گا اور واضح رہے کہ مہر کا مال عورت کی کمائی میں داخل ہے اور اسی طرح زخموں کا تاوان جو زخم خوردہ کو ملتا ہے وہ زخم خوردہ کی کمائی میں داخل ہے (خلاصہ)

روپیہ پیسہ کی بعض خاص قسم کی قسموں کا بیان

اگر کسی شخص کے پاس کچھ نقد روپیہ پیسہ وغیرہ ہے پھر اس نے قسم کھائی کہ میں ان کو نہ کھاؤں گا، پھر ان روپیوں کے بدلے میں اشرفیاں یا پیسے خریدے پھر ان اشرفیوں یا پیسہ کے ذریعہ کوئی چیز خرید کر کھائی تو امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ میں یہ روپیہ یا اشرفی نہ کھاؤں گا پھر ان کے بدلہ میں کوئی اسباب

و سامان خریدا پھر ان اسباب اور سامان کے بدلے میں کچھ کھانا خریدا اور اس کو کھایا تو حانث نہ ہوگا۔
اور اسی طرح ان روپیوں یا اشرفیوں کے بدلے کوئی غلہ مثلاً جو، چنا وغیرہ خریدا پھر اس غلہ کے بدلہ میں کھانا خریدا اور کھایا تو حانث نہ ہوگا۔
اور امام محمدؒ نے فرمایا کہ اگر کسی ایسی چیز پر قسم کھائی جو کھائی نہیں جاتی مثلاً لوہا، لکڑی وغیرہ اور کہا کہ میں کبھی اس کو نہیں کھاؤں گا پھر اس کے بدلے میں کھانا یا کوئی ایسی چیز جو کھائی جاتی ہے خریدی اور کھایا تو حانث ہوجائیگا اور اگر کسی ایسی چیز پر جو کھائی جاتی ہے قسم کھائی کہ میں اس کو نہ کھاؤں گا پھر اس کے بدلے میں کھانے کی چیز خرید کر کھائی تو حانث نہ ہوگا (قاضی خاں) مگر واضح رہے کہ یہ سب حکم اس صورت میں ہے جب قسم کھانے والے کی کوئی خاص نیت نہ ہو (مترجم)
اور اگر قسم کھائی کہ فلاں شخص کو اپنے والد کے ترکہ سے کھانا نہ کھلاؤں گا پھر اپنے والد کے ترکہ میں کھانا پایا اور فلاں شخص کو کھلا دیا یا ترکہ میں روپے اشرفی، پیسے وغیرہ پائے اور اس کے عوض کھانا خرید کر کھلا دیا تو حانث ہوجائے گا، اور اگر میراث کے کھانے کے بدلے دوسرا کھانا بدل کر اس میں سے کھلایا تو حانث نہ ہوگا۔
اور اگر قسم کھائی کہ میں اپنے والد کے ترکہ سے نہ کھاؤں گا پھر اس کے والد کا انتقال ہوگیا اور یہ شخص اس کے مال کا وارث ہوا پھر اس مال کے بدلے کھانا خریدا اور اس کو کھایا تو از روئے قیاس حانث نہ ہوگا مگر استحساناً حانث ہوجائے گا، اس لئے کہ عرف و عادت کے مطابق میراث کھانے کی یہی صورتیں ہیں، اور اگر میراث کے بدلے کوئی چیز خریدی اور پھر اس چیز کے عوض کھانا خرید کر کھایا تو حانث نہ ہوگا۔
اور اگر قسم کھائی کہ فلاں شخص کے کھیتوں سے نہ کھاؤں گا پھر اس کھیت کی پیداوار میں سے جو کاشتکار کے پاس ہے یا فلاں شخص کے خریدار کے پاس ہے خرید کر کھایا تو حانث ہوجائے گا، اور اگر فلاں شخص سے کسی دوسرے شخص نے خریدا اور اس کو بویا اور اس کی پیداوار سے قسم کھانے والے نے کھایا تو حانث نہ ہوگا (وجیز کردری)
اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کی ملک سے یا اس چیز سے جس کا فلاں مالک ہوا ہے کچھ نہ کھاؤں گا پھر فلاں مذکور کی ملک سے نکل کر کوئی چیز دوسرے کے ملک میں داخل ہوگئی اور اس کو قسم کھانے والے نے کھالیا تو حانث نہ ہوگا (محیط) اگر قسم کھائی کہ جو چیز فلاں نے خریدی ہے یا جو چیز فلاں شخص خریدے اس میں سے نہ کھاؤں گا پھر اس فلاں نے اپنے واسطے یا دوسرے کے واسطے کوئی چیز خریدی اور اس میں سے قسم کھانے والے نے کھالیا تو حانث ہوجائیگا اور اگر اس فلاں نے اس خریدی ہوئی چیز کو جس کے لئے خریدا تھا اس کے حکم سے کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کردی اور پھر اس میں سے اس خریدنے والے نے کھایا تو حانث نہ ہوگا (بدائع)
اور اگر قسم کھائی کہ ایسا گوشت نہ کھاؤں گا جس کو فلاں شخص نے خریدا ہو، پھر فلاں شخص نے ایک بکری کا بچہ خریدا اور اس کو ذبح کیا پھر اس میں سے قسم کھانے والے نے کھایا تو حانث نہ ہوگا (محیط)
اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس فلاں کا یہ کھانا نہ کھاؤں گا پھر اس فلاں نے وہ کھانا فروخت کردیا اس کے بعد اسکو قسم کھانے والے نے کھایا تو شیخین کے نزدیک حانث نہ ہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک حانث ہوجائیگا یہ مسئلہ عتابی کی شرح زیادات میں ہے، اور اگر قسم کھائی کہ میں ایسے کھانے میں سے نہ کھاؤں گا جس کو فلاں

شخص تیار کرے یا ایسی روٹی نہ کھاؤں گا جس کو فلاں شخص پکا دے، پھر فلاں شخص نے ان کھانوں کو تیار کر کے فروخت کر دیا پھر قسم کھانے والے نے خریدنے والے کے پاس اس کھانے کو کھایا تو حانث ہو جائے گا۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کھانے میں سے نہ کھاؤں گا اور یہ فلاں کھانا فروخت کرتا ہے اور قسم کھانے والے نے اس سے خرید کر کھالیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ میں تیرا یہ کھانا نہ کھاؤں گا اس کے بعد فلاں نے یہ کھانا اس قسم کھانے والے کو ہدیہ کر دیا تو شیخین کے قول کے مطابق حانث نہ ہوگا۔

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں زمین کی پیداوار سے نہ کھاؤں گا پھر اس پیداوار کی قیمت سے کھایا تو حانث ہو جائے گا۔ ہاں اگر اس نے نفس پیداوار کی نیت کی ہو تو فیما بینہ وبین اللہ حانث نہ ہوگا مگر قضاءً حانث ہوگا یعنی دیانۃً اس کی نیت معتبر ہوگی مگر قضاءً تصدیق نہ ہوگی (ذخیرہ)

(مترجم کہتا ہے یہ تفصیل عربی زبان کے محاورہ کے اعتبار سے ہے، ہمارے عرف میں پیداوار محض غلہ کو کہتے ہیں اور غلہ کی قیمتوں کو پیداوار نہیں کہتے لہٰذا حکم بالعکس ہوگا)

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کھانے سے نہ کھاؤں گا اور کوئی خاص نیت نہ تھی، پھر قسم کھانے والے نے اس کھانے میں سے خریدا یا خود اس فلاں نے کسی کو ہبہ کر دیا اور اس کے بعد قسم کھانے والے نے خریدا اور کھایا تو حانث نہ ہوگا (قاضی خاں)

اصل مبسوط میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں ایسا کھانا نہ کھاؤں گا جس کو فلاں شخص خریدے اس کے بعد ایسا کھانا کھایا جس کو فلاں شخص نے اور ایک اور شخص نے اسی قسم کھانے والے کے لئے خرید ا تو حانث ہو جائے گا، ہاں اس نے قسم میں یہ نیت کرلی ہو کہ جس کو اکیلا فلاں شخص خریدے گا اس کو نہ کھاؤں گا تو حانث نہ ہوگا (خلاصہ)

افعال مشترکہ میں قسم کا حکم

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کے کھانے میں سے نہ کھاؤں گا پھر ایسا کھانا کھایا جو فلاں اور دوسرے شخص کے درمیان مشترک ہے تو حانث ہو جائے گا اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ فلاں کی خبز (روٹی) نہ کھاؤں گا پھر ایسی روٹی کھائی جو فلاں اور دوسرے شخص کے درمیان مشترک تھی تو حانث ہو جائے گا بخلاف اس کے کہ اگر اس طرح قسم کھائی کہ فلاں کی رغیف نہ کھاؤں گا اس کے بعد ایسی رغیف کھائی جو اس کے اور دوسرے شخص کے درمیان مشترک تھی تو حانث نہ ہوگا اس لئے کہ جب رغیف مشترک ہوگی تو مسلّم تنہا ایک آدمی کی نہ ہوگی بلکہ ان کا ٹکڑا اور جزء ایک ایک آدمی کا ہوگا اور رغیف کا ٹکڑا رغیف نہیں کہلاتا ہے لہٰذا مشترک رغیف کھانے سے رغیف نہیں کھایا بلکہ ٹکڑا کھایا، بخلاف روٹی کے کہ روٹی کا ٹکڑا روٹی کہلاتا ہے، اور اگر قسم کھائی کہ اپنے بیٹے کے مال میں سے نہ کھاؤں گا پھر سرکہ کھایا ایسے مٹکے میں سے جو اس کے اور اس کے درمیان مشترک ہے تو حانث ہو جائے گا اس لئے کہ اس نے بیٹے کا مال کھایا (محیط) اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کا کھانا نہ کھاؤں گا پھر ایسے کھانے میں سے آدھے سے کم کھایا جو اس قسم کھانے والے اور فلاں کے درمیان مشترک ہے تو حانث نہ ہوگا (ظہیریہ)

کسی شخص نے قسم کھائی کہ اپنے والد کی چیزوں میں سے کوئی چیز نہ کھاؤں گا پھر اپنے والد کے گھر سے ایک

ٹکڑا روٹی کا کھالیا جو زمین پر پھینکا ہوا تھا تو شیخ ابوبکر محمد ابن فضل نے فرمایا کہ حانث نہ ہوگا اور شیخ ابو علی نسفی نے فرمایا کہ حانث ہو جائے گا اور فقیہ ابو بکر بلخی رح نے یہ تفصیل فرمائی کہ اگر یہ ٹکڑا اتنا بڑا تھا کہ عادتاً اس کو فقیر کو دے سکتے ہیں تو حانث ہو جائے گا ورنہ نہیں (قاضیخاں) پھر قاضی خاں نے کہا کہ احوط قول نسفی کا ہے۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہ کھاؤں گا تو یہ قسم فلاں کے موجودہ کھانے پر اور اس کھانے پر جو آئندہ اس کی ملک میں آئے گا دونوں پر واقع ہوگی (فتاویٰ سراجیہ)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس انار میں سے نہ کھاؤں گا جس کو فلاں شخص خریدے، پھر اس انار کو فلاں شخص اور دوسرے شخص نے مل کر خریدا اور اس میں سے کھایا تو حانث ہو جائے گا۔ اور اگر اس طرح کہا کہ میں ایک انار سے جس کو فلاں خریدے گا نہ کھاؤں گا تو حانث نہ ہوگا،

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں عورت کے سوت کی قیمت سے نہ کھاؤں گا پھر اس کے بعد فلاں عورت کا کاتا ہوا سُوت خرید لیا یا اس نے (عورت) خود اس کو ہبہ کر دیا پھر اس سوت کی قیمت سے کھایا تو حانث نہ ہوگا اور اگر فلاں عورت نے خود اس کو فروخت کیا اور اس کی قیمت قسم کھانے والے کو دی اور اس نے اس قیمت سے کچھ کھایا تو حانث ہو جائے گا، ہاں اگر فلاں عورت نے یہ قیمت اپنے بیٹے یا کسی اجنبی کو ہبہ کی پھر اس شخص نے قسم کھانے والے کو ہبہ کیا پھر اس کی اگر کوئی چیز خرید کر کھائی تو حانث نہ ہوگا (محیط سرخسی)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کا پکایا ہوا شوربا دار گوشت نہیں کھاؤں گا پھر فلاں شخص نے اور دوسرے نے مل کر پکایا اور قسم کھانے والے نے کھایا تو حانث ہو جائے گا اس لئے کہ اس کا ہر جز پکایا ہوا کہلائے گا، اسی طرح اگر کہا کہ میں فلاں کی خبز (روٹی) نہیں کھاؤں گا پھر فلاں نے اور دوسرے نے مل کر خبز پکائی تو بھی یہی حکم ہے اور اگر کہا کہ اس ہانڈی سے نہیں کھاؤں گا جس کو فلاں شخص پکاوے پھر اس فلاں اور دوسرے نے مل کر پکائی اور اس نے کھایا تو حانث نہ ہوگا اس لئے کہ ہانڈی کا ہر جز ہانڈی نہیں کہلاتا (اختیار شرح مختار)

قسم میں عربی وفارسی زبان کا فرق

اسی طرح اگر فارسی زبان میں قسم کھائی کہ از چیز فلاں نخورم پھر اس کے بعد فلاں کے خربوزے یا جما ہوا پانی کھالیا تو حانث ہوگا اس واسطے کہ اس طرح کی قسم میں لوگوں کا ذہن ایسی چیز کے کھانے کی طرف نہیں جاتا، کیا نہیں دیکھتے ہو کہ اگر ایسی قسم کے اندر اس کے خربوزہ کا چھلکا یا روٹی کا باریک ٹکڑا جو اس کے دروازہ پر پڑا پایا اور کھایا تو باتفاق حانث نہیں ہوتا (فتاویٰ کبریٰ)۔ اور اگر قسم کھائی کہ ایسی کوئی چیز نہیں کھاؤں گا جس کو فلاں شخص اٹھا لائے اور مراد یہ لی کہ فلاں کی لائی ہوئی چیز نہ کھاؤں گا، پھر فلاں کا لایا ہوا برف کھایا تو حانث ہو جائے گا، مشائخ نے ایسا ہی کہا ہے (قاضی خاں)

اور اگر قسم کھائی کہ اپنے داماد کے مال سے کچھ نہ کھاؤں گا پھر اس کو ایک خمیر دیا گیا جو اس کے داماد کے خمیر میں سے لایا گیا ہے اور اس نے اس خمیر کو دوسرے خمیر میں ملا کر پکوایا اور کھایا تو حانث نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر قسم کھائی کہ فلاں شخص کا پانی نہ پیوں گا یا اس کا نمک نہ کھاؤں گا پھر اس کے بعد اس کا پانی یا نمک لے کر اپنے خمیر میں ملا دیا اور پکا کر کھایا تو حانث نہ ہوگا (خلاصہ)

اور اگر قسم کھائی کہ اپنے داماد کی روٹی نہ کھاؤں گا، پھر اس کا داماد سفر میں چلا گیا اور اپنی بیوی کے لئے نفقہ چھوڑ گیا اور اس میں سے اس نے کھالیا تو دیکھا جائے گا کہ داماد نے عورت کے نفقہ کے واسطے اس کو الگ کر گیا تھا اور اس میں سے یہ روٹی کھائی تو حانث نہ ہوگا اور اگر نفقہ الگ کر کے نہ گیا تھا بلکہ یہ کہہ گیا تھا کہ میرے کھانے میں بقدر کفایت کھالیا کرنا پھر قسم کھانے والے نے بھی اسی میں سے کھالیا تو حانث ہو جائے گا (ذخیرہ کردری)

اور اگر قسم کھائی کہ اپنے باپ کے مال سے نہ کھاؤں گا پھر باپ مر گیا اور یہ خود وارث ہوا اور کھالیا تو حانث نہ ہوگا اور یہی صحیح ہے (فتاویٰ قاضی خاں)

اور اگر قسم میں یہ لفظ بھی کہہ دیا کہ باپ کے مال سے اس کے مرنے کے بعد نہ کھاؤں گا تو اس صورت میں حانث ہو جائے گا (ذخیرہ کردری) اور اگر کسی عورت نے قسم کھائی کہ اپنے لڑکے کے کھانے میں سے نہ کھاؤں گی اور حال یہ ہے کہ لڑکے نے قسم کھانے سے پہلے کچھ کھانے اس کے پاس بھیجدیئے تھے اور اس کو اس نے کھالیا تو حانث نہ ہوگی، اور بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب عورت نے بوقت قسم کچھ نیت نہ کی اور اگر اس نے اس کھانے کی نیت کرلی ہو تو حانث ہو جائے گی اس لئے کہ یہ اضافت اور نسبت باعتبار مجاز کے صحیح ہوگی، یعنی جو چیز کسی وقت لڑکے کی رہی ہو نہ کھاؤں گی مراد ہو جائے گی (محیط)

قسم عرفی مفہوم کے تابع ہونے کی مثال

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ کھانا نہ کھاؤں گا پھر اس کے بعد فلاں نے ایک برتن سے کھایا اور قسم کھانے والے نے دوسرے برتن سے کھایا تو حانث نہ ہوگا جبتک دونوں ایک برتن سے نہ کھاویں (قاضی خاں)، اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کے مال میں سے نہ کھاؤں گا پھر دونوں نے اپنے اپنے روپے ملا کر کوئی چیز خریدی اور کھائی تو حانث نہ ہوگا اس لئے کہ عرف میں اس کو اپنا ہی مال کھانا کہتے ہیں، یہ فتاویٰ ابوالليث میں ہے (کافی)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کی چیزیں میں سے نہ کھاؤں گا پھر اس فلاں کی بیوی نے اس کی گول مرچ اپنی ہانڈی میں ڈالدی اور اس کو قسم کھانے والے نے کھایا تو شیخ ابوبکر محمد ابن فضل نے فرمایا ہے کہ حانث ہو جائیگا ہاں اگر قسم کھانے والے اور فلاں کے درمیان میں قسم کا کوئی ایسا سبب ہو جو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ قسم میں ایسی مرچ وغیرہ کھانا مراد نہیں ہے۔

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے انگور کے باغ سے اس سال کوئی چیز نہ کھاؤں گا تو مشائخ نے فرمایا ہے کہ یہ قسم پورے بارہ مہینے پر واقع ہوگی اور ہمارے مولانا نے فرمایا ہے کہ اس سال کے جس قدر ایام باقی رہ گئے ہوں قسم انھیں پر واقع ہوگی۔ (قاضی خاں)

اور اگر کسی شخص نے کہا کہ فلاں شخص جو چیز کھانے کی لادے گا میں اسے نہیں کھاؤں گا پھر قسم کھانیوالے نے اس فلاں کو گوشت دیا کہ اس کو پکادے اور اس نے پکاتے ہوئے گائے کی چربی کا یا او جھڑی کا ایک ٹکڑا ڈالدیا جو ہانڈی کے جوش مارنے میں نکل گیا پھر قسم کھانے والے نے اس ہانڈی کا شوربا کھایا تو امام محمدؒ نے فرمایا کہ میری دانست میں وہ حانث نہ ہوگا، جب اس نے ہانڈی میں گوشت کا کوئی ایسا جز ڈالا ہو جو تنہا پکا کر قلت اور کمی کی وجہ سے شوربا بنانے کے لائق نہ ہو اور اگر اتنا زیادہ ڈالا ہو کہ تنہا پکا کر بھی اس سے شوربا لیا جا سکتا ہو تو حانث ہو جائیگا

اور امام محمدؒ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ جو چیز فلاں شخص لاویگا میں اس کو نہ کھاؤں گا، پھر فلاں شخص نے گوشت لاکر اس کو بھونا، پکایا اور تیار ہونے کے بعد اس کو قسم کھانے والے کے پکے ہوئے چاولوں پر رکھ کر اس کو دیا اور اس کا اثر چاولوں میں آگیا اور اس کو قسم کھانے والے نے کھایا تو حانث ہوجائے گا، اسی طرح اگر فلاں مذکور تازے چنے لایا اور ان کو پکایا پھر قسم کھانے والے نے اس کا شوربا کھایا جس میں چنے کا مزا آتا ہے تو حانث ہوجائے گا، اسی طرح اگر فلاں مذکور تازے چھوہارے جس کو رطب کہتے ہیں لایا اس میں سے شیرہ بہا اور شیرہ کو حالف نے کھایا یا زیتون لایا اور اس کا تیل نکالا گیا اور وہ تیل حالف نے کھایا تو حانث ہوجائے گا (بدائع)

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں شخص کے طعام میں سے کوئی طعام نہ کھاؤں گا پھر اس شخص کا سرکہ یا تیل یا نمک کھالیا یا اس کے کھانوں میں سے کوئی چیز لے کر اپنے کھانے کے ساتھ ملاکر کھائی تو حانث ہوجائے گا، اور اگر اس شخص کا پانی یا نبیذ (زلال خرمہ یا منقیٰ وغیرہ) لیکر اس کے ساتھ اپنی روٹی کھائی تو حانث نہ ہوگا، (جوہرہ نیرہ)

غالب اور اکثر کا اعتبار ہوتا ہے

اور اگر قسم کھائی کہ یہ گیہوں یا جو نہ کھاؤں گا پھر ان میں سے کسی کو لے کر اپنے اناج کے ساتھ ملاکر کھایا پس اگر اس کو ایک ایک مٹھی کر کے پھانکا یا منہ بھر بھر کھایا تو اگر گیہوں یا جو زیادہ اور غالب ہوگا تو حانث ہوگا اور اگر دوسرا اناج زیادہ اور غالب ہوگا تو حانث نہ ہوگا اور اگر دونوں برابر ہوں گے تو قیاس یہ ہے کہ حانث ہوجائے مگر استحساناً حانث نہ شمار ہوگا اور اگر ایک دانہ کر کے کھایا ہے یعنی مٹھی بھر بھر کر منہ میں نہیں بھرا ہے تو ہر حال میں حانث ہوجائے گا (ذخیرہ)

اور اگر قسم کھائی کہ طعام نہ کھاؤں گا یا یہ کہا کہ نہ پیوں گا مگر فلاں کے اجازت سے پھر فلاں شخص نے اسکو اجازت دیدی تو یہ اجازت محض ایک لقمہ اور ایک گھونٹ پر دائر ہوگی یعنی ایک مرتبہ کی اجازت میں اگر ایک لقمہ یا ایک گھونٹ سے زیادہ کھاپی لے گا تو حانث ہوجائے گا (محیط)

اور اگر قسم کھائی کوئی طعام نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا پھر کھانے یا پینے کی کوئی چیز منہ میں رکھی اور اس کو حلق میں داخل نہ ہونے دیا تو حانث نہ ہوگا اور اگر اپنی اس قسم کو کسی فعل پر منعقد کیا پھر اس فعل سے گھٹ کر کیا تو حانث نہ ہوگا اور اگر اس سے بڑھ کر کیا تو حانث ہوجائے گا، یہ مبسوط میں ہے۔ اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ کھانا پینا کچھ نہ چکھوں گا پھر اس کو اپنے منہ میں داخل کیا تو حانث ہوجائے گا، اور اگر دعویٰ کرے کہ میری مراد نہ چکھنے سے نہ کھانا نہ پینا تھی تو محض دیانۃً اور فیما بینہ وبین اللہ یہ دعویٰ تسلیم ہوگا، اور قضاءً اس کی تصدیق نہ ہوگی (بدائع)

اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں نہ چکھوں گا نہ کھانا اور نہ پینا پھر اس کے بعد ایک چیز چکھی تو حانث ہوجائے گا اور اسی طرح اگر یہ کہا کہ نہ کھاؤں گا نہ کھانا اور نہ پینا اور اسی طرح اگر حرف یا دونوں کے بیچ میں لایا مثلاً اس طرح کہا کہ نہ کھاؤں گا کھانا یا پینا جو بھی کہا یہی حکم ہے کہ اگر ایک چیز بھی چکھے گا تو حانث ہوجائے گا (مبسوط) اور اگر کہا کہ واللہ میں کھانا اور پانی نہ چکھوں گا پھر ان میں سے ایک چیز کو چکھا تو حانث نہ ہوگا اور شیخ ابوالقاسم صفار نے فرمایا کہ حانث ہوجائے گا اور شیخ ابوبکر محمد ابن فضل نے فرمایا ہے کہ مدار اس کی نیت پر ہوگا،

اور اگر اس نے کچھ نیت نہ کی ہوگی تو محض ایک چیز کے چکھنے سے حانث نہ ہوگا اور فتویٰ اسی پر ہے۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ شراب نہ چکھوں گا پھر ایسی روٹی کھائی کہ جس میں شراب کا خمیر پڑا ہوا ہو تو شداد نے فرمایا حانث نہ ہوگا جیسے اس قسم میں حانث نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ روغن زیتون نہ چکھوں گا پھر ایسی روٹی کھائی جس کا آٹا روغن زیتون سے گوندھا گیا ہو

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کے گھر میں نہ کھانا چکھوں گا نہ پانی پھر اس کے گھر میں اس کی کوئی چیز اپنے منہ میں داخل کی تو اگرچہ پیٹ میں نہ پہنچے تو بھی حانث ہو جائے گا اور یہ قسم محض چکھنے پر واقع ہوگی اور اگر کسی شخص نے اس سے کہا کہ آج میرے پاس کھانا کھاؤ اور اس نے قسم کھائی کہ میں تیرے گھر نہ کھانا چکھوں گا نہ پانی تو یہ قسم محض کھانے پر واقع ہوگی نہ کہ چکھنے پر (فتاویٰ قاضی خاں)۔ اور اگر قسم کھائی کہ پانی نہ چکھوں گا پھر اس نے نماز کے لئے کلی کی تو حانث نہ ہوگا (خلاصہ)

اور اگر قسم کھائی کہ یہ شراب نہ چکھوں گا پھر وہ شراب سرکہ بن گیا اور اس کے بعد پیا تو حانث نہ ہوگا۔ ہاں اگر یہ بھی نیت کرلی ہو کہ جو چیز اس سے بنے گی وہ بھی نہ چکھوں گا تو حانث ہو جائے گا (جوہرہ نیرہ)

اور اگر قسم کھائی کہ تغدی نہ کروں گا تو یہ قسم اس کھانے پر واقع ہوگی جو فجر کے طلوع ہونے سے لے کر ظہر کے وقت تک کھایا جاتا ہے اور ظہر سے لے کر آدھی رات تک جو کھانا کھایا جاتا ہے اس پر واقع نہ ہوگی (ہدایہ) اس لئے کہ تغدی کے معنی ہیں غدا استعمال کرنا اور غدا وہی کھانا ہے جو ظہر سے پہلے تک کھا لیا جائے پس اگر قسم کھائی کہ آج تغدی نہ کروں گا پھر بعد دوپہر کھایا تو حانث نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)

اور شیخ خجلانی نے فرمایا ہے کہ یہ امام کے زمانہ کا وقت تھا ہمارے زمانہ کے عرف میں تغدی کا وقت عصر تک ہے اور عصر کے بعد تعشی (عشا کا کھانا) کا وقت شروع ہوتا ہے، پھر یہ بھی معلوم رہے کہ غدا (دن کا کھانا) عشا (رات کا کھانا) ایسے کھانوں کا نام ہے جس کو لوگ عادت کے طور پر ان دونوں وقتوں میں پیٹ بھر کر کھاتے ہیں پس اس طرح کی قسم میں قسم کھانے والے کے دیار میں جو کھانا اس طرح کھاتے ہوں اس پر یہ قسم منعقد ہوگی اور فقط اس کے کھانے سے حانث ہوگا ورنہ نہیں، اسی بنا پر مشائخ نے یہ کہا ہے کہ اگر کسی شہر کے لوگوں نے غدا یعنی دن کا کھانا ترک کرنے پر قسم کھائی پھر انھوں نے دودھ پی لیا تو اگر دودھ پینا ان کی غذا نہیں تھی تو حانث نہ ہوں گے۔

قسم میں محاورہ اور عرف کا اعتبار ہوتا ہے

اور اگر یہی قسم بدیوں نے اور ایسے لوگوں نے کھائی جن کی دن کی عام غذا دودھ پی لینا ہی ہے تو چونکہ ان کا ایک وقت کا کھانا (دن کا) یہی ہے اس لئے وہ حانث ہو جائیں گے۔ شیخ ابوالحسن نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ تغدی (یعنی دن کا کھانا) نہ کروں گا پھر روٹی کے علاوہ چھوہارا یا اور کوئی پھل وغیرہ کھا لیا یہاں تک کہ آسودہ ہو گیا تو حانث نہ ہوگا اور یہ غدا نہ کا کھانا نہ کہلائے گا۔ اسی طرح اگر کسی نے محض گوشت بغیر روٹی کے کھا لیا تو بھی حانث نہ ہوگا، اور ہر آبادی اور ہر شہر کا غدا (دن کا کھانا) وہ چیز ہے جو ان میں متعارف ہو) مترجم کہتا ہے کہ ہمارے دیار میں ایسا عرف غالب نہیں ہے لہٰذا چاول و دیگر اناج و گوشت کے جرم کو ہمارے عرف میں کبھی

بھی کھاتے ہیں حانث ہو جائے گا۔ واللہ اعلم)

غدا اور عشاء دونوں میں یہ شرط ہے کہ آدمی آسودگی سے زیادہ کھائے یہاں تک کہ اگر اپنی باندی سے یہ کہا کہ اگر تو نے آج کی رات تعشی نہ کی یعنی رات کا کھانا نہ کھایا تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس نے فقط ایک یا دو لقمہ کھا لیا تو یہ تعشی نہیں ہوگی اور قسم کھانے والا اپنی قسم میں سچا نہ ہوگا، یہاں تک کہ مذکورہ لونڈی اپنی نصف آسودگی سے زیادہ کھائے (سراج وہاج)

رمضان میں قسم کھائی کہ آج کی رات تعشی نہ کروں گا پھر آدھی رات گذر جانے کے بعد کھایا تو حانث نہ ہوگا، (وجیز کردری) اور اگر قسم کھائی کہ سحری نہ کھاؤں گا تو نصف رات سے لے کر فجر کے وقت تک کھانے سے حانث ہو جائے گا، یہ شرح مجمع البحرین میں ہے۔

مسا (شام) کے معنی عرب میں دو ہیں ایک بعد زوال سے لے کر رات تک اور دوسرا غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے، پس ان دونوں میں سے قسم کھانے میں جس کی نیت کرے گا صحیح ہوگی، اور اسی قاعدے پر اگر کسی نے زوال شمس کے بعد یہ قسم کھائی کہ میں مسا (شام) تک یہ کام نہ کروں گا تو یہ قسم سورج ڈوبنے پر واقع ہوگی، اس لئے کہ مسا کے اول معنی کا احتمال بھی باقی نہیں رہا، اس لئے دوسرے معنی متعین طریقہ پر مراد ہوں گے، یعنی مابعد غروب شمس (فتح القدیر)

معلی نے امام محمد سے روایت کی ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ ضحوہ یعنی بعد طلوع آفتاب جس وقت نماز پڑھنی جائز ہو جاتی ہے) کے وقت آؤں گا تو یہ قسم طلوع آفتاب سے لے کر نصف النہار تک پر واقع ہوگی یعنی نصف النہار سے پہلے پہلے جب بھی آجائے گا قسم پوری ہو جائے گی (محیط سرخسی)

امام محمد نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی لاصبح یعنی صبح کو نہ آؤں گا تو میرے نزدیک یہ قسم طلوع آفتاب سے لے کر ضحوۂ کبریٰ یعنی چاشت کے وقت تک شامل ہوگی اور جب چاشت کا وقت ہو کر ٹھیرہ کا وقت شروع ہو جائے گا تو قسم کا وقت جاتا رہے گا (بدائع)

قسم پوری کرنے کا بعض حیلہ

اور اگر اس طرح کہا کہ آج میں تم کو خدا کی قسم ہزار روپیہ کی غذا کھلاؤں گا یا یہ کہا کہ اگر تو آج میرے لئے ہزار روپیہ کی روئی نہ کاتے تو مجھ پر ایسا ایسا (یعنی اپنے اوپر کوئی جزا مرتب کی) پھر اس کے بعد اس نے ایک روپیہ کی کوئی چیز ہزار روپیہ میں خریدی اور اس کو کھانے میں کھلایا یا اسی طرح کوئی غلام ہزار روپیہ میں خرید کر آزاد کیا یا اسی طرح ایک ہزار میں تھوڑی سی روئی خریدی جس کو عورت نے کات دیا تو اپنی قسم میں سچا ہو گیا (وجیز کردری) اور اگر کہا کہ میں نے اگر دو روٹیوں سے تغدی کیا یعنی دن کا کھانا کھایا تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کے بعد آج دن میں ایک روٹی کھائی اور دوسری کل دن میں کھائی تو از روئے قیاس حانث ہو جائے گا کیونکہ لفظ کھانا مطلق ہے، خواہ آج ہی ایک دن میں کھائے یا دو دن میں دو روٹی کھانا دونوں صورت میں صادق آتا ہے، جیسے تعیین کر کے اس طرح کہے کہ اگر میں نے ان دو روٹیوں سے تغدی کر لی تو میرا غلام آزاد ہے، پھر ان روٹیوں میں سے ایک سے اس نے آج تغدی کی اور دوسری سے دوسرے دن تغدی کی تو اسی قاعدہ سے حانث ہو جاتا ہے، کیونکہ کھانا یہاں بھی مطلق ہے، پس صورت مذکورہ میں بھی

ایسا ہی حکم ہوگا، مگر استحساناً حانث نہ ہوگا، اور اگر اس نے اس صورت مذکورہ میں متفرق طور پر تغدی کرنے کی نیت کی ہو تو حکم اس کی نیت پر ہوگا، اور اگر اس طرح کہا کہ اگر میں نے دو روٹیاں کھائیں یا دو روٹی کھائی تو میرا غلام آزاد ہے پھر اس کے بعد ان دونوں روٹیوں کو ایکبارگی ہی کھالیا یا متفرق تو قیاساً و استحساناً دونوں طرح حانث ہوجائے گا (محیط)

اور اگر قسم دن کے کھانے پر منعقد کی اور روٹی کو اس قسم سے استثنا کرلیا تو جو چیز روٹی کی تبعیت میں کھائی جاتی ہے وہ بھی روٹی کے ساتھ ساتھ مستثنیٰ ہوجائے گی، چنانچہ اگر اس طرح کہا کہ میں روٹی کے سوا کسی چیز سے تغدی نہ کروں گا تو روٹی کے ساتھ ہر وہ چیز مستثنیٰ ہوگی جو روٹی کے ساتھ کھائی جاتی ہے اور مستقل نہیں کھائی جاتی جیسے سالن، سرکہ، روغن زیتون وغیرہ حتیٰ کہ روٹی کے ساتھ ان کے کھانے سے بھی حانث نہ ہوگا، اور جو چیز عادت اور عرف کے موافق طبعاً نہیں کھائی جاتی بلکہ مستقلاً کھائی جاتی ہے اور کھانے میں مقصود ہوتی ہے جیسے سرید چاول وغیرہ یہ مستثنیٰ نہ ہوں گے اور ان کے کھانے سے حانث ہوجائے گا، اور جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ عادت اور عرف میں مستقلاً بھی کھائی جاتی ہیں اور روٹی کے ساتھ روٹی کی تبعیت میں بھی کھائی جاتی ہیں جیسے گوشت، مچھلی دودھ وغیرہ تو امام ابو یوسفؒ نے فرمایا ہے کہ روٹی کے استثنا کرنے میں ان کی تبعیت میں یہ بھی مستثنیٰ ہوجائیں گی اور ان کے کھانے سے حانث نہ ہوگا اور امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں مستثنیٰ نہ ہوں گی اور ان کے کھانے سے حانث ہوجائے گا۔

قسم میں عرف و محاورہ کا اعتبار ہوتا ہے

جب یہ بات معلوم ہوگئی تو ہم کہتے ہیں کہ امام محمدؒ کے نزدیک اگر کسی شخص نے اس طرح کہا کہ اگر آج میں نے روٹی کے علاوہ کوئی چیز کھائی تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس نے روٹی کھائی اور روٹی کھانے کے بعد کچھ فاکہہ یا چھوہارا یا سرید یا چاول وغیرہ کھالیا تو حانث ہوجائے گا، ہاں اگر اس نے دعویٰ کیا کہ میں نے روٹی سے استثنار کا قصد کیا تھا یعنی یہ نیت کی تھی کہ اگر میں روٹی کے سوا کچھ کھاؤں تو ایسا ہے تو اس صورت میں اس کے قول کی دیانۃً تصدیق ہوگی مگر قضاۃً نہ ہوگی، لیکن واضح رہے کہ اسی مسئلہ میں اگر روٹی کھانے کے بعد کچھ فواکہات یا چھوارے بغیر روٹی کے یا روٹی کے ساتھ کھالئے تو بہرحال حانث ہوجائے گا، اسی طرح اگر یوں کہا کہ اگر میں نے بجز روٹی کے تغدی (دن کا کھانا) کی تو میرا غلام آزاد ہے، اس کے بعد دن میں محض روٹی کھائی پھر اس کے بعد کچھ چھوہارے یا فواکہات کھالئے یا خبیص کھائی تو حانث ہوجائے گا، اور ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ دن کا کھانا کھانے کی شکل میں ان چیزوں کے کھانے سے اسی وقت حانث ہوگا جب روٹی کھانے کے فوراً بعد ان چیزوں کو کھائے ورنہ اگر روٹی کھانے کے بعد کچھ دیر گذار دی یہاں تک کہ کھانے کا سلسلہ ختم ہوگیا پھر ان چیزوں کو مستقلاً کھایا تو حانث نہ ہوگا، اس لئے اب ان کو کھانے سے ان کے ساتھ تغدی کرنے والا نہیں کہا جائے گا اور اس صورت میں بھی اگر اس نے محض روٹی ہی کے استثنار کی نیت کی ہو تو دیانۃً تصدیق کی جائے گی نہ کہ قضاءً (شرح جامع کبیر للحصیری)

اور اگر قسم کھانے سے پہلے کوئی ایسا کلام کیا ہو جو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ اس نے روٹی کھانے سے

استثناء کرنا مراد لیا ہے، مثلاً بسلسلۂ کلام کسی نے کہا ہو کہ تم تو آج دو روٹی کھاؤ گے، اس پر اس نے کہا ہو کہ اگر میں آج کے دن ایک روٹی کے سوا کھاؤں تو میرا غلام آزاد ہے تو یہ قسم محض روٹی کے ساتھ خاص ہوگی حتیٰ کہ اگر اس نے روٹی کھانے کے بعد فوراً چھوہارے کھائے یا روٹی کے ساتھ کھائے تو حانث نہ ہوگا بلکہ اس کی قسم روٹیوں ہی کے ساتھ مقید رہے گی، اور اگر اس طرح کہا کہ اگر میں آج کے دن ایک روٹی سے زیادہ کھاؤں تو میرا غلام آزاد ہے تو یہ قسم بھی روٹی ہی کے ساتھ خاص ہوگی، چنانچہ اگر اس نے ایک روٹی کھانے کے ساتھ یا کھانے کے فوراً بعد کچھ چھوہارے یا فواکہات کھائے تو حانث نہ ہوگا اور حاصل قسم اس صورت میں یہ ہوگی کہ اگر میں آج کے دن روٹی کی جنس سے ایک روٹی سے زیادہ کھاؤں تو میرا غلام آزاد ہے، چونکہ اس طرح کہنے میں اس کی قسم محض روٹیوں کے ساتھ خاص ہوگی اسی طرح صورت مذکورہ میں بھی محض روٹیوں کے ساتھ مخصوص ہوگی (محیط سرخسی)

اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ اگر میں نے کپڑا پہنا یا کھانا کھایا یا کوئی چیز پی تو میری بیوی کو طلاق ہے، پھر اس کے بعد دعویٰ کیا کہ میں نے اپنی قسم میں محض فلاں کھانا یا فلاں چیز مراد لیا تھا اور فلاں کھانا یا فلاں چیز مراد نہیں لیا تھا تو قضاً اور دیانۃً کسی طرح اس کی تصدیق نہیں ہوگی اور یہی صحیح اور ظاہر الروایۃ ہے، لیکن قاضی خاں کی شرح جامع صغیر میں ہے کہ اگر کسی نے اس طرح کہا اِن لَبِسْتُ ثَوْبًا اَوْ اَکَلْتُ طَعَامًا فَعَبْدِیْ حُرٌّ یعنی اگر میں نے کپڑا پہنا یا کھانا کھایا تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کے بعد دعویٰ کیا کہ میں نے خاص فلاں کپڑا یا خاص فلاں کھانا مراد لیا تھا تو دیانۃً اس کی تصدیق ہوگی قضاءً نہ ہوگی، اور شرح شہید نے اپنے واقعات میں فرمایا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کے گھر سے نہ پیوں گا پھر اس گھر سے کوئی چیز کھالی تو میرے نزدیک حانث نہ ہوگا لیکن یہ کہ تمام ماکولات اور مشروبات کی نیت کرلی ہو تو حانث ہوجائے گا (محیط سرخسی)

اور مترجم کہتا ہے کہ ہمارے عرف میں اگرچہ اس نے تمام تر ماکولات کی نیت کرلی ہو تو خلاف محاورہ ہونے کی صورت میں بھی مدار اس کی نیت پر ہوگا ورنہ کچھ کھانے سے حانث نہ ہوگا اس لئے کہ کھانا اور پینا دونوں دو الگ چیزیں ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

عربی اور غیر عربی زبان میں قسم کھانے کا فرق

اگر فارسی زبان میں اس طرح کہا کہ از خانۂ فلاں ہیچ چیز نخورم یعنی فلاں کے گھر سے کچھ نہ کھاؤں گا تو یہ قسم فارسی زبان میں کھانے اور پینے دونوں چیزوں کو شامل ہوگی (قاضی خاں) یہ فرق عرف اور استعمال کا ہے اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں کے ساتھ کوئی پینے کی چیز نہ پیوں گا، پھر اس نے اور فلاں دونوں نے ایک ہی مجلس میں ایک ہی پینے کی چیز سے پیا تو حانث ہوجائے گا اگرچہ دونوں کے پینے کے برتن الگ الگ ہوں اسی طرح اگر مجلس ایک ہو اور دونوں کی پینے کی چیزیں الگ الگ ہوں تو بھی حانث ہوجائے گا ہاں اگر اس نے ایک مشروب یا ایک برتن میں ساتھ نہ پینے کی نیت کی ہو تو اس کے قول کی تصدیق ہوگی (بدائع)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں پانی نہ پیوں گا پھر اس نے گوشت کی یخنی یا شوربا پی لیا تو حانث نہ ہوگا، (قاضی خاں) اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں شخص کی گائے کا دودھ نہ پیوں گا اس کے بعد اس کی گائے مرگئی

اور اس گائے کی ایک بچھیا رہ گئی اور بڑی ہوئی اور اس کا دودھ پیا تو حانث نہ ہوگا (خلاصہ)

اگر کسی شخص نے عربی میں قسم کھائی لا اشرب الماء یعنی پانی نہ پیوں گا اور اس کی کوئی نیت نہیں ہے تو چاہے جس قدر بھی پیئے تھوڑا یا زیادہ حانث ہو جائے گا، ہاں اگر اس نے کوئی خاص پانی یا تمام پانی مراد لیا تو حانث نہ ہوگا اور نیت صحیح ہوگی (محیط السرخسی)

اور اگر عربی میں قسم کھائی کہ لا یشرب شرابا یعنی پینے کی کوئی چیز نہیں پیوں گا اور کسی خاص چیز کی نیت نہ ہو تو پانی وغیرہ کوئی بھی پینے کی چیز پیئے گا تو حانث ہوگا، اسی طرح کتاب الاصل کے بحث الایمان میں مذکور ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ لا یشرب الشراب اور کوئی نیت نہ ہو تو یہ قسم شراب یعنی خمر پر محمول ہوگی (ذخیرہ)

اور امام سرخسیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم عربی زبان میں قسم کھانے کی صورت میں ہے اور فارسی زبان میں قسم کھائی تو دونوں صورتوں میں یعنی (لا یشرب شرابا و لا یشرب الشراب میں) یہ قسم شراب یعنی خمر پر واقع ہوگی مؤلفؒ نے فرمایا ہے کہ فتویٰ کے لئے مختار وہ قول ہے جو کتاب الاصل کے باب الحیل میں مذکور ہے (خلاصہ)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ آج نہ پیوں گا تو جو چیز بھی پیئے گا حانث ہو جائے گا، یہاں تک کہ سرکہ اور گھی پینے سے بھی حانث ہو جائے گا (وجیز کردری)

سیال چیز میں کوئی چیز ملا کر پینے نہ پینے کی قسم کے احکام

اگر کسی نے قسم کھائی کہ دودھ نہ پیوں گا پھر دودھ میں پانی ڈال کر پیا تو اصل قاعدہ اس قسم کے مسائل میں یعنی سیال چیز کے اندر کوئی دوسری سیال چیز ملا کر پینے نہ پینے پر قسم کھانے کے مسائل میں یہ ہے کہ وہ سیال چیز جس کے نہ پینے کی قسم کھائی ہے اگر وہ خود غالب ہے تو حانث ہو جائے گا اور اگر دوسری سیال چیز غالب ہے تو حانث نہ ہوگا اور اگر دونوں برابر ہیں تو از روئے قیاس حانث ہوگا مگر استحسان یہ ہے کہ حانث نہ ہوگا اور غالب ہونے کے معنی امام ابو یوسفؒ نے یہ فرمایا ہے کہ دونوں چیزوں میں سے جس کا رنگ اور مزا ظاہر ہوگا وہ غالب ہوگا اور امام محمدؒ نے یہ فرمایا ہے کہ غلبہ دونوں چیزوں کے اجزاء کے اعتبار سے ہوگا اور یہی قول زیادہ ظاہر ہے، للاکثر حکم الکل کے قاعدے سے اور نیز اس قاعدے سے کہ خروج المخلوط الی للاکثر الحکم مسلم قاعدہ ہے اور یہ قاعدہ اس وقت ہے جب ایک قسم کی سیال چیز کو دوسرے قسم کی سیال چیز میں ملایا جیسے دودھ کو پانی میں ملایا ہو یا بالعکس اور اپنی ہی جنس میں ملایا ہے جیسے وہ دودھ جس کے نہ پینے کی قسم کھائی تھی اس کو دوسرے دودھ ہی میں ملایا جس پر کوئی قسم نہیں تھی تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دونوں صورتیں یکساں ہیں، یعنی اعتبار غالب کا کریں گے، علاوہ اس بات کے یہاں پر یہ غلبہ رنگ اور مزے کے اعتبار سے نہیں ہو سکتا اس لئے غلبہ کا اعتبار کرتے ہیں یعنی آدھ سیر دودھ میں جس کو نہ پینے کی قسم کھائی تھی جب اس میں دوسرا دودھ آدھ سیر سے زیادہ مل جائے گا تو اس کا غلبہ ہو جائے گا اور حانث نہ ہوگا اور امام محمدؒ کے نزدیک ہر حال میں حانث ہو جائے گا، مشائخ نے کہا ہے کہ یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب دونوں چیزیں مل کر بالکل مختلط اور ایک مزاج ہو جاتی ہوں، جیسے دودھ میں دودھ ملا دے یا دودھ میں

پانی ملادے، اور اگر وہ دونوں چیزیں ایسی ہیں کہ ملکر مختلط اور ممتزج نہیں ہوتیں جیسے تیل کو دودھ میں ملادیا جائے مثلاً اور تیل نہ پینے کی قسم ہو تو اس عدم امتزاج کی صورت میں بالاتفاق حانث ہو جائے گا چاہے غالب ہو چاہے مغلوب ہو اور قدوری میں لکھا ہے کہ اگر آب زمزم کی کسی مقدار پر قسم کھائی کہ میں اس میں سے کچھ نہ پیوں گا پھر اس آب زمزم کو دوسرے پانی میں ڈالدیا یہاں تک کہ وہ آب زمزم مغلوب ہو گیا پھر اس میں سے پی لیا تو امام محمدؒ کے نزدیک حانث ہو جائے گا اور اگر اس آب زمزم کو حوض میں ڈالدیا پھر اس کا پانی پیا تو حانث نہ ہوگا۔ یہ ظہیریہ میں ہے)

اور اگر قسم کھائی کہ میں اس آب شیریں سے نہ پیوں گا پھر کھاری پانی میں ڈالدیا یہاں تک کہ کھاری پانی اس پر غالب ہو گیا پھر اس کو پیا تو حانث نہ ہوگا اسی طرح اگر کھارے پانی پر قسم کھائی کہ نہ پیوں گا پھر اس کو شیریں پانی میں ملادیا تو بھی یہی حکم ہے کہ شیریں پانی کے غالب ہو جانے کی صورت میں حانث نہ ہوگا (قاضی خاں)، اگر کسی نے قسم کھائی کہ شراب (خمر) نہ پیوں گا پھر اس کو دوسری جنس میں ملادیا جیسے ہکنیؔ یا اخسمہ میں ملادیا اور پھر اس میں سے پیا تو غالب کا اعتبار کیا جائے گا۔ (خلاصہ)

اور اگر قسم کھائی کہ میں نبیذ نہ پیونگا تو یہ قسم انگور کے ایسے عرق پر واقع ہوگی جس میں نشہ ہو چکی ہو خواہ وہ کچا ہو یا آگ پر پکایا ہوا اسی طرح اگر قسم کھائی کہ میں سیکی نہ پیونگا تو یہ قسم بھی ایسے انگور کے عرق پر واقع ہوگی جس میں نشہ ہو چکی ہو خواہ وہ عرق انگور کچا ہو یا آگ پر پکایا ہوا (محیط) اس لئے کہ دونوں صورتوں میں اسے سیکی ہی بولتے ہیں (محیط سرخسی)

فتاویٰ خانیہ میں تاتارخانیہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ فتویٰ اسی پر ہے اور اگر فارسی میں قسم کھائی کہ میں شراب نہ پیوں گا اور نہ ہاتھ میں پکڑوں گا، پھر اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے گیا پس اگر قسم کے وقت فقط یہی نیت تھی کہ پیوں گا نہیں تو حانث نہ ہوگا ورنہ حانث ہو جائے گا (وجیز کردری)

اور خمر کا نام جس کو فارسی میں مے کہتے ہیں صحیح قول میں فقط انگور کے عرق پر واقع ہوتا ہے، اور اگر فارسی زبان میں قسم کھائی کہ مسکرہ نخورم تو بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہ قسم اس شراب پر نہ واقع ہوگی جو محض دانوں سے بنائی گئی ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ اس میں اعتبار عرف کا ہے اگر عرف میں ان چیزوں سے بنائی ہوئی شراب کو مسکرہ کہتے ہیں تو حانث ہوگا ورنہ نہیں، اور اگر قسم کھائی کہ زبیب (منقہ) کی نبیذ نہ پیوں گا پھر کشمش کی نبیذ پی لی تو حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ ایسی شراب نہ پیوں گا جس میں اس کو نشہ ہوتا ہے پھر نشہ والی شراب کو ایسی شراب میں ملایا جس سے اس کو نشہ نہیں ہوتا ہے اور پی لیا تو اہل سمرقند کے فتاویٰ میں مذکور ہے کہ اگر یہ شراب ایسی ہو کہ اس کے زیادہ پینے سے نشہ ہو جائے گا تو حانث ہو جائے گا۔

قسم کے اندر معنی مرادی متعین کرنے کا ایک ضابطہ

اور اگر قسم ایسی چیز کے پینے پر کھائی کہ جو خود نہیں پی جاتی بلکہ جو چیز اس سے نکلتی ہے وہ پی جاتی ہے

ؔ قولہ ہکنی، اخسمہ، یہ دونوں ایسی شراب کا نام ہے جو محض دانوں سے تیار کی گئی ہے ۱۲

تو یہ قسم اسی چیز کے پینے پر واقع ہوگی جو اس سے نکلتی ہے، اس کی مثال منتقی میں اس طرح مذکور ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس چھوہارے میں سے نہ پیوں گا پھر اس چھوہارے کی نبیذ پی لی تو حانث ہو جائے گا، اس قسم کے مسائل کی تخریج میں یہی قاعدہ اور یہی اصل کلی ہے (محیط السرخسی)

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کے طلاق کی قسم اس بات پر کھائی کہ کوئی نشہ آور چیز نہ پیوں گا پھر کوئی نشہ آور چیز اس کے حلق میں ڈالدی گئی جو اس کے پیٹ میں اتر گئی تو مشائخ نے فرمایا ہے کہ اگر بغیر اس کے اپنے فعل کے اتر گئی ہے تو حانث نہ ہوگا، ہاں اگر اس نے اس کے بعد خود بھی پی لی تو حانث ہو جائے گا اسی طرح اگر اس کے منہ میں ڈالی گئی اور اس نے روک کے رکھی پھر بعد میں پی گیا تو حانث ہو جائے گا (قاضی خاں)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کے پیالہ سے نہ پیوں گا پھر اس کے پیالے سے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالکر اپنے ہاتھ سے پیا تو حانث نہ ہوگا (ذخیرہ) اور اگر پیالے والے نے خود اس کے ہاتھ پر ڈالا اور اس نے پیا تو حانث ہو جائے گا (مترجم)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں کے پانی سے نہ پیوں گا پھر قسم کھانے والا فلاں کی دوکان میں بیٹھے اور الگ کوزہ خرید کر رات کو فلاں مذکور کی دوکان میں رکھدے پھر فلاں کے ملازم یا اجیر نے اس کوزہ میں نہر سے پانی بھر کر رات کو دوکان میں رکھدیا تھا پھر جب صبح کو قسم کھانے والا اس دوکان میں آیا اور کوزہ مانگ کر اس میں سے پانی پی لیا پس اگر قسم کھانے والے نے یہ کوزہ اسی حیلہ بنانے کے واسطے خریدا ہو تاکہ وہ حانث نہ ہو جائے تو امید ہے کہ وہ حانث نہ ہوگا، اس لئے کہ وہ ملازم یا اجیر اس صورت میں قسم کھانے والے کا عامل اور قائم مقام ہو جائے گا لہذا صادق آئے گا کہ اس نے اپنا پانی پیا نہ کہ فلاں کا (خلاصہ)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس آبادی میں شراب نہ پیوں گا، پھر اس آبادی کے انگور کے باغوں یا کھیتوں میں شراب پی لی تو مشائخ نے فرمایا ہے کہ اگر گاؤں کی آبادی میں یا انگور کے ان باغوں میں یا کھیتوں میں شراب پی جو آبادی سے ملے ہوئے ہیں تو حانث ہو جائے گا ورنہ نہیں (ظہیریہ)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں نے شراب پی یا جوا کھیلا تو میرا غلام آزاد ہے تو ان دونوں میں سے کوئی ایک کام کرنے سے حانث ہو جائے گا اور قسم پوری ہو جائے گی اور اگر فارسی میں کہا کہ واللہ اگر میں شراب پیوں یا جوا کھیلوں تو غلام آزاد، تو ان میں سے کسی ایک کام کے کرنے سے بھی حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ کل جب تک میں گلاب نہ دیکھوں گا شراب نہ پیوں گا تو یہ قسم گلاب پھولنے کے موسم پر واقع ہوگی گویا یوں کہا کہ جب گلاب نہ پھولے گا میں شراب نہ پیوں گا بشرطیکہ اس نے حقیقتاً گلاب کا پھول نہ دیکھنا مراد لیا ہو، اور اگر قسم کھائی کہ میں ان دونوں بکریوں سے نہ پیوں گا پھر اس کے بعد ان بکریوں میں سے کسی ایک کا دودھ پی لے گا تو حانث ہو جائے گا (سراجیہ)

اگر کسی نے اپنی بیوی کی طلاق پر قسم کھائی کہ جب تک میں بخارا (مثلاً) میں ہوں شراب نہ پیوں گا اگر پیوں تو میری بیوی کو طلاق پھر قصر المجوس[1] کی طرف چلا گیا پھر وہاں سے واپس آیا اور شراب پی لی تو شیخ ابوبکر محمد ابن فضل

---

[1] قولہ قصر المجوس، بخارا کے قریب ایک گاؤں کا نام ہے جس میں ایک عامل متعین رہتا ہے ۱۲

فرماتے ہیں کہ اگر اس نے اس قسم سے مراد لیا تھا کہ جب تک میں بخارا میں سکونت پذیر یا متوطن ہوں اس وقت تک بخارا میں شراب نہ پیوں گا اور حال یہ ہوا کہ وہ قسم کھانے کے وقت بخارا ہی میں سکونت پذیر و متوطن تھا تو حانث ہو جائے گا اور اگر قسم مذکور سے اس نے اپنے وطن کا بخارا میں ہونا مراد لیا تھا پھر اس نے قصر مجوس میں جاکر واپس آنے کے بعد شراب پی لی تو قسم باقی نہ رہے گی یعنی حانث نہ ہوگا اور اگر قسم کھاتے وقت اس کی یہ کچھ نیت نہ رہی ہو پھر قصر مجوس جاکر واپس آنے کے بعد پی تو کافی میں مذکور ہے کہ حانث نہ ہوگا (قاضی خاں)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں نے شراب پی لی تو میری عورت مطلقہ ہو جائے گی اور میرا غلام آزاد ہو جائے گا پھر اس کے بعد شراب پی لی تو اس کی بیوی مطلقہ اور غلام آزاد ہو جائے گا اور اگر اس نے دعویٰ کیا کہ میں نے اس سے طلاق یا عتاق کی نیت نہیں کی تھی بلکہ میری غرض یہ تھی کہ میرے احباب و اصحاب میرا پیچھا چھوڑ دیں تو تصدیق نہ ہوگی یعنی حانث قرار دیا جائے گا۔

قسم پر عطف معتبر ہونے کا ضابطہ

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں تین مہینہ نشہ آور چیز نہ پیوں گا اگر پی لوں گا تو میری بیوی کو طلاق، اس پر اس کی بیوی نے کہا کہ نہیں بلکہ چار مہینہ پھر شوہر نے کہا کہ چار ماہ ہی اختیار کرو تو بعض نے فرمایا ہے کہ یہ مدت چار مہینہ ہو جائے گی اور بعض نے کہا کہ چار مہینہ نہ ہوگی اور یہ اس بنا پر ہے کہ اگر قسم کھانے والے نے سکوت کے بعد اپنی قسم پر ایسی بات کو عطف کیا تھا کہ جس بات سے اس کے نفس پر سختی زیادہ ہو رہی تھی تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وہ عطف اسی قسم میں لاحق ہو جائیگا اور اگر ایسی بات پر عطف کیا جس سے اس کے نفس پر آسانی ہوتی ہو تو وہ عطف اس کی قسم میں ملحق نہ ہوگا۔

پھر مشائخ نے اختلاف کیا ہے کہ صورت مذکورہ میں اس کے نفس پر سختی ہوتی ہے یا آسانی تو بعض نے فرمایا کہ سختی ہے اس اعتبار سے کہ طلاق چوتھے مہینہ کے پینے پر واقع ہوگی اور یہی زیادہ صحیح ہے (محیط و ذخیرہ)

قسم کے اندر حقیقی معنی چھوڑ دینے کا ضابطہ

امام محمدؒ نے جامع کبیر میں فرمایا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ فرات سے کبھی نہ پیوں گا، پھر اس کے بعد چلو کے ذریعہ پیا یا برتن میں لے کر تو امام اعظمؒ کے نزدیک حانث نہ ہوگا جب تک دریا میں منہ لگا کر نہ پیے اور صاحبین کے نزدیک حانث ہو جائے (مترجم کہتا ہے کہ حقیقی معنی مراد لینا جب تک ہو سکتا ہو حقیقی ہی معنی مراد لینا بہتر ہے اور فرات سے پینے میں حقیقی معنی یہی ہیں کہ منہ لگا کر پیے اور منہ لگا کر پینا ہو سکتا ہے اس لئے یہی معنی مراد لینا امام صاحب کے نزدیک بہتر ہوں گے اور صاحبین کے نزدیک عرفی معنی مراد لینا بہتر ہوتا ہے اور عرفی معنی یہی ہیں کہ برتن وغیرہ میں لے کر پیے لہٰذا یہی معنی مراد لینا زیادہ بہتر ہوگا) پھر اگر کسی نے یہی جملہ بول کر منہ لگا کر پی لیا تو صاحبین کے نزدیک اس کا کیا حکم ہوگا یہ حکم اصل کتاب (مبسوط) میں مذکور نہیں ہے اور مشائخ نے اس میں اختلاف کیا ہے، بعض نے فرمایا ہے کہ حانث نہیں ہوگا اور بعض نے فرمایا ہے کہ حانث ہو جائے گا اور یہ اختلاف اس وقت ہے جب قسم کھانے والے کی کوئی خاص نیت نہ ہو اور اگر اس نے اس جملہ میں یہ نیت کی تھی کہ منہ لگا کر نہ پیوں گا تو صاحبین کے نزدیک اس کی نیت قضاءً و دیانةً دونوں طرح معتبر اور صحیح ہوگی اور اگر اس نے

چلیوں سے یا برتن سے پینے کی نیت کی تھی تو امام اعظمؒ کے نزدیک محض دیانۃً اس کی تصدیق ہوگی قضاءً تصدیق نہ ہوگی اور یہ سب گفتگو اس وقت ہے جب اس نے خاص فرات سے چلو سے یا منہ لگا کر پیا ہو اور اگر اس نے کسی دوسری نہر سے جو فرات سے نکلتی ہے پیا ہو خواہ چلو سے پیا ہو یا منہ لگا کر پیا ہو تو ظاہر روایت کے مطابق سب کے نزدیک بالاتفاق حانث نہ ہوگا (ذخیرہ)

اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ آب فرات سے نہ پیوں گا پھر اس نے کسی نہر سے پیا جو فرات سے نکلتی ہے تو خواہ چلو سے پیا ہو یا منہ لگا کر پیا ہو یا خود فرات ہی سے کسی طرح پیا ہو سب کے نزدیک بالاتفاق حانث ہو جائیگا (شرح جامع کبیر للحصیری)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ دجلہ سے پانی نہ پیوں گا اور اس کی کچھ نیت نہ تھی کہ کس طرح پیئے گا پھر برتن میں لیکر پیا تو حانث نہ ہوگا یہاں تک کہ دجلہ میں منہ لگا کر پیئے اور قسم کھائی کہ بارش کے پانی سے نہ پیوں گا پھر اس کے بعد دجلہ میں بارش کا پانی بہا اور اس نے دجلہ سے پیا تو حانث نہ ہوگا اور اگر اس نے کسی وادی سے پیا جس میں بارش کا پانی بہہ رہا ہے اور پہلے سے اس وادی میں کوئی پانی نہ تھا یا کسی میدان میں بارش کا پانی جمع ہوا اور اس میں سے پی لیا تو حانث ہو جائے گا (سراج وہاج)

اور اگر کسی نے نہر کا پانی نہ پینے کی قسم کھائی اور حال یہ ہے کہ یہ نہر دجلہ میں جا کر مثلاً ملتی ہے اور اس نے دجلہ میں سے پانی لے کر پیا تو حانث نہ ہوگا (بحرالرائق) (محشی کہتا ہے کہ اگر وہ پانی نہر والا متمیز اور جداگانہ ہے تو حانث ہو جائے گا)

اور اگر قسم کھائی کہ آب فرات سے نہ پیوں گا (بترکیب توصیفی) یا اسی ترکیب توصیفی کے ساتھ کہا کہ آب فرات میں سے نہ پیوں گا یعنی ترکیب توصیفی میں آب فرات کے معنی میٹھے پانی کے ہوں گے، تو گویا کہ قسم کھائی کہ میٹھا پانی نہ پیوں گا اور اس صورت میں اگر اس نے دجلہ وغیرہ کہیں سے میٹھا پانی لے کر پیا تو حانث ہو جائے گا، (قاضی خاں)

محاورہ کے بعض معنی کی تعیین کی صورتیں

اگر کسی نے اپنے غلاموں سے کہا کہ جس نے تم میں سے اس نہر کا پانی پیا وہ آزاد ہے پھر سب نے اس نہر سے پی لیا تو سب آزاد ہو جائیں گے اور اگر اس طرح کہا کہ جو غلام تم میں سے اس کوزہ کا پانی پی جائے وہ آزاد ہے اور کوزہ میں اتنا پانی ہے کہ اس کو ایک ہی آدمی دو ایک دفعہ میں پی سکتا ہے پھر سبھوں نے مل کر پیا تو کوئی بھی آزاد نہ ہوگا (شرح جامع کبیر للحصیری)

اور اگر قسم کھائی کہ میں اس کوزہ سے نہ پیوں گا پھر اس میں جو پانی تھا اس کو دوسرے کوزہ میں ڈالکر پیا تو اس سے بالاجماع حانث نہ ہوگا، اور اگر اس طرح کہا کہ میں اس کوزہ کا پانی نہ پیوں گا پھر اس کو دوسرے کوزہ میں ڈالکر پیا تو بالاجماع حانث ہو جائے گا۔

اور اگر اسی طرح یہ کہا کہ میں اس مٹکہ سے نہ پیوں گا پھر دوسرے مٹکہ میں ڈال کر پی لیا تو حانث نہ ہوگا اور اگر یہ کہا تھا کہ اس مٹکہ کے پانی سے نہ پیوں گا پھر وہی پانی دوسرے مٹکہ میں ڈالکر پی لیا تو حانث ہو جائے گا

اور اگر اس مٹکے سے کسی دوسرے برتن میں لے کر پیا تو بھی بالاجماع حانث ہو جائے گا (فتح القدیر) کیونکہ ان دونوں صورتوں میں وہی پانی پیا (مترجم)

اور اگر قسم کھائی کہ اس برتن سے نہ پیوں گا تو یہ قسم بعینہ اس برتن سے پینے پر واقع ہوگی (اختیار شرح مختار) اگر کسی نے کہا کہ میں نے اگر آج کے دن یہ پانی جو اس آبخورے میں ہے نہ پی لیا تو میری بیوی پر طلاق ہے اور حال یہ ہے کہ اس آبخورے میں بالکل پانی نہیں تھا یا پانی تھا اور رات ہونے سے پہلے گرا دیا گیا تو نہ پینے سے حانث نہ ہوگا اور یہ حکم امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک ہے خواہ قسم کے وقت اس کو معلوم ہو کہ اس آبخورے میں پانی ہے یا نہ معلوم ہو، ہر حال میں یہی حکم ہے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک ان سب صورتوں میں جب دن گذر جائے گا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر یہ قسم بجائے طلاق کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو تو بھی ایسا ہی اختلاف ہے (فتح القدیر)

اور اسی طرح اختلاف ہے اگرچہ وقت میں کوئی خصوصیت مذکور نہ ہو خواہ ایک معین دن بیان کرے یا ایک معین ہفتہ یا ایک معین مہینہ سب میں یہی اختلاف ہے (بحر الرائق)

اور اگر وقت کے بیان کے بغیر قسم مطلق کھائی یعنی اس طرح پر کہ میں اس کوزہ کا یہ پانی نہ پی لوں تو میری بیوی کو طلاق ہے تو اول صورت میں یعنی جب آبخورے میں پانی بالکل نہ ہو تو امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک حانث نہ ہوگا اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک فی الفور حانث ہو جائے گا اور دوسری صورت میں یعنی جب پانی رہا ہو اور رات ہونے سے پہلے گرا دیا گیا تو سب کے نزدیک بالاتفاق حانث ہو جائے گا (ہدایہ) اور اگر کہا کہ اگر میں نے آج کے دن جو اس آبخورے میں پانی یا جو اس دوسرے آبخورے میں پانی ہے نہ پیا تو میری بیوی پر طلاق ہے، پھر دونوں برتنوں میں سے ایک کا پانی گرا دیا گیا تو یہ قسم دوسرے برتن میں باقی رہ جائے گی یہ حکم ہمارے تینوں اماموں کے نزدیک ہے اور جب یہ حکم بالاتفاق ہے تو اگر اس نے رات آنے سے پہلے اس دوسرے برتن کا پانی پی لیا تو بالاتفاق قسم میں سچا ہو گیا اور حانث نہ ہوا اور اگر نہ پیا تو بالاتفاق حانث ہو جائے گا اور اگر ان دونوں آبخوروں میں سے کسی ایک میں پانی بالکل نہ رہا ہو تو طرفین کے نزدیک اس کی یہ قسم فقط اس آبخورے کے حق میں رہے گی جس میں پانی ہے اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک دونوں پر رہے گی یعنی ان دونوں میں سے کسی ایک آبخورے میں پانی ہو اور پی لیا تو بالاتفاق قسم میں سچا ہوگا اور نہ پیا تو بالاتفاق حانث ہوگا (شرح جامع کبیر للحصیری)

اور کتاب الغائط میں ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس مٹکے سے پانی نہ پیوں گا پھر وہ مٹکا بھرا ہوا لبریز ہے تو امام اعظمؒ کے نزدیک یہ قسم فقط اس مٹکے سے منہ لگا کر پانی پینے پر واقع ہوگی اور بس، اور صاحبین کے نزدیک منہ لگا کر پئے یا برتن وغیرہ سے نکال کر پینے پر غرض ہر طرح پر واقع ہوگی اور اگر وہ مٹکا بھرا ہوا لبریز نہ ہو تو چلو وغیرہ سے نکال کر پینے پر بالاتفاق واقع ہوگی۔

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس کنویں سے نہ پیوں گا یا اس کنویں کے پانی سے نہ پیوں گا تو یہ قسم دونوں صورتوں میں بالاتفاق کنویں سے پانی نکال کر پینے پر واقع ہوگی، چنانچہ اگر کنویں سے پانی نکال کر پیا تو

حانث ہو جائے گا (سراج وہاج)

ضابطہ یہ ہے کہ حقیقی معنی متعذر ہوں تو مجازی معنی متعین ہو جاتے ہیں

اگر انھیں صور توں میں قسم کھانے والے نے تکلف کر کے کنویں میں اتر کر منہ لگا کر پانی پیا یا مشکہ کے اندر منہ ڈال کر پانی پیا تو صحیح یہ ہے کہ حانث نہ ہو گا (توضیح)

ایک ضابطہ: توضیح مقام یہ ہے کہ اصل قاعدہ یہ ہے کہ حقیقی معنی جب تک ممکن ہوں تو امام صاحبؒ کے نزدیک حقیقی ہی معنی لینا زیادہ بہتر ہے اور صاحبین کے نزدیک عرفی معنی مراد لینا ہر حال میں بہتر ہے یہاں تک کہ جب حقیقی معنی کے اعتبار سے عمل کرے اس صورت میں جب مجازی معنی متعین ہوں تو صاحبین کے نزدیک حانث ہونے میں اختلاف ہے، بعض مشائخ نے فرمایا کہ حانث ہو جائے گا اور بعض نے فرمایا کہ نہیں، اور تفصیل ان سب کے نزدیک یہ ہے کہ حقیقی معنی جب اس طرح پر ہوں کہ اس کے بجا لانے میں تکلف ہو تو حقیقی معنے بجا لانے میں حانث نہ ہو گا اور جب حقیقی معنی بے تکلف پورے ہو سکتے ہوں تو حانث ہو جائے گا اور تکلف کے معنی یہ ہیں کہ حقیقی معنی ایسے ہوں کہ عام طور سے ذہن اس طرف نہ جاتا ہو بلکہ اس معنی کے مراد لینے میں غور کرنا پڑتا ہو یا اس کی نیت کرنی پڑتی ہو۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں بیچ دجلہ سے پیوں گا پھر اس نے ایسی جگہ سے پیا جو ٹھیک دھارا نہیں ہے مثلاً کنارے سے نقط تہائی یا چوتھائی حصہ پر ہے اور دھارا بیچوں بیچ میں ہے تو بھی اپنی قسم میں سچا ہو جائے گا۔

ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے قسم کھائی تھی کہ میں خمر (شراب) نہ پیوں گا اور نہ ملثلث (ایک قسم کی شراب) اور نہ فلاں فلاں شراب (چند قسم کی شرابوں کا نام لے کر کہا کہ) نہ پیوں گا پھر ان میں سے کسی ایک کو پی لیا تو فرمایا کہ حانث ہو گیا (تاتارخانیہ)

اور اگر کسی نے کہا کہ میں اس پانی سے نہ پیوں گا پھر وہ پانی جم گیا اس میں سے کچھ توڑ کر کھا لیا تو حانث نہ ہو گا اور اگر جمنے کے بعد پھر پگھل جائے اور اس میں سے کچھ پی لے تو حانث ہو جائے گا (خلاصہ) اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں کی اجازت کے بغیر نہ پیوں گا اس کے بعد فلاں نے اپنے ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں دیدیا اور زبان سے کوئی اجازت نہ دی اور وہ پی گیا تو قیاس کا تقاضا ہے کہ حانث ہو جائے اس لئے کہ اس نے اجازت نہیں دی، کسی نے کہا کہ اگر آج کی رات میں تم کو فلاں کے گھر نہ لے جاؤں اور شراب نہ پلاؤں تو میری بیوی کو طلاق ہے، اس کے بعد اس کو فلاں کے گھر لے گیا مگر شراب نہ پلائی تو حانث ہو جائے گا اور شیخ الاسلام نجم الدین سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے یہ کہا کہ میں اس موسم خریف میں، اس باغ کے انگوروں کی شراب بناؤں گا اور اپنے دوستوں کے ساتھ پیوں گا اور اس کو اپنے گھر نہیں لے جاؤں گا اور اگر وہ میرے گھر پہنچائی گئی تو میری بیوی کو طلاق ہے، اس کے بعد اس نے باغ کے سب انگوروں کی شراب اور اس میں سے تھوڑی سی وہیں اپنے دوستوں کے ساتھ پی اور باقی اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر اٹھا لائی گئی تو فرمایا

کہ اگراس آدمی کی مراد یہ تھی کہ سب اپنے آپ گھر نہ لے جاؤں گا تو تھوڑی سی لے جانے سے خواہ خود اٹھا لائے یا کوئی دوسرا اس کے حکم کے بغیر پہنچا دے تو حانث نہ ہوگا، اور اگر اس کی مراد یہ تھی کہ سب وہیں پی لوں گا اپنے گھر لانے کے لئے کچھ نہ چھوڑوں گا تو حانث ہو جائے گا اور اگر اس کی کچھ نیت نہ رہی ہو تب بھی حانث ہو جائے گا کسی آدمی کو شراب خواری کا عتاب کیا گیا اور اس نے قسم کھائی کہ جو شراب انگور کے درختوں سے نکلے گی اسکو نہ پئے گا تو یہ قسم شراب پینے پر محمول ہوگی، عرف ناس کے مطابق معانی کا اعتبار کرتے ہوئے (ظہیریہ)

قسم میں اس معنی کا اعتبار ہوتا ہے جو عرف عام میں رائج ہو

کسی آدمی نے قسم کھائی کہ عصیر (نچوڑا ہوا عرق) نہ پیوں گا پھر انگور کا کوئی دانہ یا کوئی گچھا اپنے حلق میں نچوڑ لیا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر اسی چیز کو اپنی ہتھیلی پر نچوڑا اور حلق میں لے کر پی گیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر کسی نے اس طرح قسم کھائی ہو کہ.... عصیر میرے حلق میں نہ داخل ہوگا تو دونوں صورتوں میں حانث ہو جائے گا۔

مولانا نے فرمایا ہے کہ یہ ائمہ کے عرف کے مطابق ہے اور ہمارے عرف کے موافق وہ بہر حال حانث نہ ہوگا اس لئے کہ ہمارے عرف کے اندر انگور کا پانی نچوڑتے ہی (اول نچوڑ میں) عصیر نہیں کہلاتا (مترجم کہتا ہے کہ ہماری زبان اردو کے موافق وہ ان سب صورتوں میں حانث ہو جائے گا۔)

کسی شخص کی بیوی کے ہاتھ میں پانی کا بھرا ہوا پیالہ ہے اور اس نے بیوی سے کہا کہ اگر تو نے یہ پانی پی لیا یا اسکو رکھدیا، یا کسی کو دیدیا، یا بہا دیا تو تجھ کو طلاق ہے تو مشائخ نے فرمایا ہے کہ بیوی کو طلاق سے بچنے کے لئے یہ کرنا چاہئے کہ اس پیالہ میں کوئی کپڑا یا روئی یا کوئی ایسی چیز ڈالدے جو پانی کو جذب کرلے، اگر ایسا کرلیا تو طلاق نہیں واقع ہوگی، ہمارے مولانا نے فرمایا ہے کہ یہ تدبیر اس وقت ہے کہ شوہر نے اس تعلیق میں یہ بھی کہدیا ہو "یا تو نے اس پانی یا اس میں سے کچھ پی لیا" اور اگر شوہر نے ان جملوں میں سے کوئی جملہ نہیں کہا ہے تو عورت طلاق سے اس طرح بھی بچ سکتی ہے کہ کچھ پانی پی لے اور کچھ پھینکدے تو اس شکل میں بھی طلاق نہ واقع ہوگی اور وہ شخص حانث نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خاں)

اگر کسی شخص نے اپنی قسم کو کسی معین چیز کے پینے پر قرار دیا اور حال یہ ہے کہ وہ شخص اس معین چیز کو یک دفعہ پی سکتا ہے، پھر اس میں سے محض تھوڑی سی پی تو اس تھوڑی سی پینے سے حانث نہ ہوگا اور اگر وہ چیز اتنی ہے کہ اس کو ایک دفعہ میں نہیں پی سکتا تو اس میں سے تھوڑی سی پینے پر بھی قسم واقع ہو جائے گی، اور حانث ہو جائے گا (محیط)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ دوا نہ پیوں گا پھر اس کے بعد دودھ یا شہد پی لیا تو حانث نہ ہوگا (سراجیہ) اور منتقی میں اس طرح فرمایا کہ اس پینے میں لوگوں کے عرف اور نام رکھنے کو دیکھا جائے گا پس ہر ایسی چیز جس کو لوگ دیکھ کر کہتے ہوں کہ یہ دوا ہے اس پر قسم واقع ہو جائے گی اور جس چیز کا لوگ دوا کا نام نہ رکھتے ہوں اس پر واقع نہ ہوگی اگرچہ قسم کھانے والے نے اس کو بطور دوا کے کھایا پیا ہو (مبسوط)

قسم کا ایک اور قاعدہ کلیہ

اگر کسی نے اللہ کی قسم کھائی کہ میں آسمان کو ضرور چھوؤں گا یا میں ہوا میں ضرور اڑوں گا، یا میں اس پتھر کو ضرور سونا بناؤں گا تو وہ قسم سے فارغ ہوتے ہی حانث ہو جائے گا اور گنہگار بھی ہوگا اس لئے کہ اس نے اپنے فعل پر قسم کھائی جس کو عادتاً نہیں کر سکتا لہٰذا اس نے قسم کی بے حرمتی جان بوجھ کر کی (تمرتاشی)، اور اگر اسی طرح کی قسم میں کوئی وقت یا مدت بیان کردیا مثلاً یہ کہا کہ کل کے دن آسمان پر چڑھ جاؤں گا تو جب تک یہ وقت اور مدت نہ گذر جائے حانث نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر اس سے پہلے مر جائے تو اس پر کفارۂ قسم لازم نہیں ہوگا اس لئے کہ وہ ابھی تک حانث نہیں ہوا تھا۔

چھٹا باب

کلام کرنے پر قسم کھانے کے بیان میں!

اگر کسی نے کہا کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا تو اس کی یہ قسم، قسم کھانے کے بعد مستقل کلام کرنے پر واقع ہوگی جو پہلے کلام سے بالکل جدا ہو، اگر پہلے ہی کلام کے سلسلہ میں کوئی بات کہہ جائے گا تو اس پر یہ قسم نہ واقع ہوگی یہاں تک کہ اگر کسی شخص سے کہا کہ اگر میں تجھ سے کلام کروں گا تو میرا غلام آزاد ہو جائے گا یا اس طرح کہا کہ اگر میں تجھ سے کلام کروں گا تو میرا غلام آزاد ہو جائے گا، اے فلانے، تو حانث نہ ہوگا (عتابیہ) یا اس طرح کہا کہ اگر میں تجھ سے کلام کروں تو تجھ کو طلاق ہے لہٰذا تو چلی جا یا کہا لہٰذا تو یہاں سے اٹھ جا تو قسم کے بعد اس جملہ (لہٰذا تو چلی جا یا لہٰذا تو یہاں سے اٹھ جا) کے قسم کے بعد بولنے سے حانث نہ ہوگا، کیونکہ یہ جملے اسی قسم کے ساتھ متصل ہیں اور یہ حکم اس لئے ہے کہ قسم کھانے والے کا قول (کہ میں اس سے کلام نہیں کروں گا یا اگر میں تجھ سے کلام کروں) اس کلام پر واقع ہوگا جس کا بولنا قسم کھانے میں مقصود ہو اور وہ کلام وہی جملہ ہو سکتا ہے جو پہلے کلام کے پورا ہونے کے بعد پھر نئے سرے سے مستقلاً بولے اور قسم کھانے والے کا قول کہ تو یہاں سے چلی جا، یا تو یہاں سے اٹھ جا اگرچہ حقیقتاً پورا کلام ہے، مگر قسم کھانے میں اس کلام پر قسم واقع کرنا مقصود نہیں تھا، پس اس کلام سے حانث نہ ہوگا، ہاں اگر قسم کھانے والا خود اس جملہ کو کلام مستانف اور مستقل مراد لے لے تو تصدیق کرلی جائے گی اور کہہ دیا جائے گا کہ طلاق واقع ہوگئی۔ اسی طرح اس جملہ (یہاں سے تو چلی جا) سے طلاق مراد لے لے تو طلاق کنائی کا لفظ ہونے کی وجہ سے ایک اور طلاق واقع ہو جائے گی، اس لئے کہ جب اس نے اس جملہ سے مستقل کلام کی نیت کرلی تو کلام مستانف ہو جائے گا اور حانث ہو جائے گا (بدائع)

اور اگر فلاں مذکور سے قسم کے بعد مستقلاً کہا کہ تو چلا جا تو حانث ہو جائے گا حالانکہ قسم سے ملا کر کہا اس لئے کہ بلا حرف اتصال کے اور مستقلاً یہ جملہ کہا ہے لہٰذا کلام مفصول ہوگیا اور اگر کسی نے بیوی سے طلاق کی قسم کھانے کے بعد مستقلاً کہہ دیا، کہ اور تجھ کو طلاق ہے تو وہ حانث ہو جائے گا (یعنی ایک طلاق تو قسم

میں حانث ہونے سے واقع ہوگی اور دوسری خود اس جملہ سے واقع ہوگی، لہٰذا کل دو طلاقیں ہوجائیں گی، اور اگر بجائے زبان سے کہنے کے نقط لکھ کر دیا، یا قاصد سے کہلا بھیجا یا محض اشارہ کردیا تو حانث نہ ہوگا اسی طرح اگر اس نے نماز سے سلام پھیرا اور فلاں مذکور اس کے دائیں یا بائیں بیٹھا ہے تو بھی حانث نہ ہوگا (عنایہ)

قاعدہ یہ ہے کہ مستقل کلام بولے اور اس میں بالارادہ مخاطبت کا قصد کرے تو حانث ہوگا ورنہ نہیں، یہ قاعدہ سابق عبارت سے نکلا!

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں کی اجازت کے بغیر اس سے کلام نہ کروں گا، اس کے بعد اس فلاں نے اجازت دے دی، لیکن قسم کھانے والے کو اس اجازت کا علم نہ ہو اور اس نے اس سے کلام کرلیا تو حانث ہوجائے گا (کافی)

اور اگر قسم کھائی کہ میں کلام نہ کروں گا کسی خاص شخص کی نیت نہیں تھی بلکہ مطلقاً کلام نہ کرنے کی قسم تھی پھر اس کے بعد اس نے نماز پڑھی اور نماز میں قراءۃ کی، یا تسبیح یا تہلیل یعنی سبحان اللہ یا لاالٰہ الا اللہ کہا تو استحساناً حانث نہ ہوگا، اور اگر نماز سے باہر قراءۃ کی یا تسبیح یا تہلیل کی تو ہمارے علماء کے نزدیک حانث ہوجائے گا (محیط)

فقیہ ابواللیث نے فرمایا ہے کہ اگر فارسی زبان میں کلام نہ کرنے کی قسم کھائی ہے تو خارج نماز میں بھی قراءۃ کرنے یا تسبیح و تہلیل کرنے سے حانث نہ ہوگا، اس لئے کہ وہ اس صورت میں قراءۃ کرنے والا یا تسبیح پڑھنے والا کہلائے گا، کلام کرنے والا نہیں کہلائے گا اور اسی پر فتویٰ ہے (کافی)

(مترجم کہتا ہے کہ یہی حکم عربی زبان کے علاوہ ہر زبان میں قسم کھانے کا ہے اور حانث نہ ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ کلام نہ کروں گا، پھر نماز میں تکبیر کہی یا دعا کی تو حانث نہ ہوگا، اور اگر نماز سے باہر تکبیر کہی یا دعا کی تو حانث ہوجائے گا، بشرطیکہ قسم عربی زبان میں کھائی ہو اور اگر فارسی زبان میں (یا اردو وغیرہ کسی غیر عربی زبان میں) قسم کھائی ہو تو اس سے نماز یا غیر نماز کسی حال میں تکبیر کہنے یا دعاء ماثورہ پڑھنے سے حانث نہ ہوگا (قاضی خاں)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا پھر نماز میں اس فلاں کی اقتدا کرلی اور وہ فلاں نماز میں بھولا اور اس قسم کھانے والے نے یاد دلانے کے لئے سبحان اللہ کہدیا تو حانث نہ ہوگا (محیط) اور اگر خود قسم کھانے والے نے چند آدمیوں کی امامت کی جن میں وہ فلاں بھی ہے، پھر قسم کھانے والے نے نماز ختم ہونے پر سلام پھیرا تو پہلے سلام سے یا دوسرے سلام سے کسی سے قول مختار میں حانث نہ ہوگا، یہ قول مختار اس وقت ہے کہ قسم کھانے والا خود امام ہو، اور اگر امام نہ ہو بلکہ مقتدی ہو تو مشائخ نے فرمایا ہے کہ شیخین کے نزدیک بلا اختلاف حانث نہ ہوگا، اور اگر قسم کھانے والا مقتدی ہو پھر اس نے امام کو نماز میں لقمہ دیا تو بھی حانث نہ ہوگا

لیکن اگر نماز سے باہر اس کو قرآن پاک سکھایا تو ائمہ کے عرف کے مطابق حانث ہو جائے گا (قاضی خاں)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا پھر اس نے فلاں کو کوئی کتاب پڑھ کر سنائی اور فلاں نے اس کو لکھا تو علماء نے فرمایا ہے کہ اگر اس کو لکھوانے کا قصد کیا تھا تو خوف ہے کہ حانث ہو جائے گا (حاوی قدسی) اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا پھر اس کو اتنی دور سے پکارا کہ وہ سنتا نہیں ہے تو حانث نہیں ہوگا، اور اگر اتنی دوری سے پکارا کہ وہ اس کی آواز سنتا ہے تو حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر وہ فلاں جس سے کلام نہ کرنے کی قسم کھائی ہے سو رہا ہو اور یہ قسم کھانے والا اس کو پکارے یہاں تک وہ اس کو جگا دے یا وہ اس پکارنے سے جاگ جائے تو حانث ہو جائے گا اور اگر نہ جاگے یا یہ نہ جگائے تو شمس الائمہ سرخسیؒ نے فرمایا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ حانث نہ ہوگا (شرح جامع صغیر لقاضی خاں) اور اسی قول پر ہمارے مشائخ ہیں اور یہی قول مختار ہے (بحر الرائق)

نیت معتبر ہونے کا معیار و قاعدہ

اور اگر قسم کھانے والا ایسی جماعت پر سے گذرے جس میں وہ فلاں بھی ہو جس سے کلام نہ کرنے کی قسم کھائی ہے اور یہ قسم کھانے والا اس جماعت کو سلام کرے تو حانث ہو جائے گا اگرچہ اس شخص (محلوف علیہ) نے نہ سنا ہو (قاضی خاں) اور اگر اس فلاں کے علاوہ باقی لوگوں کو سلام کرنے میں مراد لیا ہو تو فیما بینہ و بین اللہ حانث نہ ہوگا مگر قضاءً تصدیق نہ کی جائے گی (بدائع)

اسی طرح ایسی قوم پر سلام کیا جس میں محلوف علیہ بھی تھا اور قسم کھانے والا جانتا نہ تھا کہ یہ بھی اس میں ہے تو بھی حانث ہو جائے گا ہاں اگر اس نے استثناء کر لیا تھا یعنی اس طرح کہا تھا کہ السّلام علیکم الا علی فلانٍ تو حانث نہ ہوگا، اور اگر الا علیٰ واحدٍ کہا، اور اس واحد سے فلاں مذکور کی نیت کی تو قضاءً بھی اس کی تصدیق کی جائے گی (خنانیہ)

قسم کھائی کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا، پھر فلاں نے باہر سے دروازہ کھٹ کھٹایا اور قسم کھانیوالے نے اندر سے پوچھا کہ کون ہے یا یہ کہا کہ یہ کون ہے یا کہا کہ وہ کون ہے تو بعض نے فرمایا ہے کہ حانث نہ ہوگا ہاں اگر یوں کہے کہ تو کون ہے تو حانث ہو جائے گا، یہی قول مختار ہے (قاضی خاں)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا پھر فلاں مذکور نے اسے پکارا اور اس نے جواب میں کہدیا کہ لبیک (یعنی جی حاضر ہوں) یا فارسی میں کہا بلے (یعنی میں حاضر ہوں) تو حانث ہو جائے گا (محیط)

تجرید میں لکھا ہے کہ اگر فلاں مذکور کے دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد قسم کھانے والے نے پوچھا کہ مَنْ ھٰذا (یعنی یہ کون ہے) تو حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر قسم کھانے والے نے اس فلاں سے کہا کہ تو تھک گیا ہے یا سست ہو گیا ہے اور اس فلاں نے جواب میں کہا کہ خوب است یعنی اچھا ہوں یا کہا کہ ہاں، یا کہا کہ آنے تو حانث ہو جائے گا (خلاصہ)

فتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا پھر فلاں مذکور نے کسی دوسرے کو پکارا اور قسم کھانے والے نے جواب میں کہدیا کہ میں حاضر ہوں تو حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر فارسی زبان

میں کہا بلے (یعنی میں حاضر ہوں) تو بھی حانث ہو جائے گا (عتابیہ) مجمع النوازل میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کلام نہ کروں گا پھر اس کے بعد وہ کھانا کھا رہا تھا اسی دوران اس کی بیوی آگئی اور اس نے بیوی سے کہا اے تو بھی کھالے تو حانث ہو جائے گا (محیط)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی سے کلام نہ کروں گا، پھر گھر کے اندر گیا اور گھر میں بیوی کے سوا کوئی موجود نہ تھا اور اس نے کسی کو خطاب کئے بغیر یہ کہا کہ یہ چیز کس نے رکھی ہے یا یہ چیز کہاں ہے تو حانث ہو جائے گا اور اگر گھر میں بیوی کے سوا کوئی اور بھی ہو تو حانث نہ ہوگا اور اگر اس طرح کہا ہو کہ مجھے نہیں معلوم ہوتا کہ یہ کس نے کیا ہے یا یہ چیز کہاں رکھی ہے تو حانث نہ ہوگا اگرچہ گھر میں عورت کے سوا کوئی دوسرا نہ ہو (خلاصہ)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا، پھر اس فلاں سے ایسی عبارت میں یا ایسی زبان میں بات کی کہ فلاں مذکور اس کو نہ سمجھ سکا تو بھی حانث ہو جائے گا (محیط)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں سے کلام نہ کروں گا، پھر فلاں مذکور نے کسی کو گالی دی اور قسم کھانے والے نے اس کو یہ لفظ (ایسا مت کر یا مکن) کہہ کر منع کرنا چاہا پھر لفظ مگ یا لفظ اے ہی کہنے پایا تھا کہ اس کو قسم یاد آگئی اور وہ خاموش ہو گیا تو حانث نہ ہوگا اس لئے کہ محض اتنا لکڑا غیر مفہوم ہے کوئی معنی نہیں رکھتا ہے پس کلام نہ ہوگا اور یہ شخص کلام کرنے والا شمار نہیں ہوگا، اگر فلاں مذکور نے حالف (قسم کھانے والے) کے باپ کو گالی دی پھر حالف نے کہا نہیں بلکہ تو ہی ہے حانث ہو جائے گا (قاضی خاں)

اور مشائخ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں سے کلام نہ کروں گا پھر اس کے بعد کسی دوسرے سے کلام کیا اور کلام کی غرض یہ ہے کہ یہ شخص فلاں کو سنا دے تو حانث نہ ہوگا (خزانۃ المفتین)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا پھر دیوار سے کلام کیا کہ اے دیوار تو ایسی ہے اور ایسی ہے اور ایسی ہے تو حانث نہ ہوگا، اگرچہ کلام کرنے والے کی غرض اس کلام سے یہ ہو کہ فلاں سن لے اور اسی حکم پر فتویٰ ہے (فتاویٰ صغریٰ)

امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے کہا، امرأتی طالق ان تزوجت النساء او اشتریت العبید او کلمت الرجال، او الناس یعنی میری بیوی کو طلاق ہے اگر میں نے عورتوں سے نکاح کیا یا غلاموں کو خریدا یا مردوں سے کلام کیا یا لوگوں سے کلام کیا۔ پھر اس کے بعد ایک عورت سے نکاح کر لیا یا کسی مرد سے کلام کر لیا یا کوئی غلام خرید لیا تو حانث ہو جائے گا۔

اسی طرح اگر قسم کھائی کہ مسکینوں یا فقیروں سے کلام نہ کروں گا پھر ان میں سے کسی ایک سے کلام کر لیا، ہاں اگر اس نے ان جملوں میں تمام مردوں یا تمام عورتوں یا تمام غلاموں یا تمام مسکینوں فقیروں کی نیت کر لی ہو تو اس کی تصدیق کر لی جائے گی اور کبھی حانث نہ ہوگا۔

لفظ جن معنی کا محتمل ہو انکو مراد لے لینے میں تصدیق کر لیجائے گی بشرطیکہ وہ اس نیت میں متہم نہ ہو

کسی نے کہا ان تزوجت نساء او اشتریت عبیدا او کلمت رجالا فکذا پہلے جملوں میں معرف

بالام تھا اور ان جملوں میں جمع منکر ہے انھیں دونوں میں فرق بتانا مقصود ہے یعنی کہا کہ اگر میں نے عورتوں کو نکاح میں لے لیا یا غلاموں کو خرید لیا یا مردوں سے کلام کر لیا تو ایسا اور ایسا، پس جب تک تین عورتوں سے نکاح نہ کرے یا تین غلام نہ خریدے یا تین مردوں سے کلام نہ کرے حانث نہ ہوگا، ہاں اگر اس نے ان لفظوں (عورتوں، غلاموں، مردوں) سے جنس مراد لے لی یعنی جنس عورت یا جنس غلام یا جنس مرد مراد لے لی تو اس صورت میں ایک عورت سے نکاح کر لینے اور ایک غلام خرید لینے یا ایک مرد سے کلام کر لینے سے بھی حانث ہو جائے گا، (شرح جامع کبیر للحصیری) اور تین سے زیادہ کی نیت کرنی بھی صحیح ہو گی اور اگر فقط دو کی نیت کی تو صحیح نہ ہوگی (شرح التلخیص للجامع کبیر)

اور اگر قسم کھائی کہ میں بنی آدم سے کلام نہ کروں گا پھر کسی ایک آدمی سے کلام کر لیا تو حانث ہو جائے گا، ہاں اگر کلی آدمیوں کی نیت کر لی ہو تو کبھی حانث نہ ہوگا، اور دیانۃً و قضاءً دونوں طرح اس کی تصدیق کی جائے گی (بدائع)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس فلاں کے غلام سے کلام نہ کروں گا پھر فلاں نے وہ غلام فروخت کر دیا اس کے بعد حالف نے اس غلام سے کلام کیا تو شیخین کے نزدیک حانث نہ ہوگا (شرح جامع صغیر قاضیخاں)

اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کے غلام سے کلام نہ کروں گا پھر کوئی معین غلام مراد لے لیا تو یہ کلام اور پہلا کلام دونوں کا حکم یکساں ہوگا، اور اگر کچھ نیت نہ رہی ہو اس صورت میں اگر فلاں کے ایسے غلام سے کلام کیا جو قسم کھانے کے وقت بھی موجود تھا اور حانث ہونے کے وقت بھی موجود تھا تو بالاجماع حانث ہو جائے گا اور اگر ایسے غلام سے کلام کیا جو قسم کے وقت اس کا غلام تھا اور کلام کرنے کے وقت اس کا غلام نہ تھا تو بالاتفاق حانث نہ ہوگا، اور اگر قسم کے وقت وہ اس کا غلام نہ تھا مگر کلام کرنے کے وقت اس کا غلام تھا تو طرفین کے نزدیک حانث ہو جائے گا (شرح طحاوی)

شیخ ابوبکر نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کے غلام سے کلام نہ کروں گا پھر اس کے بعد اس کے مال مضاربت کے غلام سے جس میں اس کا نفع شریک ہو یا نہ شریک ہو کلام کرے گا تو بالاجماع حانث نہ ہوگا (حاوی)

کسی شخص نے قسم کھائی کہ فلاں کے دوست سے یا فلاں کی بیوی سے یا فلاں کے بیٹے سے کلام نہ کروں گا یعنی ایسے لوگوں کو کہا جن کی نسبت فلاں کی طرف مملوک ہونے کے اعتبار سے نہیں ہے پھر اس قسم کھانے کے بعد فلاں مذکور نے شادی کی یا لڑکا پیدا ہوا اور اس سے کلام کیا تو حانث نہ ہوگا (قاضی خاں) اور جامع صغیر میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کی بیوی سے کلام نہ کروں گا اور حال یہ ہے کہ اس وقت فلاں کے کوئی بیوی نہیں تھی لیکن اس کے بعد اس نے نکاح کیا اور اس قسم کھانے والے نے اس منکوحہ سے کلام کر لیا تو شیخین کے نزدیک حانث ہو جائے گا اور امام محمد کے نزدیک حانث نہ ہوگا۔

کتاب حجت میں لکھا ہے کہ فتویٰ شیخین کے قول پر ہے، اور اگر اس قسم کھانے والے نے ایسی عورت سے کلام کیا جس کو فلاں مذکور نے قسم کے بعد اپنے سے بائن کر دیا ہو یا ایسے شخص سے کلام کر لیا جس سے فلاں مذکور

نے اس کی قسم کھانے کے بعد دشمنی کرلی ہو تو طرفین کے نزدیک حانث نہ ہوگا، ہاں اگر قسم کھانیوالے نے قسم میں اس طرح کہدیا ہو کہ فلاں کی بیوی یہ عورت یا فلاں کا دوست یہ شخص، اس کے بعد قسم کھانے والے نے اس عورت کی زوجیت یا اس شخص کی دوستی ختم ہونے کے بعد کلام کیا تو بالاتفاق حانث ہوجائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے غلاموں سے کلام نہ کروں گا تو ظاہر الروایۃ کے موافق یہ قسم کم سے کم جمع کے ادنیٰ مرتبہ پر واقع ہوگی، یعنی عربی زبان کی قسم میں کم سے کم تین پر اور فارسی اردو کی قسم میں فقط دو پر واقع ہوگی، پس عربی زبان کی قسم میں اس کے دس غلاموں میں سے کم سے کم تین غلاموں سے کلام کرنے پر حانث ہوگا حتیٰ کہ اگر فقط دو سے کلام کیا تو حانث نہ ہوگا کیونکہ عربی میں جمع ہونے کے لئے کم سے کم تین کا ہونا ضروری ہے اور فارسی اور اردو میں دو بھی بحکم جمع ہے (قاضی خاں بزیادۃ قلیلہ من المترجم) ہاں اگر اس نے اس قسم میں فلاں کے کل غلام مراد لئے ہوں تو تصدیق کیجائے گی اور یہی صحیح قول ہے (عتابیہ)

لفظ جمع میں جمعیت ملحوظ ہوتی ہے

اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کی بیویوں سے کلام نہ کروں گا یا فلاں کے دوستوں سے کلام نہ کروں گا تو جب تک اس کی سب بیویوں اور سب دوستوں سے کلام نہ کرے گا حانث نہ ہوگا (محیط)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کے بھائیوں سے کلام نہ کروں گا، حالانکہ اس کے ایک ہی بھائی تھا پس اگر قسم کھانے والا جانتا تھا کہ اس کے ایک ہی بھائی ہے اور پھر قسم کھائی ہے تو اس ایک بھائی سے کلام کرنے میں بھی حانث ہوجائے گا، اور اگر نہیں جانتا تو نہیں حانث ہوگا (فتاوی کبری)

اور اگر قسم کھائی کہ میں اس چادر والے سے کلام نہ کروں گا پھر اس سے اس وقت کلام کیا جب وہ چادر فروخت کرچکا ہے تو بھی بالاجماع حانث ہوجائے گا اور اگر چادر مذکور کے خریدنے والے سے کلام کیا تو حانث نہ ہوگا (شرح جامع صغیر لقاضی خاں)

کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں نے فلاں سے کلام کیا تو مجھ پر قسموں میں سے وہ قسم واجب ہوگی جس کو فلاں آدمی چاہے، پھر اس کے بعد فلاں سے کلام کیا اور اس فلاں نے چاہا کہ اس کو قسموں میں سے تین قسم یا اس سے کم یا اس سے زیادہ لازم ہو تو اس کو یہ چاہی ہوئی قسمیں لازم نہ آویں گی بلکہ وہی ایک کفارہ شرعی جو منجانب شرع لازم ہوتا ہے واجب ہوگا (محیط)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس کے آس پاس بھی نہ جاؤں گا تو یہ قول بمنزلہ اس قول کے ہے کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا (خلاصہ)

اور امام محمدؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر میں نے اپنے فلاں غلام سے کلام کیا تو وہ آزاد ہے یا یہ آزاد ہے پھر اس فلاں سے کلام کیا تو آقا کو اختیار ہے کہ ان دونوں غلاموں میں سے جس پر چاہے اس آزادی کو واقع کرے یعنی جس کو چاہے آزاد کرے اور اگر یہ کہا کہ اگر میں نے اپنے فلاں غلام سے کلام کیا تو ہر غلام یا ہر باندی جس کا میں مالک ہوں آزاد ہے، پھر اس کے بعد اس فلاں مذکور غلام سے کلام کیا تو ہر غلام جس کا وہ مالک ہو یا ہر باندی جس کا وہ مالک ہو آزاد ہوجائے گا اور اگر

اس طرح کہا کہ اگر میں نے فلاں سے کلام کیا تو مجھ پر حج ہے یا عمرہ ہے تو اس کو اختیار ہوگا کہ دونوں میں سے جس کو چاہے ادا کرے (محیط)

نیت معتبر ہونے کی چند اور مثالیں

کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں اپنی ساس سے کلام نہ کروں گا پھر اس کے بعد اپنی بیوی کے پاس اس کے میکے میں گیا۔ اور اس کی بیوی سے کسی معاملہ پر آپس میں جھگڑے کی باتیں ہونے لگیں اسی درمیان میں اس کی ساس نے اس سے کہا کہ تجھے کیا ہوا ہے کہ تو یہ کام نہیں کرتا، جواب میں شوہر نے کہا کہ میں اس کو کھانا دیتا ہوں، کپڑے دیتا ہوں، لوگوں نے کہا کہ تیری قسم ٹوٹ گئی اور شوہر نے کہا کہ نہیں ٹوٹی، اس لئے کہ میں نے ساس کو جواب دینے کی نیت نہیں کی تھی تو مشائخ نے فرمایا ہے کہ اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی، لیکن صحیح یہ ہے کہ محض دیانۃً تصدیق کی جائے گی قضاءً تصدیق نہ کی جائے گی (ظہیریہ)

کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں نے اپنے والد سے کلام کیا تو سب کچھ جو میری ملک میں ہے سب صدقہ ہے تو اس قسم سے بچنے کا حیلہ یہ ہے کہ اپنی ساری املاک کسی معتمد شخص کے ہاتھ کپڑے میں بیٹی ہوئی کسی چیز کے بدلے فروخت کر دے پھر اپنے والد سے کلام کرے تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہ آئے گا، اس لئے کہ کپڑے میں لپٹی ہوئی جو چیز ہے اس کو نہ دیکھنے کی وجہ سے خیار رویت حاصل رہے گا اور اس پر ملکیت قائم نہ ہوگی کہ اس کا صدقہ واجب ہو، پھر کلام کرنے کے بعد خیار رویت کے حکم کے مطابق کپڑے میں لپٹی ہوئی چیز کو جو ثمن کے درجہ میں ہے دیکھ کر ناپسند کر کے بیع رد کر دے اور اپنی ساری املاک واپس لے لے (خلاصہ)

امام بشر نے امام ابو یوسفؒ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کسی دوسرے سے کہا کہ اگر تو نے فلاں سے کلام کیا تو میرا غلام آزاد ہے، اس پر دوسرے نے کہا کہ لیکن تیری اجازت سے، تو اس قسم میں اسی وقت حانث ہوگا جب اس کی اجازت کے بغیر فلاں سے کلام کرے (تاتارخانیہ)

کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا، اس کے بعد فلاں مذکور گوشت بیچتا ہوا ادھر سے نکلا اور قسم کھانے والے نے اس کو پکارا کہ اے گوشت والے، تو حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر فلاں مذکور کو چھینک آئی اور قسم کھانے والے نے کہا یرحمك الله (یعنی اللہ تجھ پر رحم کرے) تو بھی حانث ہو جائے گا (خلاصہ)

اور اگر قسم کھانے والا بازار میں گذر رہا تھا اور اس حالت میں کہا گوشت اور فلاں مذکور جس سے کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تھی وہاں گوشت بیچ رہا تھا تو حانث نہ ہوگا (وجیز کردری)

اگر کسی نے کہا کہ جب جب میں ان دونوں آدمیوں میں سے کسی ایک سے کلام کروں گا تو میری عورتوں میں سے ایک طلاق، پھر اس کے بعد ان دونوں آدمیوں سے بکلام واحد کلام کیا تو دو طلاقیں واقع ہوں گی ان دونوں طلاقوں کو دو عورتوں پر واقع کرے یا ایک پر یہ اختیار ہوگا (کافی)

کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں طلاق کی بات کروں گا تو میرا غلام آزاد، پھر اس نے بیوی سے کہا ان شئت فانت طالق فقالت لا اشاء یعنی اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق ہے اور بیوی نے جواب میں کہا کہ میں نہیں چاہتی، اس صورت میں بھی بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ اس کا غلام آزاد ہو جائے گا (قاضی خاں)

اسی طرح اگر کسی نے کہا کہ ان تکلمت بالشرک فعبدی حرٌ یعنی میں نے شرک کا تکلم کیا تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کے بعد کہا ان الشرک لظلم عظیم تو بھی یہی حکم ہے کہ غلام آزاد ہو جائے گا (مترجم کہتا ہے کہ یہ حکم عربی زبان کے محاورہ کے اعتبار سے ہے، اور ہمارے عرف کے اندر متبادر یہ ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ اگر میں نے شرک کی بات کہی تو میرا غلام آزاد ہے، اسی طرح اگر کہا کہ اگر میں نے تیرے طلاق کے ساتھ کلام کیا تو میرا غلام آزاد ہے، ان دونوں جملوں میں ایسی بات مراد ہوگی جو خود شرک ہو اور ایسا کلام مراد ہوگا جس سے خود طلاق واقع ہوتی ہو نہ کہ فقط لفظ مشرک کا بولنا یا لفظ طلاق کا بولنا، پس لفظ ان الشرک لظلم عظیم پڑھنے سے یا ان شئت فانت طالق نقالت لا اشاء کے جزیہ سے حانث نہ ہوگا، اور غلام آزاد نہ ہوگا)

اور حسن نے فرمایا ان سب صورتوں میں اس کی جو نیت ہوگی معتبر ہوگی اور حکم اسی نیت کے مطابق ہوگا حتی کہ اگر اس نے کہا کہ میری کوئی نیت نہیں تھی تو حانث نہ ہوگا، اور فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ پہلا قول میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور بعض فقہا نے حسن کے قول کو اختیار کیا ہے (تاتارخانیہ)

(مترجم کہتا ہے ہمارے ملک کا عرف حسن کے قول کے موافق ہے، واللہ اعلم بالصواب) شیخ اسد بن عمر سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے یہ کہدیا کہ اگر میں تجھ کو زنا کے ساتھ متہم کرنے کا کلام کروں تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کے بعد اس عورت سے اس نے کہا کہ تو زانیہ ہے تو امید ہے کہ وہ حانث ہو جائے گا (خلاصہ)

طلاق کے باب میں ایک انوکھا جزئیہ

اگر کسی نے نکاح کے بعد وطی سے قبل اپنی اس منکوحہ سے تین مرتبہ یہ جملہ کہا کہ اگر میں نے تجھ سے کلام کیا تو تجھ کو طلاق ہے، تو دوسری بار اس جملہ کے کہنے سے پہلی بار میں حانث ہو جائے گا اور دوسری بار کا جملہ کہنے سے امام کے نزدیک قسم منعقد ہوگی اور تیسری بار کہنے سے وہ قسم بلا جزا ختم ہوگی اور تیسری بار کے جملے سے قسم منعقد نہ ہوگی اور اگر اس شخص نے تیسری بار یہ جملہ نہ بولا اور محض دو ہی بار بول کر اس عورت سے دوبارہ نکاح کر لیا اور اس سے کلام کیا تو تیسری قسم کی وجہ سے (جو امام کے نزدیک منعقد ہو چکی تھی) مطلقہ ہو جائے گی (کافی)

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو نے فلاں اور فلاں سے کلام کیا تو تجھ کو طلاق ہے پھر اس کے بعد عورت نے محض ایک شخص سے کلام کیا نہ کہ دوسرے سے، پس اگر شوہر کی نیت یہ تھی کہ جب تک دونوں سے کلام نہ کرے گی حانث نہ ہوگا، تو اس کی نیت معتبر ہوگی اور وہ حانث نہ ہوگا، اور حکم اس کی نیت پر دائر ہوگا یہاں تک کہ اگر اس کی کچھ نیت نہ رہی ہو تو بھی حانث نہ ہوگا اور اگر یہ نیت رہی ہو کہ ان دونوں میں سے اگر کسی ایک سے بھی کلام کرے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی، تو البتہ کسی ایک سے بھی کلام کرنے سے حانث ہو جائے گا اور طلاق واقع ہو جائے گی، ہاں اگر کسی مقام و دیار میں ایسے کلام کے اندر انفرادی سے عرف اور مقصود ہو، یعنی عرفاً یہ معنی مقصود ہوتے ہوں کہ ان میں سے کسی سے کلام نہ کرے تو اس مقام کے عرف کے موافق قسم کھانے والے کی یہی نیت متعین کی جائے گی، اس کے خلاف کی نیت معتبر نہ ہوگی حتی کہ ان دونوں

یں سے کسی ایک سے کلام کرنے پر بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔

کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں اور فلاں سے کلام نہ کروں گا، پس اگر قسم کھانے والے کی کسی خاص شق کی نیت نہ ہو یا یہ نیت ہو کہ جب تک دونوں سے کلام نہ کروں گا تو فقط ایک سے کلام کرنے کی وجہ سے حانث نہ ہوگا۔ ہاں اگر یہ نیت رہی ہو کہ کسی ایک سے کلام کرنے سے حانث ہو جاؤں گا تو اسکی نیت معتبر ہوگی اور ایک سے بھی کلام کرنے سے حانث ہو جائے گا اور شیخ ابوالقاسم صفار نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی نیت نہ رہی ہو تو بھی محض ایک سے کلام کرنے کی صورت میں حانث ہو جائے گا، لیکن قول مختار یہ ہے کہ حانث نہ ہوگا (فتاویٰ کبریٰ) مترجم کہتا ہے کہ شیخ ابوالقاسم صفار کے دیار میں عرف ہوگا کہ ایسے جملہ میں محض ایک سے کلام نہ کرنا مقصود ہوتا ہوگا، لہٰذا ان کے عرف کے اعتبار سے یہ حکم صحیح ہوگا اور وہاں کے عرف کے مطابق یہی حکم مختار ہوگا اور انہیں کے عرف کے مطابق ہمارے یہاں کا عرف ہے، واللہ اعلم بالصواب)

اگر کسی نے کہا کہ میں ان دونوں آدمیوں سے کلام نہ کروں گا، یا فارسی زبان میں کہا کہ من باایں دو تن سخن نہ گویم، تو اس صورت میں ان میں سے فقط ایک سے کلام کرنے میں حانث نہ ہوگا، حتیٰ کہ اگر محض ایک سے کلام نہ کرنے کی نیت بھی کی ہو تو اس کی نیت صحیح نہ ہوگی، یہ عام مشائخ کا قول ہے، مگر مؤلف نے فرمایا ہے کہ نیت صحیح ہونی چاہیئے، اس لئے کہ تثنیہ بول کر واحد مراد لیا جاتا ہے، پس جب وہ خود کہتا ہے کہ میری یہی نیت تھی اور اس کے نفس پر سختی بھی ہوتی ہے تو اس کی نیت کی تصدیق کی جائے گی (قاضی خاں و خلاصہ)

اگر کسی نے کہا کہ مجھ پر اس قوم کے لوگوں سے مثلاً اہل بغداد سے کلام کرنا حرام ہے پھر ان میں سے ایک آدمی سے کلام کیا تو بھی حانث ہو جائے گا، اور یہ اس جزیہ کے خلاف ہے جو پہلے گذر چکا ہے یعنی واللہ میں ان دونوں آدمیوں سے کلام نہ کروں گا یا فارسی زبان میں کہا تھا کہ واللہ من باایں دو تن سخن نگویم، اس لئے کہ ان دونوں صورتوں میں پہلے کہہ چکے ہیں کہ محض ایک سے کلام کرنے سے بالاتفاق حانث نہ ہوگا، اور فتوے میں یہی قول مختار ہے۔ پس اس مقام میں بھی یہی قول مختار ہوگا، فتاویٰ کبریٰ میں کہا ہے کہ ہمارے نزدیک دونوں صورتوں میں حانث ہوگا، اور اگر کہا کہ فلاں فلاں سے مجھ پر بات کرنا حرام ہے، پھر ایک سے بات کی تو حانث ہو جائیگا اور بعض نے کہا کہ نہیں حانث ہوگا، ہاں اگر اس نے نیت کرلی ہو ان میں سے ہر ایک سے کلام نہ کرنے کی تو یہ نیت معتبر ہوگی اور یہی قول مختار ہے (جواہر اخلاطی)

عربی اور غیر عربی عرف کے اختلاف کی مثال

اگر کسی نے قسم کھائی کہ لا یکلم فلاناً او فلاناً یعنی فلاں یا فلاں سے کلام نہ کروں گا، اس کے بعد کسی ایک سے کلام کیا تو حانث ہو جائے گا (یہ عربی محاورہ کے اعتبار سے حکم ہے، ہماری زبان کے موافق یہ حکم نہیں ہے، بلکہ ہماری زبان میں ایسے کلام کا یہ مفہوم ہوتا ہے کہ جب ان میں سے کسی ایک سے کلام کرے گا تو دوسرے سے کلام نہ کرنا متعین ہو جائے گا، یہاں تک کہ جب دوسرے سے بھی کلام کرے گا تو حانث ہو جائے گا، اس کے پہلے پہلے حانث نہ ہوگا)

خلاصہ میں ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ میں فلاں سے اور فلاں سے کلام نہ کروں گا پھر ان میں سے ایک سے بھی کلام

کرے گا تو حانث ہو جائے گا۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ حکم ہماری زبان کے عرف کے بھی موافق ہے۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ واللہ میں فلاں سے یا فلاں اور فلاں سے کلام نہ کروں گا تو پہلے شخص سے کلام کرنے سے اور باقی دونوں سے کلام کرنے سے حانث ہو گا، اور اگر قسم کھائی کہ واللہ میں فلاں اور فلاں سے یا فلاں سے کلام نہ کروں گا تو اس صورت میں پہلے دونوں سے یا پچھلے ایک سے کلام کرنے سے حانث ہو گا، اگر صرف اول سے یا صرف دوسرے سے کلام کیا تو حانث نہ ہو گا (کافی) (اسی طرح پہلی صورت میں صرف دوسرے یا صرف تیسرے سے کلام کیا تو حانث نہ ہو گا (مترجم)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ ان خرجت من ھذہ الدار حتی اکلم الذی ھو فیھا فامرتہ طالق ولیس فی ھذہ الدار رجل، یعنی اگر میں اس گھر سے بغیر اس آدمی سے کلام کئے ہوئے نکل گیا جو اس گھر میں ہو تو میری بیوی کو طلاق ہے، اور حال یہ ہے کہ اس گھر میں کوئی آدمی نہیں تھا، اس قسم کھانے کے بعد قسم کھانیوالا اس گھر سے نکلا تو امام اعظمؒ کے نزدیک حانث نہ ہو گا (قاضی خاں)

اور اگر اپنی لونڈیوں سے کہا کہ جب جب میں تم میں سے کسی سے کلام کروں تو تم میں سے ایک کے سوا سب آزاد ہیں، پھر چار لونڈیوں سے بحالت صحت کلام کیا پھر تعین بیان کرنے سے پہلے مر گیا تو کل آزاد ہو جائیں گی (کافی)

کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر یہ بات تو فلاں سے کہے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر اس عورت نے وہ بات فلاں سے کہدی، لیکن ایسی عبارت میں کہا کہ اس فلاں نے اس کا مطلب کچھ نہ سمجھا تو بھی اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی، مثل اس شخص کے جس نے قسم کھائی تھی کہ وہ فلاں سے کلام نہ کرے گا پھر اس کے بعد اس سے ایسی عبارت کیساتھ کلام کیا جس کا مفہوم اس فلاں نے کچھ نہ سمجھا تو اس شخص کو حنث لازم ہو جاتا ہے، ایسا ہی یہاں بھی ہو گا (محیط)

(مترجم کہتا ہے کہ باندیوں سے کلام نہ کرنے والی مثال میں اگر سب دس باندیاں ہوں مثلاً تو سب کی سب مفت آزاد ہو جائیں گی، یہ مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے آزاد تو سب ہوں گی مگر سب پر سعایت لازم ہوں گی، یعنی اگر وہ اپنی مراد بیان کر دیتا تو فقط وہ ایک آزاد ہوتی، مراد بیان نہ کرنے کی وجہ سے سب آزاد ہو رہی ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ قسم کی وجہ سے حقیقت میں فقط ایک آزاد ہوئی اور بقیہ نو محض احتمال کی بنا پر آزاد شمار ہوئیں، لہذا ہر لونڈی میں دسواں حصہ قطعی آزاد اور نو حصے احتمال سے آزاد ہوئے کیونکہ عتق میں تجزیہ نہیں، لہذا ہر لونڈی کا $\frac{1}{10}$ ایک بٹا دس آزاد بلا سعایت ہو گا، یعنی مفت آزاد ہو گی اور بقیہ $\frac{9}{10}$ نو بٹا دس اپنی قیمت کا ہر لونڈی کما کر اپنے آقا کو دے گی، یہی معنی سعایت کے ہیں، یہی وہاں مراد ہے)

حجت (کتاب کا نام ہے) میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کسی چیز سے کلام نہ کروں گا، پھر اس کے بعد پتھر سے یا کسی حیوان سے، غرض انسان کے علاوہ کسی چیز سے کلام کیا تو حانث نہ ہو گا، البتہ اگر انسان سے کلام کرے گا خواہ وہ گونگا بہرا ہو یا سمجھدار بچہ ہو تو حانث ہو جائے گا، ہاں اگر ایسے بچہ سے کلام کیا جو بالکل

نا سمجھ ہو، تو حانث نہ ہوگا (تاتارخانیہ)

قسم توڑنے کے لازم ہونے کا ضابطہ

شمس الاسلام اوزجندی سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں کسی سے کلام نہ کروں گا، پھر اس کے بعد اس کے پاس ایک کافر اسلام لانے کے لئے آیا اور کہا کہ مجھے اسلام کی صفت بیان کردو اور کلمۂ اسلام پڑھادو، تو اب وہ شخص کیا کرے، تو شیخ شمس الاسلام نے جواب دیا کہ صفت اسلام اور ہر وہ چیز بیان کردے جس سے کافر مسلمان ہوجاتا ہے اور اس کے علاوہ دوسری کوئی بات نہ کرے تو حانث نہ ہوگا (محیط) لیکن اگر یہ اندازہ ہو کہ میرے کلام نہ کرنے سے اس کے اسلام لانے میں تاخیر ہوگی، کیونکہ میرے کلام نہ کرنے سے اس کو انقباض ہوگا تو ایسے وقت میں لازم ہے کہ قسم کو توڑ دے اور کفارہ ادا کردے، کیونکہ ایک آدمی کو مسلمان کردینا اپنی قسم پوری کرنے سے بدرجہا بہتر ہے، پس قاعدہ نکل آیا کہ قسم پوری کرنے سے شرعی اعتبار سے قسم توڑ دینا بہتر ہو تو قسم توڑ دینا جائز رہے گا۔

اور اگر قسم نہ توڑنے میں کوئی شرعی نقصان ہو، مثلاً کسی حرام کا ارتکاب لازم آرہا ہو یا کسی کی عاقبت خراب ہو رہی تو قسم کا توڑ دینا اور بعد میں کفارہ ادا کرنا واجب ہے (مترجم)

اگر کسی نے اپنی بیوی کو دیکھا کہ کسی غیر مرد سے باتیں کر رہی ہے اور اس پر اسے غصہ آگیا اور بیوی سے کہدیا کہ اگر تونے اس کے بعد کسی اجنبی مرد سے بات کی تو تجھ کو طلاق ہے، پھر اس کے بعد اس کی بیوی نے شوہر کے اپنے شاگرد سے بات کی جو اس کے لئے ایسا رشتہ دار نہیں تھا جس سے نکاح حرام ہوتا ہے بلکہ غیر محرم تھا یا کسی ایسے شخص سے بات کی جو اسی گھر میں رہتا تھا، جانا پہچانا تھا مگر عورت کا ذی محرم نہیں تھا یا اپنے کسی ایسے رشتہ دار سے بات کی جو ذی رحم تھا مگر محرم نہیں تھا تو وہ عورت ہر صورت میں مطلقہ ہوجائے گی (ظہیریہ)

عربی زبان میں معرفہ اور نکرہ کے اعتبار سے حکم میں فرق

اگر قسم کھائی کہ لا یکلم رجلاً یعنی میں ایک مرد سے بات نہ کروں گا پھر اس کے بعد کسی ایک مرد سے بات کرے اور کہے کہ میں نے اس کے سوا دوسرے مرد کو مراد لیا تھا تو تصدیق کریں گے اور حانث نہ ہوگا، بخلاف اس کے اس طرح قسم کھائے کہ لا یکلم الرجل یعنی میں مرد سے بات نہ کروں گا، تو یہ قسم جنس مرد پر واقع ہوگی یہاں تک کہ اگر کسی مرد سے بھی بات کرے گا تو حانث ہوجائے گا (محیط)

اگر قسم کھائی کہ میں اس جوان سے بات نہ کروں گا، اس کے بعد اس جوان کے بوڑھے ہونے کے بعد اس سے بات کی تو حانث ہوجائے گا (حاوی) اور اگر قسم کھائی کہ میں لڑکے سے بات نہ کروں گا پھر کسی بوڑھے سے بات کی تو حانث نہ ہوگا (محیط)

اور اگر قسم کھائی کہ مرد سے بات نہ کروں گا، پھر لڑکے سے بات کی تو حانث ہوجائے گا (ظہیریہ)

اور اگر قسم کھائی کہ میں نے عورت سے بات کی تو میرا غلام آزاد، پھر اس کے بعد کسی بچی سے بات کی تو حانث نہ ہوگا، اور اگر کہا کہ اگر میں نے عورت سے نکاح کیا تو میرا غلام آزاد ہے پھر لڑکی سے نکاح کیا تو غلام آزاد ہوجائے گا، اور حانث ہوجائے گا، اس لئے کہ بچپنا کلام کرنے سے مانع ہوتا ہے، لہٰذا اس قسم میں

لڑکی عادتاً مراد نہ ہوگی، اور نکاح لڑکی سے بھی ہوتا ہے، لہٰذا قسم میں وہ بھی مراد ہو جائے گی (بحرالرائق)

انسانی عمروں کے الگ الگ نام اور ان کے احکام

اور اگر قسم کھائی کہ میں کلام نہ کروں گا نہ مرد سے نہ جوان سے نہ بوڑھے سے، یعنی ان میں سے کسی سے کلام نہ کرنے کی قسم کھائی، تو ہم کہتے ہیں کہ شریعت میں غلام ایسی عمر کے مرد کا نام ہے جو قریب بلوغ ہو یہاں تک جب بالغ ہو جائے گا تو شاب کہا جائے گا اور اس کو فتیٰ (جوان) بھی کہتے ہیں، اور امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ شاب کا لفظ پندرہ برس کی عمر سے لے کر تیس برس تک پر بولتے ہیں بلکہ جب تک درازی عمر کی وجہ سے بالوں پر سرخی غالب نہ ہو اس وقت تک بولتے ہیں اور کہل (بوڑھاپا) تیس برس سے لے کر پچاس برس تک پر بولتے ہیں اور پچاس برس سے زیادہ کو شیخ کہا جاتا ہے، اور پندرہ برس سے کم کو شاب نہیں کہتے، اور تیس برس سے کم کو کہل نہیں کہلاتا، اور پچاس برس سے کم کا شیخ نہیں کہلاتا، اور اس کے درمیان کی عمر میں بالوں کی سرخی کا بھی اعتبار ہے، اور قدوری میں امام ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ شاب پندرہ برس سے لے کر پچاس برس تک کا کہلاتا ہے، لیکن اگر بالوں کی سرخی اس پر اس سے پہلے غالب ہو جائے تو شاب نہیں کہلائے گا اور کہل تیس برس سے آخر عمر تک ہوتا ہے اور شیخ پچاس برس سے زیادہ عمر کا کہلاتا ہے، پس اس روایت کی بنا پر پچاس برس سے زیادہ عمر والے کو امام ابو یوسفؒ نے شیخ بھی قرار دیا اور کہل بھی، اور وصایا النوازل میں امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ تیس برس کا شخص کہل ہے! نیز انھیں سے یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص تینتیس برس یا اس سے زیادہ کا ہو وہ کہل ہے، پھر جب پچاس برس کا ہو جائے تو وہ شیخ ہے اور نوادر ابن سماعہ میں لکھا ہے کہ کہل تیس برس سے لے کر چالیس برس تک ہوتا ہے اور شیخ وہ ہے جس کی عمر پچاس سے زیادہ ہو جائے، اگرچہ اس کے بال سفید نہ ہوئے ہوں اور اگر چالیس برس سے عمر زیادہ ہو اور بال کثرت سے سفید ہو گئے ہوں، یعنی نصف سے زیادہ تو وہ بھی شیخ ہے، اور اگر نصف سے زیادہ سیاہ ہوں تو وہ شیخ نہیں ہے، اور امام محمدؒ سے مروی ہے کہ غلام وہ ہے جس کی عمر پندرہ برس سے کم ہو، اور شاب و فتیٰ وہ ہے جس کی عمر پندرہ برس یا زیادہ کی ہو، یہاں تک کہ جب چالیس برس کا ہو جائے گا تو اس وقت سے ساٹھ برس تک کہل ہوگا، لیکن اگر بالوں میں سفیدی پہلے ہی غالب آ جائے تو غلبہ کے وقت ہی سے شیخ شمار ہوگا اگرچہ عمر پچاس برس تک کی بھی نہ ہوئی ہو مگر کہل چالیس برس سے پہلے نہ ہوگا، اور جب تک عمر چالیس برس سے بڑھ نہ جائے شیخ نہ ہوگا، مترجم کہتا ہے کہ یہی تفصیل ہمارے دیار کے عرف کے موافق ہے، لیکن اس قسم کے محاورات کا اس قسم کے معاملہ کے اندر شریعت میں دخل نہیں ہے اور اگر قسم کھائی کہ بنی فلاں کے یتیموں سے یا بنی فلاں کے ارامل سے یا بنی فلاں کے غیر شادی شدہ مردوں اور عورتوں سے یا بنی فلاں کی بیوہ عورتوں سے بات نہ کروں گا تو اس قسم کی قسم میں یتیم وہ شخص کہلائے گا جس کا باپ مر گیا ہو اور وہ چھوٹا نابالغ ہو، یہاں تک کہ جب بالغ ہو جائے گا تو ہم اس کو یتیم نہیں کہیں گے، امام محمدؒ نے کتاب (مبسوط) میں ایسا ہی ذکر فرمایا ہے اور امام محمدؒ کا قول تحقیق لغات کے بارے میں حجت ہے

ارملہ، ایمہ، ثیبہ، کے معنی کی تحقیق

اور ارامل جمع ارملہ کی ہے، اور ارملہ ہر ایسی فقیر بالغہ محتاج عورت کو کہتے ہیں جس کو اس کے شوہر نے الگ کر دیا ہو، خواہ اس کے

ساتھ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو، پس یہ نام ایسی ہی عورت کے ساتھ خاص ہے، امام محمدؒ نے کتاب (مبسوط) میں اسی طرح بیان فرمایا ہے، اور ایم ہر ایسی عورت کو کہتے ہیں جس سے جماع کیا گیا ہو خواہ نکاح سے یا زنا سے اور حال یہ ہو کہ اس کے شوہر نے اس کو جدا کر دیا ہو، عام اس سے کہ وہ مالدار ہو یا غریب ہو یا چھوٹی نابالغ ہو یا بڑی اور بالغ ہو، امام محمدؒ نے کتاب مبسوط میں جس کو ابھی ذکر کیا ہے، اور ثیب ہر ایسی عورت کو کہتے ہیں جس سے جماع کر لیا گیا ہو خواہ حلال طریقہ سے یا حرام طریقہ سے، خواہ اس کا شوہر موجود ہو یا موجود نہ ہو، یا نابالغہ ہو یا بالغہ، خود مالدار ہو یا غریب ہو، اس معنی کو بھی امام محمدؒ نے ذکر فرمایا ہے۔ (ذخیرہ)

بعض اور عربی اور غیر عربی محاورات کا فرق

اگر کسی نے عربی میں کہا ان کلمتک الا ان تکلمنی او الی ان تکلمنی او حتی ان تکلمنی فکذا یعنی اگر میں نے تجھ سے کلام کیا مگر یہ کہ تو مجھ سے کلام کرے، یا تا آنکہ تو مجھ سے کلام کرے، یا یہاں تک کہ تو مجھ سے کلام کرے تو چنیں و چناں (مثلاً یہ کہ تو پھر میرا غلام آزاد یا میری بیوی کو طلاق) ان جملوں کے کہنے کے بعد دونوں نے ایک دوسرے کو ایک ہی ساتھ کلام کیا امام محمدؒ کے نزدیک قسم کھانے والا حانث ہو جائے گا اور بیان کردہ جزا مرتب ہو جائے گی اور امام ابو یوسف کے نزدیک حانث نہ ہوگا (قاضی خاں)

اگر دو آدمی مکہ جانے کے لئے نکلے پھر ان میں سے ایک نے دوسرے کے بارے میں قسم کھائی کہ میں اس سے کلام نہ کروں گا، یہاں تک کہ میں مکہ سے لوٹ آؤں، پھر اس کے بعد دونوں درمیان ہی سے لوٹ آئے اور قسم کھانے والے نے اس سے کلام کر لیا تو حانث ہو جائے گا اور یہ قسم مکہ پہنچکر لوٹنے پر واقع ہوگی، ہاں اگر دونوں کے درمیان آپس میں کوئی معاہدہ رہا ہو یا اور کوئی بات ایسی رہی ہو جس سے مکہ جا کر لوٹنا نہ سمجھا جاتا ہو تو یہ دوسری بات ہے، اس وقت میں حانث نہ ہوگا (عتابیہ)

اگر کسی شخص نے کسی دوسرے شخص سے کہا کہ اگر میں نے تجھ سے کلام کرنے میں، یا نکاح کرنے میں ابتدا کی تو میرا غلام آزاد ہے، اس کے بعد دونوں میں ملاقات ہوئی پھر دونوں نے ایک دوسرے پر ایک ہی ساتھ کلام کر دیا یا دونوں نے ساتھ ہی نکاح کر لیا تو حانث نہ ہوگا (کافی) اور قسم کھانے والے سے اس واقعہ کے بعد قسم بھی ساقط ہو جائے گی، یہاں تک کہ اب اس قسم کی وجہ سے کبھی بھی حانث نہ ہوگا، اس لئے کہ اس گفتگو کے بعد اب ابتدائے کلام قسم کھانے والے کی طرف سے واقع ہونے سے مایوسی ہو گئی اس واسطے کہ اب جو کلام قسم کھانے والے کی طرف سے پایا جائے گا وہ دوسرے کے کلام کے بعد ہی ہوگا، ابتداءً ہرگز نہ ہوگا، اور اگر کسی نے اپنی بیوی سے اس طرح کہا کہ اگر میں نے تجھ سے کلام کرنے میں پہل کی تو تجھ کو طلاق ہے، اسی طرح عورت نے بھی کہا کہ اگر میں نے تجھ سے کلام کرنے میں پہل کی تو میری لونڈی آزاد ہے، پھر اس کے بعد شوہر نے اس عورت سے کلام کیا تو اپنی قسم میں حانث نہ ہوگا، اسی طرح شوہر کے اس دوسرے کلام کے بعد عورت کے کلام کرنے سے عورت بھی حانث نہ ہوگی، کیونکہ اس صورت میں ان میں سے کسی نے پہل نہ کی اور اگر دونوں نے ایک ہی ساتھ اسی قسم کی قسم کھائی ہو تو دونوں کو چاہیے کہ دونوں ہر ایک دوسرے سے ایک ہی ساتھ کلام کر لیں اگر ایک ہی ساتھ کلام کر لیں گے تو دونوں میں سے کوئی حانث نہ ہوگا، اور اسی طرح اگر کسی دوسرے آدمی سے کہا

کہ اگر میں تجھ سے کلام کروں قبل اس کے کہ تو مجھ سے کلام کرے، تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کے بعد دونوں میں ملاقات ہوئی اور ہر ایک نے دوسرے کو ایک ہی ساتھ سلام کیا تو قسم کھانے والا اپنی قسم میں حانث نہ ہوگا (محیط)

چند آدمی ایک ہی مجلس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے، اسی اثنا میں ان میں سے ایک نے کہا کہ جس نے اس کے بعد کلام کیا اس کی بیوی کو طلاق، اس کہنے کے بعد خود اس کہنے والے ہی نے کلام کر لیا تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی (قاضی خاں)

امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کے درمیان ہیں محاورہ کے فرق کیوجہ سے حکم میں اختلاف

خزانۃ المفتیین میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ جس نے عبداللہ کے غلام سے کلام کیا اس کی بیوی کو طلاق ہے اور عبداللہ خود ہی قسم کھانے والا ہے اور یہ غلام بھی اسی کا غلام ہے، اور اس قسم کے بعد اس نے خود اپنے غلام سے کلام بھی کیا تو حانث ہو جائے گا (خلاصہ) ہاں اگر کوئی دوسرا آدمی اسی غلام سے کلام کرے تو حانث نہ ہوگا۔

اگر کسی آدمی نے کہا کہ واللہ میں فلاں شخص سے کلام نہ کروں گا استغفر اللہ ان شاء اللہ تعالیٰ، تو امام ابو یوسف کے نزدیک یہ استثناء صحیح ہوگا اور وہ حانث نہ ہوگا، اور یہ حکم از راہ دیانۃً ہے (اس لئے کہ ان کے یہاں کے محاورہ میں فقط استغفر اللہ کا لفظ فاصل نہیں شمار ہوتا، لیکن قضاءً تصدیق نہ کی جائے گی (قاضی خاں)

امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ قسم خدا کی میں کسی سے کلام نہ کروں گا، مگر فلاں یا فلاں سے تو اس کو اختیار ہوگا کہ چاہے دونوں سے کلام کرے یا محض ایک سے یعنی ان دونوں صورتوں میں حانث نہ ہوگا، خواہ دونوں سے مجتمعاً کلام کرے یا الگ الگ کلام کرے (شرح جامع کبیر للحصیری)

اگر کسی نے کہا کہ میں کسی سے کلام نہ کروں گا مگر بصری شخص سے یا کوفی شخص سے پھر اس کے بعد اس نے بصرہ کے رہنے والے سے یا کوفہ کے رہنے والے سے یا دونوں سے کلام کر لیا تو حانث نہ ہوگا، اسی طرح کوفہ کے تمام آدمیوں سے یا بصرہ کے تمام آدمیوں سے یا دونوں جگہ کے تمام آدمیوں سے کلام کر لیا تو بھی حانث نہ ہوگا، اور اگر کسی نے کہا کہ واللہ میں کسی آدمی سے کلام نہ کروں گا، لیکن ان دو آدمیوں میں سے ایک آدمی سے تو اس صورت میں ان دونوں آدمیوں میں سے ایک ہی آدمی مستثنیٰ ہوگا حتیٰ کہ اگر ان میں سے فقط ایک سے کلام کیا تو حانث نہ ہوگا اگر دونوں سے کلام کر لیا تو حانث ہو جائے گا۔

اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں کسی سے کبھی کلام نہ کروں گا لیکن دو مردوں میں سے ایک سے خواہ کوفی ہو یا بصری، یا اس طرح قسم کھائی کہ میں کسی سے کلام نہ کروں گا لیکن ان دو میں سے ایک سے کوفی ہو یا بصری پھر اس کے بعد اس نے ایک کوفی یا ایک بصری سے کلام کر لیا، یا دونوں سے کلام کر لیا تو حانث نہ ہوگا (محیط) (مترجم کہتا ہے کہ ہماری زبان کے عرف کے مطابق اس حکم میں تامل ہے، واللہ اعلم بالصواب)

اور اگر قسم کھائی کہ واللہ میں کسی سے کلام نہ کروں گا، لیکن کوفہ کے ایک آدمی سے پھر اس کے بعد اس نے کوفہ کے دو آدمیوں سے کلام کر لیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ واللہ میں کسی سے کلام نہ کروں گا مگر کوفی مرد سے تو کوفہ کے تمام مردوں سے بھی کلام کرنے میں حانث نہ ہوگا (شرح جامع کبیر للحصیری)

زید اور عمرو دونوں نے اپنے ایک مشترکہ باندی کے بچہ کے بارے میں ایک ہی ساتھ نسب کا دعویٰ کیا اور قاضی نے دونوں سے اس بچہ کے نسب کا حکم دیدیا پھر اس کے بعد خالد نے کہا کہ اگر میں نے زید کے بچہ سے کلام کیا تو میرا غلام آزاد ہے، اور بکر نے کہا کہ اگر میں نے عمرو کے بچہ سے کلام کیا تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کے بعد دونوں نے اسی مذکور بچے سے کلام کر لیا تو دونوں حانث ہو گئے۔ (قاضی خاں)

ایسی باتیں جن سے بغیر قسم کھائے ہوئے بھی قسم منعقد ہو جاتی ہے

شیخ نجم الدینؒ سے دریافت کیا گیا کہ زید نے کہا کہ اگر میں نے عمرو سے کلام کیا تو میں کفار کا شریک ہوں ان باتوں میں جو خداوند قدوس کے لائق نہیں ہیں مگر وہ خدا پر بہتان باندھتے ہیں، پھر اس کے بعد زید نے عمرو سے کلام کر لیا تو اب زید کے لیے کیا حکم ہے تو جواب دیا کہ زید پر کفارۂ قسم واجب ہوگا (ظہیریہ) مترجم کہتا ہے کہ غیر عربی زبان میں بھی ایسا کلام قسم کے حکم میں ہوگا۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں عمرو سے کلام نہ کروں گا پھر عمرو نے اس کو کوئی خوشخبری دی جس پر اس نے الحمد للہ کہا یا اس نے کوئی خبر بد سنائی جس پر اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا تو اس کہنے سے حانث نہ ہوگا (تاتارخانیہ) البتہ اگر خبر بد کی صورت میں اس نے عمرو سے یہ کہدیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تجھے دونوں کو محفوظ رکھیں تو حانث ہو جائے گا۔ (خلاصہ)

اگر کسی نے عمرو سے کہا کہ اگر میں نے تجھ سے کلام کیا تو مجھ پر گھر میں جانا حرام ہے، اس کے بعد کلام کر لیا پھر گھر میں داخل ہوا اور بکر سے کلام کیا تو اس پر ایک کفارۂ قسم واجب ہوگا، اور اگر اس طرح کہا ہو کہ اگر میں نے تجھ سے کلام کیا تو مجھ پر گھر میں جانا اور بکر سے کلام کرنا حرام ہے تو ایسی صورت میں دو قسمیں ہوں گی اور دو قسموں کے کفارے واجب ہوں گے (تاتارخانیہ بحوالہ جمع الجوامع)

اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو نے فلاں عورت سے کلام کیا تو تجھ کو طلاق ہے، اس کے بعد اس کی بیوی کپڑے دھو رہی تھی کہ وہ فلاں عورت آگئی اور کہا کہ تو تھک گئی ہوگی اور اس نے جواب دیا کہ نہیں اچھی ہوں یا جواب دیا کہ ہاں، تو یہ سب کلام ہے، اور وہ مطلقہ ہو جائے گی، خواہ یہ جواب سمجھ کر دیا ہو کہ یہ فلاں عورت ہے یا بے سمجھے دیا ہو (ظہیریہ)

سلام اور بات کے متحقق ہونے میں قاعدہ کلیہ

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ کوئی کلام یا خطاب اسی وقت متحقق ہوتا ہے جب آمنے سامنے ہو، چنانچہ اگر پیٹھ پیچھے کسی کو کوئی خطاب کیا جائے یا کوئی کلام کیا جائے تو اس پر کوئی حکم مترتب نہ ہوگا، مثلاً قسم کھائی کہ میں زید سے کلام نہ کروں گا، پھر زید کے پیٹھ پیچھے اس طرح کہا کہ او زید، یا غیبت میں اس طرح کہا کہ اے زید تم اچھے ہو تو خطاب یا کلام نہ ہوگا اور اس طرح کہنے سے حانث نہ ہوگا۔

اگر زید نے عمرو سے کہا کہ اگر تو نے مجھے خبر دی کہ فلاں شخص آگیا ہے تو میری بیوی کو طلاق ہے یا مثلاً میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کے بعد عمرو نے اس کو فلاں کے آجانے کی جھوٹی خبر دی تو بھی زید حانث ہو جائے گا اور اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا، بخلاف اس کے اگر زید نے اس طرح کہا ہے کہ اگر تو نے مجھے

فلاں کی آمد کی خبر دی تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کے بعد اس نے آمد کی جھوٹی خبر دی تو اس کا غلام آزاد نہ ہوگا اور اگر اس طرح کہا کہ اگر تو نے مجھے خبر دی کہ میری بیوی گھر میں ہے تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کو عمر نے جھوٹی خبر دی کہ تیری بیوی گھر میں ہے تو وہ حانث ہو جائے گا اور غلام آزاد ہو جائے گا، اور اگر اس طرح کہا کہ تو نے میری بیوی کے گھر میں ہونے کی خبر دی تو میرا غلام آزاد ہے، پھر عمر نے اس کو جھوٹی خبر دی تو غلام آزاد نہ ہوگا اور اگر اس طرح کہا کہ اگر تو نے بشارت دی کہ فلاں شخص آگیا ہے، یا یہ کہا کہ اگر تو نے مجھے فلاں کے آنے کی بشارت دی تو میرا غلام آزاد ہے، پھر مخاطب نے اس کو جھوٹی خوش خبری و بشارت دی تو قسم کھانے والا اپنی قسم میں حانث نہ ہوگا، اسی طرح اگر یہ کہا کہ اگر تو نے مجھے آگاہ کیا کہ فلاں شخص آیا ہے یا کہا کہ اگر تو نے مجھے فلاں کے آنے کی آگاہی دی تو میرا غلام آزاد ہے، پھر مخاطب نے اس کو اس کی جھوٹی آگاہی دی تو بھی حانث نہ ہوگا اور اگر قسم کھانے والے کے آگاہ ہو جانے کے بعد اس فلاں نے اس کو اس عمر کی سچی خبر دی یا سچی آگاہی دی تو بھی حانث نہ ہوگا، ہاں اگر اس نے اس طرح قسم کھائی ہو کہ اگر تو نے مجھے خبر دی، پھر اس کے بعد قسم کھانے والے کے آگاہ ہونے کے بعد اس نے اس کو خبر دی تو اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر قسم کھانے والے نے اپنے اس قول میں یہ نیت کر لی ہو کہ تو نے مجھے خبر دی تو آگاہ ہونے کے بعد مخاطب کے آگاہ کرنے سے بھی حانث ہو جائیگا اور اگر قسم کھائی کہ اگر تو نے مجھے لکھا کہ فلاں آیا ہے تو میرا غلام آزاد ہے، پھر مخاطب نے اس کو جھوٹ ہی اس طرح لکھ دیا تو وہ حانث ہو جائے گا، خواہ اس کا لکھا ہوا خط اس تک پہنچے یا نہ پہنچے، اور اگر اس طرح کہا اگر تو نے مجھے فلاں کے آنے کو لکھا تو میرا غلام آزاد ہے پھر اس نے جھوٹ لکھ دیا تو حانث نہ ہوگا، ہاں اگر اس صورت میں مخاطب نے اس کو لکھا کہ فلاں آگیا ہے اور حال یہ ہے کہ فلاں مذکور اس کے لکھنے سے پہلے آچکا تھا مگر مخاطب کو معلوم نہ تھا تو قسم کھانے والا حانث ہو جائے گا۔

بعض وہ صورتیں جس میں عمل بھی کلام کے حکم میں ہوتا ہے

امام محمدؒ نے زیادات میں لکھا ہے کہ اگر زید نے قسم کھائی کہ میں عمر کا بھید کبھی ظاہر نہ کروں گا، پھر زید نے عمر کے ایک خط کی خبر دی، جو عمر نے زید کو لکھا تھا یا اس کے کسی کلام کی خبر دیدی یا کسی نے پوچھا کہ آیا عمر کا یہ بھید ہے اور زید نے محض سر ہلا دیا تو زید اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کے بھید کا افشا، اور اظہار نہ کروں گا، یا فلاں سے اظہار نہ کروں گا یا قسم کھائی میں اس شخص کے بھید سے فلاں کو آگاہ نہ کروں گا، یا میں اس کے رہنے کی جگہ سے فلاں کو آگاہ نہ کروں گا یا قسم کھائی کہ میں فلاں کا بھید ضرور پوشیدہ اور مخفی رکھوں گا یا چھپائے رکھوں گا یا فلاں کو اس پر راہ نہ دوں گا پھر اس کے بعد ان میں سے کوئی بات کسی طرح پر ظاہر کر دی خواہ قول سے یا عمل سے یا کنایہ یا اشارہ سے ہر حال میں اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا اور اگر اس نے ان سب صورتوں میں یہ نیت کی ہو کہ میں کلام یا تحریر یا قاصد کے ذریعہ آگاہ نہ کروں گا، اشارہ کنایہ کی نیت نہ کی ہو تو کتاب (مبسوط) میں مذکور ہے کہ دیانۃً اس کی تصدیق کی جائے گی، اور اس میں شک نہیں کہ فیما بینہ و بین اللہ اس کے قول کی تصدیق ہو گی، مگر قضاءً عام مشائخ کے نزدیک تصدیق نہ کی جائے گی، پھر واضح رہے کہ اگر اس نے ایسی چیزوں کی قسم کھا کر اس سے نکلنے

کی راہ تلاش کی یا اس سے بچنے کا حیلہ تلاش کیا تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ اس آدمی سے یوں کہا جائے کہ ہم جگہوں کے نام لیتے ہیں یا بھیدوں کو بیان کرتے ہیں پس جو جگہ یا بھید فلاں کا نہ ہو اس پر تو انکار کرتا جا اور جب ہم فلاں کی جگہ یا بھیدوں کو بیان کردیں تو تم خاموش ہو جانا، یعنی انکار نہ کرنا پس جب اس نے ایسا کردیا اور وہ لوگ اس فلاں کی جگہ یا بھید سے واقف ہو گئے تو یہ شخص اپنی قسم میں حانث نہ ہوگا (مگر مترجم کہتا ہے کہ اگر قسم کھانے والا مضطر ہو اور پھر ایسا کرے تو یہ حکم ہے ورنہ حانث ہونے کے شبہ سے خالی نہیں ہوگا اور یہ شکل بھی کسی طرح پسندیدہ نہ ہوگی)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں عورت سے اپنی خدمت کا مطالبہ نہ کروں گا، پھر اس کو اپنی خدمت کے لئے اشارہ کیا تو یہ خدمت کا مطالبہ کرنا ہی ہوگا اور قسم میں حانث ہو جائے گا، اس لئے کہ اشارہ سے خدمت چاہنا متعارف ہے، خصوصاً بادشاہوں اور بڑے لوگوں میں، لہذا وہ حانث ہو جائے گا خواہ فلاں عورت نے اس کی خدمت کردی ہو یا نہ کی ہو،

بعض ایسے اعمال جو بواسطہ ہوتے ہیں مگر براہ راست و بلاواسطہ اعمال کے حکم میں ہوتے ہیں!

اگر قسم کھائی کہ فلاں کو فلاں کے بھید کی خبر نہ دوں گا، یا فلاں کو فلاں کے موجود ہونے کی جگہ سے خبر دار نہ کرونگا پھر خط یا قاصد کے ذریعہ سے ایسا کرے گا تو حانث ہو جائے گا، اگر قسم کھائی کہ فلاں کو ایسی بشارت نہ دوں گا پھر خط یا قاصد کے ذریعہ سے ایسی بشارت بھیجدی تو اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھانے والے سے اس طرح پوچھا گیا، آیا یہ بات ایسی ہے یا فلاں شخص فلاں جگہ موجود ہے، اس نے جواب میں کچھ نہیں کہا، اگر سر سے اشارہ کردیا تو یہ فعل خبر دینا یا بشارت دینا نہیں ہوگا اور وہ اپنی قسم میں حانث نہ ہوگا، اگر اس نے خبر دینے یا بشارت دینے میں مراد عام لی ہو کہ سر کے اشارہ سے ہو یا اور کسی طرح پر ہو، کسی طرح بھی نہ کرے گا تو دیانۃً و قضاءً اس کی تصدیق کرلی جائے گی، اور حانث شمار کرلیا جائے گا، اور اگر زید نے قسم کھائی کہ عمر کے واسطے مال کا اقرار نہ کروں گا، پھر زید سے پوچھا گیا کہ آیا تیرے عمر کا اس قدر مال ہے، جواب میں اس نے سر کے اشارہ سے کہا کہ ہاں تو اس کے باوجود وہ اپنی قسم میں حانث نہ ہوگا، اسی طرح اگر قسم کھائی کہ فلاں کے بھید کی بات نہ کروں گا تو خط لکھنے یا قاصد بھیجنے یا سر کے ذریعہ اشارہ کرنے سے حانث نہ ہوگا، لیکن اگر اس سے پوچھا گیا کہ آیا فلاں کا راز ایسا اور ایسا ہے یا فلاں شخص فلاں جگہ پر ہے اور اس نے سر کے اشارہ سے کہا کہ ہاں تو قسم میں حانث ہو جائے گا، اور بات نہ کرنا کہنے کے مثل تحدیث نہ کرنا اور گفتگو نہ کرنا بھی ہے، اور اگر کسی نے ان قسموں میں سے کوئی قسم کھائی پھر گونگا ہو گیا یہاں تک کہ زبان سے کلام کرنے پر قادر نہیں رہا تو اس کی یہ قسم اشارہ اور تحریر پر محمول ہو جائے گی یعنی اس کا اشارہ اور تحریر بھی کلام کرنے کے حکم میں ہو جائے گی مگر ایک چیز میں اور وہ یہ کہ اگر قسم کھائی کہ فلاں کے بھید کی بات نہ کروں گا یا فلاں کے بھید کی گفتگو نہ کروں گا، پھر گونگا ہو گیا تو اشارہ کرنے پر یا تحریر کرنے سے حانث نہ ہوگا، اور تمام ان صورتوں میں جس میں ہم نے اشارہ سے حانث ہونے کو لکھا ہے، اگر اشارہ کرنے والے نے دعویٰ کیا کہ میں نے اگرچہ اشارہ کیا ہے لیکن اس اشارہ سے میری نیت

اس امر کی نہیں تھی جس پر میں نے قسم کھائی ہے تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس کا یہ اشارہ فقط اسی بات کا جواب ہے جو اس سے دریافت کی گئی ہے تو قضاءً اس کی تصدیق نہ کی جائے گی مگر دیانۃً تصدیق کیجائے گی۔

عربی اور غیر عربی محاورہ کا ایک اور فرق

اگر کسی نے عربی میں کہا کہ لا اقول بفلان کذا، اور قرینہ سے یہ صیغہ (اقول) حال اور استقبال دونوں میں مشترک ہو یعنی ترجمہ دونوں طرح بنتا ہو (اس طرح پر کہ میں فلاں سے یہ بات نہ کہوں گا اور یا فلاں سے یہ بات نہیں کہتا ہوں) اور مراد فقط مستقبل لیا تو امام محمدؒ نے یہ مسئلہ جامع اور زیادات میں ذکر نہیں فرمایا، لیکن نوادر میں امام محمدؒ سے مروی ہے کہ یہی خبر نہ دوں گا، بشارت نہ دوں گا کے ہم معنیٰ ہے، یہاں تک کہ تحریر کرنے اور ایلچی بھیجنے سے حانث ہوگا اور اشارہ[1] کرنے سے حانث نہ ہوگا۔

اور اگر کسی نے عربی میں قسم کھائی کہ لا یدعو فلانًا، یعنی فلاں کو نہ بلاؤں گا پھر اس کو خط یا قاصد کے ذریعہ سے بلا لیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر بجائے لا یدعو کے لفظ لا یبلغ یا لا یذکر کا لفظ استعمال کیا ہے تو وہ ظاہر روایت میں حانث نہ ہوگا، مگر امام محمدؒ سے نوادر میں مذکور ہے کہ یہ الفاظ بھی بمنزلِ اخبار کے ہیں یہاں تک کہ خط اور قاصد کے ذریعہ سے تبلیغ اور تذکیر کرنے سے حانث ہو جائے گا، اگر کسی نے کہا کہ ای عبیدی بشرنی بکذا فھو حر، یعنی میرے جس غلام نے بھی مجھے اس چیز کی بشارت دی (کوئی چیز بھی ہو) تو وہ غلام آزاد ہے، پھر سب غلاموں نے اس کو ایک ساتھ بشارت دی تو سب آزاد ہو جائیں گے اور یکے بعد دیگرے بشارت دی تو فقط پہلا آزاد ہوگا، اور اگر غلاموں میں سے کسی ایک نے قاصد کے ذریعہ بشارت بھیجی تو اگر اس قاصد نے اس بشارت کو بھیجنے والے کی طرف منسوب کیا اور منسوب کر کے بشارت دی تو بھیجنے والا غلام آزاد ہو جائے گا، اور اگر قاصد نے بھیجنے والے کی طرف منسوب نہ کیا بلکہ اپنی خبر دے کر بیان کیا تو وہ غلام آزاد نہ ہوگا (محیط) اگر کسی شخص نے کہا کہ اگر تو نے مجھے خبر دی کہ یہ ہنفر سوتا ہے یا مرد عورت ہے تو ایسا اور ایسا، پھر اس کے بعد مخاطب نے اس کو ایسی خبر دیدی تو حانث ہو جائے گا، اس لئے کہ شرط پائی گئی، اور اگر اس نے اس طرح کہا ہو کہ اگر تو نے مجھے آگاہ کیا یا بشارت دی تو ایسا اور ایسا تو اس صورت میں حانث نہ ہوگا (تاتارخانیہ) اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کو نہ لکھوں گا، پھر دوسرے شخص کو حکم دیا اور اس نے لکھدیا تو حانث ہو جائے گا (بدائع)

امام محمد اور ہارون رشید کے درمیان ایک واقعہ

ہشام نے امام محمد سے روایت کی ہے کہ امام محمدؒ فرماتے تھے کہ ہارون رشید نے مجھ سے یہی مسئلہ پوچھا تو میں نے جواب دیا کہ اگر یہ قسم کھانے والا سلطان ہو یا بادشاہ ہو یا ایسا شخص ہو جو رواج کے مطابق خود نہیں لکھا کرتا تو لکھنے کا حکم دینے کے بعد حانث ہو جائے گا (بدائع)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ قرآن میں سے کوئی سورہ نہ پڑھے گا پھر اس نے فقط نظر سے اس سورہ کو اوّل سے

---

[1] لیکن اگر عربی محاورہ میں یہ استعمال اشارہ کو بھی شامل ہوتا ہو تو حانث ہو جائے گا (مترجم)

آخیر تک دیکھا تو بالاتفاق حانث نہ ہوگا، اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کا خط یا فلاں کی کتاب نہ پڑھوں گا، پھر اسکے بعد اس کا خط یا کتاب اول سے آخر تک دیکھا اور جو مضمون اس میں تھا سمجھ لیا تو امام ابو یوسفؒ کے قول میں حانث نہ ہوگا کیونکہ پڑھنا نہیں پایا گیا اور فتویٰ اسی پر ہے۔ اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کی کتاب نہ پڑھوں گا پھر فلاں کی کتاب سے اگر ایک سطر پڑھی تو حانث ہو جائے گا، اور اگر فقط آدھی سطر پڑھی تو حانث نہ ہوگا (قاضی خاں)

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں سورہ نہ پڑھوں گا، پھر اس کے بعد اس سورہ کو پڑھا اور فقط ایک حرف چھوڑ دیا تو حانث ہو جائے گا، لیکن اگر ایک بڑی آیت پوری چھوڑ دی تو حانث نہ ہوگا (بدائع) قال المترجم فیہ نظر فتدبر۔ اور اگر قسم کھائی کہ یہ شعر نہ پڑھوں گا پھر نصف بیت پڑھی تو حانث نہ ہوگا، امام محمدؒ سے مروی ہے کہ اگر فارسی آدمی نے قسم کھائی کہ میں سورۂ فاتحہ عربیت کے قاعدے سے نہ پڑھوں گا، پھر اس نے لحن کے ساتھ پڑھا تو حانث نہ ہوگا، ہاں اگر وہ آدمی فصیح شمار ہو چکا ہو تو حانث ہو جائے گا۔

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کتاب نہ پڑھوں گا تو منتقی میں لکھا ہے کہ یہ قسم ہر ایسی تحریر پر واقع ہوگی جو نمایاں ہو، مثلاً سفید کاغذ پر یا کسی چیز پر سیاہی سے لکھا ہو یا کسی اور رنگ سے لکھا ہو اور اگر اس نے محض کاغذ کی تحریر مراد لی ہے جیسی عام لوگوں کے پاس ہوتی ہے تو دیانۃً اس کی تصدیق ہوگی، قضاءً تصدیق نہ ہوگی (محیط)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ آج کے دن قرآن نہ پڑھوں گا، پھر اس نے نماز وغیرہ میں پڑھ لیا تو حانث ہو جائے گا اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ رکوع یا سجدہ نہ کروں گا پھر اس نے نماز وغیرہ میں ایسا کر لیا تو حانث ہو جائیگا اگر کسی نے قسم کھائی کہ قرآن نہ پڑھوں گا پھر اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو اگر وہ بسم اللہ پڑھی جو سورۂ نمل میں ہے تو حانث ہو جائے گا، اور اگر زبانی پڑھا اور اس بسم اللہ کی نیت نہیں کی جو سورۂ نمل میں ہے تو حانث نہ ہوگا خواہ کوئی نیت نہیں کی ہو، یا سورۂ نمل کے علاوہ اور جو بسم اللہ ہے اس کی نیت کی ہو اس لئے کہ لوگ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تبرک کے واسطے بھی پڑھا کرتے ہیں اور اس طرح پڑھنا جائز ہے اور یہ پڑھنا قرآن پڑھنا نہیں کہلاتا (فتاویٰ قاضی خاں)، اور اگر کسی نے اس طرح قسم کھائی (قرآن نہ پڑھوں گا) تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ فرض نماز

لہ مترجم کہتا ہے کہ یہ حکم عربی زبان کے محاورہ کے اعتبار سے ہے اور ہماری زبان کے محاورے کے اعتبار سے اس میں تامل ہے، اس لئے کہ عرف عام میں اس طرح دیکھنے کو بھی پڑھنے کے حکم میں سمجھتے ہیں اور کلام کی ترجمانی میں عرف عام کا اعتبار ہوتا ہے ۱۲

لہ قال المترجم، اردو زبان میں قضاءً بھی تصدیق ہوگی ۱۲

لہ مترجم کہتا ہے کہ اور سورتوں میں سے کسی ایک جگہ بسم اللہ جزء سورہ ہو کر جزء قرآن ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک خصوصیت سے سورۂ فاتحہ کا جزء ہے لہٰذا اگر کسی سورہ کا جزء سمجھ کر پڑھے گا تو حانث ہو جائے گا ۱۲ قال المترجم، اس حیلہ سے فقط فرض نمازیں ادا کر سکے گا اور غیر فرض یعنی (سنت و تر وغیرہ) کی ادائیگی رہ جائے گی جس سے گناہ ہوگا یا پڑھ کر حانث ہوگا، لہٰذا اس حیلہ سے اچھا یہی ہے کہ پڑھ کر توڑ دے ۱۲

اور اگر

جماعت سے پڑھے، اگر کوئی رکعت اس سے جاتی رہی جس کو اسے تنہا پڑھنا پڑا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر عورت نے ایسی قسم کھائی ہے تو وہ اپنے شوہر کے پیچھے نماز پڑھ لے یا اپنے کسی محرم کے پیچھے پڑھے (محیط) اور اگر رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں وتر ادا کرنا چاہے تو جو شخص وتر پڑھتا ہو اس کی اقتدا کرے (قاضی خاں)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ قرآن کی قرأت یا قرآن کی تلاوت نہ کروں گا پھر اس نے سورۂ فاتحہ بطور دعا یا ثنا کے پڑھی تو حانث نہ ہوگا (ظہیریہ) اور اگر اس نے قسم کھائی کہ اگر میں نے قرآن کی ہر سورۃ پڑھی تو مجھ پر ایک درہم صدقہ کرنا واجب ہے، تو امام محمدؒ کے نزدیک یہ قسم پورا قرآن پڑھنے پر واقع ہوگی (قاضی خاں)

اگر کسی نے کہا کہ اگر تو چاہے تو مجھ پر قسم ہے، اس نے جواب میں کہدیا کہ میں نے چاہا تو اس پر قسم لازم آجائیگی اور یہ قول مثل اس قول کے ہے جو کسی نے کہا کہ اگر میں نے فلاں سے کلام کیا تو مجھ پر قسم ہے۔ (محیط)

شیخ نجم الدین سے پوچھا گیا کہ ایک شخص سے اس کی بیوی کے رشتہ داروں نے اس کی بیوی کی طلاق کی قسم لی کہ وہ اس عورت پر کوئی جرم یا تہمت نہ رکھے، مثلاً اس طرح سے کہلوایا کہ اگر میں اس عورت پر تہمت رکھوں یا کوئی جرم عائد کروں تو اس کو طلاق ہے، پھر اس طرح قسم لینے کے بعد اس نے یہ قسم کھائی، اس کے بعد عورت سے کہا کہ خدا جانتا ہے کہ تو نے کیا کیا ہے، تو آیا اس کہنے سے بیوی پر طلاق ہوگی یا نہیں تو فرمایا کہ نہیں (ظہیریہ)

قسم میں ہر قید کا لحاظ کرنا ضروری ہوتا ہے

اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں فلاں کے گھر جاؤں اور اس سے کلام کروں تو تجھ کو طلاق، پھر اس کے بعد اس کے گھر نہیں گیا لیکن کسی اور جگہ اس سے باتیں کیں تو حانث نہ ہوگا، اگر کسی نے کہا کہ اگر فلاں کے گھر جاؤں اور اس سے کلام نہ کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور باقی صورت مسئلہ اسی طرح ہو جیسے اوپر مذکور ہوئی تو حانث ہو جائے گا اور اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی، ایسا ہی فتویٰ شمس الاسلام حلوائی اور رکن الاسلام سغدی کا ہے (محیط)

ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں اپنے بھائی کو کسی کام کا حکم نہ کروں گا، اگر میں اس کو کسی کام کا حکم کروں تو ایسا اور ویسا، پھر کسی آدمی کے ہاتھ اس بھائی کے پاس کوئی مال بھیجا اور یہ کہا کہ تم میرے بھائی سے کہنا کہ اس کو فروخت کردے تو اگر اس آدمی نے اس کے بھائی سے جا کر اس طرح کہا کہ تمہارا بھائی کہتا ہے کہ تم اس کو فروخت کردو یا تمہیں اس کے فروخت کرنے کا حکم دیتا ہے تو حانث ہو جائے گا[۱]

کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر آج تو نہ کہے گی کہ فلاں نے تجھ کو کیا کہا ہے تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے اس طرح پر کہا جو سنائی نہیں دیا یا مرد نے نہیں سنا تو عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی، لیکن اگر مرد نے اس طرح کہا ہو کہ اگر آج تو نے مجھ سے نہ کہا اور بقیہ سب صورت مسئلہ بدستور ہو تو طلاق ہو جائے گی (خلاصہ)

زید نے عمر کے سامنے باتوں کے اندر اپنی بیوی کی طلاق کی قسم کھائی کہ میں نے تیرا عیب کسی سے نہیں کہا ہے حالانکہ وہ اپنی بیوی سے کہہ چکا تھا، مثلاً یہ کہ عمر شراب پیتا تھا، یا شراب فروخت کرتا تھا یا ایسے بیہودہ کام کرتا تھا کہ جن کا ذکر فضول ہے مگر اب اس نے توبہ کر کے خدا کی طرف رجوع کر لیا ہے تو اسکی بیوی پر طلاق واقع ہو جائیگی

---

[۱] اور اگر بھائی کی طرف نسبت کر کے نہ کہے بلکہ اپنی طرف سے کہے کہ اس کو بیچدو تو حانث نہ ہوگا۔ (مترجم)

دن اور مہینہ سے متعلق قسم کھانے کے احکام

کسی نے قسم کھائی کہ میں ایک مہینہ کلام نہ کروں گا تو یہ قسم پورے تیس دن اور تیس رات پر واقع ہوگی، اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس مہینہ فلاں سے کلام نہ کروں گا تو یہ قسم صرف انھیں دن اور رات پر واقع ہوگی جو اس مہینہ میں باقی ہوں (تیس دن اور رات پورے شمار ہونا ضروری نہیں) (سراج وہاج)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس سال فلاں سے کلام نہ کروں گا تو یہ قسم محض سال کے باقی ماندہ مدت پر واقع ہوگی (یعنی پورے بارہ مہینہ شمار کرنا ضروری نہ ہوگا بلکہ جتنے مہینے اور دن سال پورے ہونے میں باقی ہوں گے وہی مراد ہوں گے اور سال قمری شمار ہوگا جو محرم سے شروع ہوتا ہے (بدائع)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ ایک مہینہ کلام نہیں کروں گا تو جب سے قسم کھائی ہے اسی وقت سے کلام نہ کرنے پر قسم واقع ہوگی)، اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ اگر میں اس شخص سے ایک مہینہ ترک کلام کروں تو میری بیوی کو طلاق ہے تو اس صورت میں بھی مہینہ کا شمار اسی وقت سے ہوگا جب سے قسم کھائی ہے (کافی)

عربی اور عربی محاورہ کا ایک اور فرق

اگر کسی نے قسم کھائی کہ لا یکلمہ اشہرا یعنی میں چند مہینہ کلام نہیں کروں گا تو امام اعظمؒ کے نزدیک یہ قسم کم سے کم تین مہینہ پر واقع ہوگی (شرح طحاوی) (مترجم کہتا ہے کہ ہماری زبان میں چونکہ جمع کا اطلاق دو پر بھی ہوتا ہے اس لئے امام کے قول پر قیاس کرکے یہ قسم دو مہینہ پر واقع ہوگی اور یہی حکم جمع کے تمام صیغوں پر ہوگا)

اور اگر کسی نے عربی میں قسم کھائی لا یکلمہ الشہور یعنی میں فلاں سے بہت مہینے کلام نہ کروں گا تو امام اعظمؒ کے نزدیک یہ قسم دس مہینہ پر واقع ہوگی، اور اسی طرح عربی میں قسم کھائی لا یکلمہ الجمعۃ والسنین یعنی میں اس سے بہت سے جمعہ اور بہت سے سال کلام نہ کروں گا تو اس صورت میں بھی امام اعظمؒ کے نزدیک کم سے کم دس جمعہ اور دس سال مراد ہوں گے (ہدایہ)

یعنی عربی میں جمع قلت کے اوزان جو الف لام کے ساتھ ہوں ان سب کا بھی حکم یہی ہے جو جمع کثرت کا ہے اور اگر الف لام کے بغیر کہا ہو مثلاً یوں کہا ہو لا اکلمہ سنین (یعنی السنین نہیں کہا) تو بالاتفاق یہ قسم تین سال پر واقع ہوگی (بدائع)

اور اگر کسی نے عربی میں قسم کھائی لا اکلمہ، حیناً او زماناً، او لا یکلمہ الحین، او الزمان، تو یہ قسم چھ مہینہ پر واقع ہوگی، خواہ یہ قسم فعل نفی کے ساتھ کھائی ہو یا فعل مثبت کے ساتھ، مثلاً یوں کہا ہو لاصومن حیناً او زماناً، او الحین، او الزمان، اور یہ سب حکم اس وقت ہے جب قسم کھانے والا نے زمانہ کی کسی معین مقدار کی نیت نہ کی ہو، اور اگر اس نے کسی معین مقدار کی نیت کی ہو تو اس کی نیت کی تصدیق کی جائے گی، یہی حکم امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک لفظ دَہر کا بھی ہے، اگر لفظ دھر کو نکرہ استعمال کیا تو قسم چھ مہینہ پر واقع ہوگی بشرطیکہ زمانہ کی کسی معین مقدار کی نیت نہ کی ہو، ورنہ جیسی نیت کی ہو اس کی تصدیق کی جائیگی اور قسم اس کی نیت پر واقع ہوگی، اور امام اعظمؒ نے فرمایا ہے کہ میں دھر کو نہیں جانتا، لیکن واضح رہے کہ یہ اختلاف لفظ دھر کو نکرہ بولنے کی صورت میں ہے (فتح القدیر) لیکن اگر دھر کو معرف باللام استعمال کیا تو

بالاجماع اس سے تا ابد مراد ہوگا، یعنی ہمیشہ ہمیش (تبیین)
مترجم کہتا ہے کہ اردو زبان کے محاورہ میں معرفہ ونکرہ کا فرق اس طرح نہیں ہوتا بلکہ جس لفظ کے جو معنی عرف عام میں مشہور ہوں گے ایسا ہی حکم ہوگا، اگر کسی نے قسم کھائی کہ لا یکلمہ الاحایین او الازمنۃ تو وہ امام اعظم رح کے نزدیک یہ قسم چھ مہینہ کے دس مجموعہ پر واقع ہوگی، جس کے ساٹھ مہینے ہوں گے (سراج وہاج) اور اگر قسم کھائی کہ لا یکلمہ دھورا، تو امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کے قول پر چھ مہینے کے تین مجموعہ پر واقع ہوگی (سراج وہاج)
اگر کسی نے قسم کھائی کہ لا یکلمہ عمرا (بغیر الف اور لام) کے کہا تو امام ابو یوسف رح کے نزدیک ایک روایت میں لفظ حین کے مثل یہ قسم چھ مہینہ پر واقع ہوگی اور یہی روایت زیادہ ظاہر ہے۔

عربی کے بعض خصوصی محاورے

اور اگر قسم کھائی کہ لا یکلمہ حقبا، تو یہ قسم اسی برس پر واقع ہوگی اصل (مبسوط) میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ اول ماہ کلام نہ کروں گا تو مہینہ کا نصف اول گذرنے تک صادق آئے گا، اور امام ابو یوسف رح سے مروی ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ میں فلاں شخص سے اول ماہ، آخیر یوم میں اور آخیر ماہ کے اول یوم میں کلام نہ کروں گا تو یہ قسم پندرھویں و سولہویں تاریخ کو شامل ہوگی (خلاصہ)
ابن مقاتل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں اپنی ماں سے تین برس کلام نہ کروں گا، اگر میں کلام کروں تو میری بیوی کو طلاق، تو فرمایا کہ اس شخص کو چاہیئے کہ وہ کسی کو اپنی ماں کے پاس بھیجکر درخواست کرے کہ وہ اس پر راضی ہو جائے اور اس کو اجازت دیدے کہ وہ کلام نہ کرے تاکہ یہ شخص قسم پوری کرلے (حاوی) فتاوی نسفی میں لکھا ہے کہ اگر فارسی زبان میں کسی نے کہا کہ "اگر با فلاں گویم خدائے را بر من یک سالہ روزہ"، تو اس کے کلام کرنے سے کچھ لازم نہ آئے گا، ہاں اگر اس طرح کہا کہ "بر من یکسالہ روزہ" تو کلام کرنے سے ایک سال کے روزے اس پر لازم آجائیں گے (خلاصہ)
تدریج میں امام محمد رح سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ لا اکلم الیوم سنتا او شھرا! یعنی میں آج کے دن ایک سال تک یا ایک مہینہ تک کلام نہ کروں گا تو اس شخص پر لازم ہوگا کہ ایک سال یا ایک ماہ میں جتنی دفعہ یہ دن آئے اس میں کلام نہ کرے (تاتارخانیہ)
اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے اپنے اس سال کلام نہ کروں گا، تو یہ کلام قسم کے وقت سے لے کر محرم کے چاند تک کلام نہ کرنے پر واقع ہوگا، پورے ایک سال پر نہ ہوگا (قاضی خاں) اور مجموع النوازل میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں نے تجھ سے ایک سال تک کلام کیا تو تجھ کو طلاق ہے، اے اللہ کی دشمن تو چلی جا تو اس کہنے سے اس پر طلاق ہو جائے گی، (محیط) منتقیٰ میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ میں تجھ سے اس مہینہ بھر مہینہ کے بعد کلام نہ کروں گا تو یہ قسم بمنزلہ اس قسم کے ہے کہ میں تجھ سے دو مہینہ کلام نہ کروں گا، اسی طرح اگر کہا کہ میں تجھ سے سال بھر بعد سال کے کلام نہ کروں گا تو یہ قسم بمنزلہ اس قسم کے ہے کہ میں تجھ سے دو سال کلام نہ کرونگا اگر کسی نے کہا کہ واللہ میں تجھ سے کلام نہ کروں گا ایک مہینہ بعد اس مہینہ کے تو اس کو اختیار ہوگا کہ اس مہینہ کلام کرے

(ذخیرہ) جامع میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں تجھ سے اس دن کلام نہ کروں گا جس دن میں فلاں آدمی آئے گا، پھر اس دن کے اول میں اس سے کلام کیا اور فلاں مذکور اس دن کے آخر میں آگیا تو یہ شخص اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا، اور فلاں مذکور شخص اول دن میں آگیا پھر اس کے بعد آخر دن میں اس سے کلام کیا تو عامہ مشائخ کے نزدیک حانث نہ ہوگا (محیط) اور یہی صحیح ہے (قاضی خاں)

مہینہ اور دن کے اعتبار سے قسموں کا حکم

اور اگر قسم کھائی کہ میں اس مہینہ میں جو فلاں کے آنے سے پہلے ہے تجھ سے کلام نہ کروں گا، پھر قسم کھانے والے نے اس مہینہ کے شروع میں اس سے کلام کیا اور فلاں مذکور اس مہینہ کے آخر میں آگیا تو یہ شخص قسم میں حانث ہو جائے گا، اگر کسی نے کہا کہ واللہ لا اکلمك شهراً قبل قدوم فلان یعنی میں قسم خدا کی فلاں کے آنے سے ایک مہینہ قبل تجھ سے کلام نہ کروں گا، پھر اس کے بعد اس سے کلام کیا جس کے پانچ روز بعد فلاں مذکور آگیا تو یہ شخص اپنی قسم میں حانث نہ ہوگا (محیط)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ واللہ میں تجھ سے ایک مہینہ کلام نہ کروں گا مگر ایک دن یا مع سوائے ایک دن کے تو یہ قسم کا دن اس کی نیت پر موقوف ہوگا، لیکن اگر اس کی کچھ نیت نہ ہو تو اس کو اختیار ہوگا کہ جس ایک دن کو چاہے کلام نہ کرنے کے واسطے منتخب کرے، اس لئے کہ اس نے ایک نکرہ دن کو مستثنیٰ کیا ہے، اور اگر اس نے اس طرح سے استثنا کیا تھا کہ میں تجھ سے ایک مہینہ کلام نہ کروں گا مگر مہینہ سے ایک دن کم تو یہ قسم انتیس دن پر واقع ہوگی اس لئے کہ کسی چیز کا نقصان نہیں مگر اس کے آخر سے (شرح جامع کبیر للحصیری)

اور قدوری کے آخر میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں اور فلاں سے ایک سال کلام نہ کروں گا مگر ایک دن، تو اگر اس نے ان دونوں سے ایک ہی دن کلام کیا تو حانث نہ ہوگا اور اگر ایک سے ایک دن اور دوسرے سے دوسرے دن کلام کیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر اس نے ایک ہی دن پہلے ایک سے کلام کیا پھر دوسرے سے کلام کیا تو حانث نہ ہوگا اور اگر اس نے ایک ہی دن پہلے ایک سے کلام کیا پھر دونوں سے کلام کیا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر اس نے ایک معرفہ دن کا استثنا کیا مثلاً الا الیوم کہا، پھر اس میں اس نے ایک سے کلام کیا اور دوسرے سے دوسرے دن کلام کیا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر قسم کھائی کہ میں دونوں سے ایک مہینہ کلام نہ کروں گا مگر ایک دن پس اگر اس نے کسی معین دن کی نیت کی ہو تو قسم اس کی نیت پر ہوگی، اور اگر اس کی نیت کچھ نہ ہو تو جس دن کو چاہے منتخب کرے (محیط) اور اگر کہا کہ جس روز کہ میں فلاں سے کلام کروں تجھ کو طلاق ہے تو یہ قسم رات اور دن دونوں پر واقع ہوگی، حتی کہ رات میں یا دن میں جس وقت کلام کرے گا حانث ہو جائے گا، ہاں اگر اس نے خاص طور سے محض دن دن کی نیت کی ہو تو اس کے قول کی قضاءً تصدیق کی جائے گی (کافی)

اگر کسی نے کہا کہ میں جس رات فلاں سے کلام کروں یا جس رات فلاں آوے تو تجھ کو طلاق ہے، پھر اس نے دن میں فلاں سے کلام کیا یا دن میں فلاں آیا تو اس کی بیوی کو طلاق نہ ہوگی، اس لئے کہ رات میں شب کی سیاہی کا نام ہے اور اس میں کوئی ایسا عرف نہیں ہے جو اس لفظ کو اس کے لغوی مقتضیٰ سے پھیرے حتی کہ اگر اس نے بجائے رات کے لفظ کے راتوں کا لفظ ذکر کیا تو یہ کلام مطلق وقت پر محمول ہوگا اس لئے کہ عوام کے عرف میں

اس لفظ (راتوں) کا استعمال مطلق وقت کے معنی میں ہوتا ہے (مثلاً اس طرح کہا کہ جن راتوں میں زید آئے گا تجھ کو طلاق ہے (بدائع) مترجم کہتا ہے کہ یہ فرق عربی زبان کی قسم میں درست ہوگا اور اردو میں صحیح نہ ہوگا اور کسی صورت میں محض وقت کے معنی مراد نہ ہوں گے۔

اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں نے فلاں سے کلام کیا تو تجھ کو طلاق ہے لیکن یہ کہ فلاں آجائے یا حتی کہ فلاں آجائے یا لیکن یہ کہ فلاں اجازت دیدے پھر اس قسم کھانے کے بعد فلاں کے آجانے یا اجازت دیدینے کے قبل کلام کیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر فلاں کے آجانے یا اجازت دیدینے کے بعد کلام کیا تو حانث نہ ہوگا، اسی طرح اگر یہ کہا کہ تجھ کو طلاق ہے اگر میں نے فلاں سے کلام کیا لیکن یہ کہ فلاں آجائے تو بھی یہی حکم ہے اور اگر فلاں مرجائے تو امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک یہ قسم ساقط ہو جائے گی (کافی) اگر کسی شخص سے کسی معین دن میں کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تو یہ قسم ان معین دنوں کے فقط دن ہی دن پر واقع ہوگی، اس قسم میں رات نہ داخل ہوگی (شرح طحاوی)

زبان اور عرف کے اعتبار سے قسم کے حکم میں فرق

اگر کسی نے عربی میں قسم کھائی لا یکلمہ الایام تو امام اعظمؒ کے نزدیک یہ قسم دس دن کلام نہ کرنے پر واقع ہوگی (ہدایہ) اور اگر اس طرح کہا لا یکلمہ ایامًا تو جامع میں مذکور ہے کہ یہ قسم فقط تین دن پر واقع ہوگی، اور اس میں کوئی اختلاف ذکر نہیں کیا، مترجم کہتا ہے کہ ہماری زبان کے عرف میں بھی اس عرف کے اعتبار کے مطابق حکم ہوگا، مثلاً کسی نے کہا کہ میں اس سے چند دن کلام نہ کروں گا تو یہ قسم تین دن پر واقع ہوگی اور اگر اس طرح کہا کہ اس سے روزہا روز کلام نہ کروں گا تو یہ قسم دس دن پر واقع ہوگی (مترجم)

اگر کسی نے عربی میں قسم کھائی کہ لا یکلمہ ایامًا کثیرۃ یعنی میں اس سے بہت دنوں کلام نہ کروں گا تو امام صاحب کے قیاس کے مطابق یہ قسم دس دن پر واقع ہوگی (بدائع) مترجم کہتا ہے کہ اردو محاورہ میں بھی یہی حکم ہے

اگر کسی نے کہا کہ ہر دن کہ جس میں میں تم سے کلام کروں مجھ پر ایک روپیہ صدقہ کرنا واجب ہوگا، پھر اس کے بعد اس سے دو دن کلام کیا تو دو مرتبہ حانث ہوگا اور دو روپیہ صدقہ کرنا واجب ہوگا، اور اگر اس طرح کہا کہ ہر دو دن کہ جس میں تجھ سے کلام کروں، پھر دو دن کلام کیا تو ایک ہی مرتبہ حانث شمار ہوگا اور ایک ہی روپیہ صدقہ کرنا واجب ہوگا (تاتارخانیہ)

اور اگر قسم کھائی کہ لا اکلم فلانا ایامہ ھذہ (یعنی میں فلاں سے اس کے ان دنوں میں کلام نہ کروں گا) تو امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ یہ قسم فقط تین دن کلام نہ کرنے پر واقع ہوگی اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ لا اکلم[۵] ایامہ یعنی بغیر ہذہ کے، تو یہ قسم تمام عمر پر واقع ہوگی (قاضی خاں)

اور اگر قسم کھائی کہ میں تم سے آج کے دن میں دس دن تک کلام نہ کروں گا، اور یہ دن سنیچر کا دن ہے تو یہ قسم فقط دو سنیچر پر واقع ہوگی، اس لئے کہ ایک سنیچر تو خود آج ہو ہی چکا، اب اس کے بعد دس دن میں فقط

۵ یعنی میں اس کے تمام ایام کلام نہ کروں گا، اس کے تمام ایام سے مراد عرف میں پوری زندگی ہوتی ہے ۱۲

ایک ہی سینچر آ سکتا ہے، لہٰذا ایک آج کا سینچر اور ایک آنے والا، بس یہ دو سنیچر مراد ہوں گے۔

اسی طرح اگر قسم کھائی کہ میں تم سے سینچر کے دن دو دن کلام نہ کروں گا، تو یہ قسم دو سنیچر پر واقع ہوگی، اس لئے کہ ایک سنیچر دو دن نہیں ہوتا، اور نہ دو سنیچر دو دنوں میں ہوتے ہیں لہٰذا معلوم ہو گیا کہ اس کلام سے مراد دو مرتبہ دو سنیچر میں کلام نہ کرنا ہے، اسی طرح اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں تم سے سینچر کے دن تین دنوں میں کلام نہ کروں گا تو یہ قسم تین سینچر کے دن کلام نہ کرنے پر واقع ہوگی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں (شرح جامع کبیر للحصیری)

اور اگر قسم کھائی کہ میں اس سے ایک دن سال بھر کلام نہ کروں گا یا یوں کہا کہ سال بھر ایک دن کلام نہ کروں گا پس اگر اس نے اس قسم کھانے میں کوئی معین دن مراد لیا ہے تو یہ قسم پورے سال میں اسی معین دن پر واقع ہوگی، اور اگر کوئی معین دن مراد نہیں لیا ہے تو ہر ہفتہ میں ایک دن پر واقع ہوگی، یہاں تک کہ اگر اس سے کسی ہفتہ میں ایک دن بھی کلام کر لیا تو حانث ہو جائے گا (عتابیہ)

اور اگر قسم کھائی لا اکلمک یوما۔ یا، لا اکلمک السبت یوما، تو اس کو اختیار ہے کہ جس دن چاہے کلام نہ کرنے کے لئے متعین کرلے (بدائع)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں سے دس روز تک کلام نہ کروں گا تو دسواں دن بھی قسم میں داخل رہے گا (قاضی خان)
اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں تم سے آج یا کل کلام نہ کروں گا، پھر اس سے آج یا کل کلام کر لیا تو حانث ہو جائیگا اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں اس سے کلام کرنا آج یا کل ترک کروں گا پھر اس کے بعد اس سے آج ہی کلام ترک کر دیا تو قسم میں سچا ہو گیا اور قسم ساقط ہو گئی، اب کل کلام ترک کرنا اس پر لازم نہیں رہا (عتابیہ) اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں اس سے کلام نہ کروں گا نہ آج اور نہ کل تو یہ قسم آج کے باقی ماندہ دن پر اور کل پورے دن پر واقع ہوگی اور درمیان کی رات قسم میں داخل نہ رہے گی (یہاں تک کہ اگر رات میں کلام کر لیا تو حانث نہ ہوگا) (بدائع)

قسم کے اندر دن اور رات دونوں مراد ہونے اور نہ ہونے کے مسائل

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس سے آج و کل و پرسوں کلام نہ کروں گا تو چونکہ یہ ایک ہی کلام ہے اس لئے تین روز تک مسلسل کسی وقت بھی اس سے کلام نہ کرنا ضروری ہوگا خواہ رات ہو یا دن (حتیٰ کہ اگر درمیانی راتوں میں بھی کلام کرلے گا تو حانث ہو جائے گا)

اور اگر اس طرح کہا کہ میں آج کے دن میں اور کل کے دن میں اور پرسوں کے دن میں کلام نہ کروں گا تو اس قسم کے اندر اس وقت تک حانث نہ ہوگا جب تک ہر اس دن میں کلام نہ کرے جس کو بیان کیا ہے حتیٰ کہ اگر اس سے محض درمیانی راتوں میں کلام کرلے گا تو بھی حانث نہ ہوگا (وجیز کردری)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں سے دو دن کے درمیان ایک دن کلام نہ کروں گا اور اس کی نیت میں کوئی خاص دن نہیں ہے تو امام محمدؒ سے مروی ہے کہ یہ قسم بمنزلہ اس قسم کے ہے جس کو ان لفظوں میں کھائی ہو کہ واللہ میں فلاں سے ایک دن کلام نہ کروں گا (محیط) اور اگر رات میں اس طرح قسم کھائی کہ میں فلاں سے ایک دن کلام نہ کروں گا تو یہ قسم رات کے اسی وقت سے آئندہ دن کے غروب آفتاب تک واقع ہوگی (عتابیہ) اور اس قسم کھانے کے بعد فجر کے طلوع ہونے سے پہلے بھی اس سے کلام کرلے گا تو صحیح یہ ہے کہ حانث ہو جائے گا (محیط) اور اگر دن میں

اس طرح قسم کھائی کہ میں اس سے ایک رات کلام نہ کروں گا، تو یہ قسم، قسم کھانے کے وقت سے لیکر صبح صادق کے طلوع ہونے تک پر واقع ہوگی (عتابیہ)

قسم کے اندر دن اور گھنٹوں کی مراد تعیین کرنے کا ضابطہ

اگر کسی نے تھوڑا سا دن چڑھے قسم کھائی کہ میں فلاں سے ایک دن کلام نہ کرونگا تو یہ قسم آج کے باقی دن اور پوری رات اور دوسرے دن کے اسی وقت تک جس میں قسم کھائی ہے کلام نہ کرنے پر واقع ہوگی، اسی طرح اگر رات میں قسم کھائی کہ میں اس سے ایک رات کلام نہ کروں گا تو یہ قسم اس باقی رات اور اگلے پورے دن اور دوسری رات کے اس وقت تک کلام نہ کرنے پر واقع ہوگی، پس جو دن درمیان میں آگیا ہے وہ بھی قسم میں داخل ہو جائے گا (بدائع)

اور اگر کسی نے کہا کہ واللہ میں تم سے ایک دن اور ایک دن کلام نہ کروں گا تو یہ قسم اور واللہ میں تم سے دو دن کلام نہ کروں گا دونوں حکم میں یکساں ہوں گی، اور جو رات ان دونوں دنوں کے درمیان واقع ہوگی وہ بھی قسم میں داخل ہوگی، اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں تم سے ایک دن اور دو دن کلام نہ کروں گا تو یہ قسم تیسرا دن پورا ہونے پر پوری ہوگی، اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں تم سے کلام نہ کروں گا نہ ایک دن اور نہ دو دن تو یہ قسم فقط دو دن پر واقع ہوگی، حتیٰ کہ اگر تیسرے دن اس سے کلام کرلیا تو حانث نہ ہوگا، اور منتقی میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے آدھی رات کو یا دن کے دوپہر کو قسم کھائی کہ میں تم سے دو رات کلام نہ کروں گا تو اس سے پرسوں اس وقت تک کلام ترک کرنے پر یہ قسم واقع ہوگی، اور اگر کسی نے اس طرح قسم کھائی کہ میں فلاں سے تیس دن کلام نہ کروں گا تو یہ قسم رات میں کھائی ہے تو یہ قسم قسم کھانے کے وقت سے لے کر تیسویں دن کے آفتاب غروب ہونے تک کلام ترک کرنے پر واقع ہوگی (محیط)

اور اگر دن کے کسی حصہ میں قسم کھائی ہے کہ واللہ میں آج اس سے کلام نہ کروں گا تو یہ قسم فقط اس دن کے باقی حصہ پر آفتاب غروب ہونے تک واقع ہوگی، اور اگر رات کے کسی حصہ میں قسم کھائی کہ میں اس روز اس سے کلام نہ کروں گا تو یہ قسم رات کے اس باقی حصہ سے لے کر دوسرے دن کے غروب آفتاب تک پر واقع ہوگی، اس درمیان میں کسی وقت بھی کلام کر لینے سے حانث ہو جائے گا (قاضی خاں) اگر دن میں قسم کھائی کہ میں آج کی رات کلام نہ کروں گا تو دن کا باقی حصہ قسم میں داخل نہ ہوگا بلکہ یہ قسم محض رات میں کلام نہ کرنے پر واقع ہوگی۔

اگر کسی نے اول رات میں قسم کھائی کہ میں آج کے دن اس سے کلام نہ کروں گا اور قسم کھانے والے کی کچھ نیت نہیں ہے تو یہ قسم باطل ہے، اور اگر آخر رات میں ایسی ہی قسم کھائی تو یہ قسم اگلے دن پر واقع ہوگی (منتقی) اور اگر قسم کھائی کہ واللہ میں فلاں سے ضرور کلام کروں گا اپنے دو دنوں کے ایک دن میں، یا قسم کھائی کہ میں ضرور سفر کو جاؤنگا اپنے دو دنوں کے ایک دن میں، یا قسم کھائی کہ میں ضرور سفر کروں گا دو دنوں میں سے ایک دن میں یا بہت سے دنوں میں سے ایک دن میں تو یہ قسم دس روز سے کم پر واقع ہوگی اور اس میں دن اور رات دونوں داخل ہوں گے حتیٰ کہ اگر دس دن یا رات میں کسی وقت کلام کر لیا یا سفر کو چلا گیا تو اپنی قسم میں سچا شمار ہوگا، ہاں اگر کلام نہ کیا یا سفر کو نہ گیا یہاں تک کہ دس دن گذر گئے تو حانث ہو جائے گا، اور اگر کہا کہ اپنے دونوں دنوں میں سے

ایک دن میں کلام کروں گا یا سفر میں جاؤں گا، یا سفر کروں گا تو یہ قسم انھیں دونوں دنوں پر واقع ہوگی۔ (محیط)
اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس سے تین دن کلام نہ کروں گا مگر آج کے دن، یا ماسوا آج کے دن تو یہ قسم آج کے دن کے بعد دو دنوں پر واقع ہوگی، اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں اس سے کلام نہ کروں گا اس دن کے علاوہ تین دن تک یا اس دن کے سوا تین دن تک، تو یہ قسم آج کے دن کے بعد تین دن پر واقع ہوگی (عتابیہ) اور عیون میں لکھا ہے جب قسم کھائے کہ میں فلاں سے اس وقت تک بات نہ کروں گا جب تک میں اس گھر میں ہوں، پھر اس کے بعد اپنے اسباب و اثاثہ کے ساتھ اس گھر سے نکل گیا لیکن پھر دوبارہ اس گھر میں آ کر رہا اور اس شخص سے کلام کیا تو حانث نہ ہوگا (محیط) اور اگر کسی نے کہا کہ میں تم سے کلام نہ کروں گا جب تک کہ میں بغداد میں رہوں گا، پھر تنہا بغداد سے نکل گیا تو قسم باقی نہ رہے گی (قاضی خاں)

قدوری میں ہے کہ جب کوئی شخص کہے کہ واللہ میں فلاں شخص سے کلام نہ کروں گا جب تک اس پر کپڑا ہوگا اس کے بعد اس نے اس کپڑے کو اتار دیا پھر دوبارہ پہن لیا اور اس شخص نے اس سے کلام کیا تو حانث نہ ہوگا اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں فلاں سے کلام نہ کروں گا اس حال میں کہ اس پر یہ کپڑا ہو اس کے بعد اس نے وہ کپڑا اتار دیا پھر دوبارہ پہن لیا اور اس نے کلام کیا تو حانث ہو جائے گا (محیط)

قسم کے لئے جب کوئی غایت اور حد مقرر کیجائے تو اس قسم کے اندر حکم واقع کرنے کا ضابطہ!

اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ واللہ میں تجھ سے بات نہ کروں گا جب تک تمہارے ماں باپ دونوں زندہ رہیں گے، پھر اس قسم کھانے کے بعد بیوی سے اس وقت کلام کیا جب اس کے ماں باپ میں سے کسی ایک کا انتقال ہو چکا تھا تو حانث نہ ہوگا (قاضی خاں) ابو یوسفؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے اس شخص کے بارے میں کہا جو کھڑا تھا کہ واللہ میں اس آدمی سے کلام نہ کروں گا، اور دل میں نیت کرتا ہے کہ جب تک کھڑا رہے گا کلام نہ کروں گا اور اس نیت کو لفظوں میں نہیں لاتا ہے تو اس کی یہ نیت باطل ہوگی (یہ ایک ضابطہ ہے) اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں اس کھڑے رہنے والے سے کلام نہ کرونگا اور دل میں نیت رکھتا ہے کہ جبتک یہ کھڑا ہے کلام نہ کروں گا تو اس نیت کی تصدیق فیما بینہ وبین اللہ کریجائے گی (یعنی دیانۃً تصدیق کیجائے گی قضاءً نہ کیجائے گی) (محیط)

اور اگر قسم کھائی کہ میں اس سے ہمیشہ ہمیش کلام نہ کروں گا تو یہ قسم اس مفہوم پر واقع ہوگی کہ جب جب اس سے ملاقات ہو اس سے کلام کرنے سے باز رہے، اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں اس سے کبھی بھی کلام نہ کروں گا پھر اس کے بعد اگر اس سے ایک دفعہ بھی کلام کر لیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر دعویٰ کرے کہ میری نیت یہ تھی کہ اس قسم میں لفظ ہمیشہ کو نہیں کہوں گا، سبقت لسانی سے نکل گیا تو قضاءً اس کی تصدیق نہ ہوگی (ایضاح)

فتاویٰ ابو اللیث میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ واللہ میں حاجیوں کے آنے تک فلاں شخص سے کلام نہ کرونگا پھر ان حاجیوں میں سے ایک آ گیا تو اس کی یہ قسم پوری ہو گئی اور اسی طرح اگر اس طرح کہا کہ میں اس سے کھیتی کاٹی جانے تک کلام نہ کروں گا پھر اس کے بعد اس کی آبادی والوں میں سے کسی ایک نے اپنی کھیتی کاٹ لی تو قسم پوری ہو گئی اگر کسی نے قسم کھائی کہ جب تک برف نہ گرے میں فلاں سے کلام نہ کروں گا تو اگر اس نے حقیقتاً برف گرنے کی نیت کی

تو اس شخص سے اس وقت تک کلام نہ کرے جبتک حقیقتاً برف زمین پر نہ گرے، نیز یہ بھی شرط ہے کہ اس کے شہر اور دیار میں جہاں وہ رہتا ہے وہاں زمین پر گرے، حتیٰ کہ اگر حالف ایسے شہر یا خطے میں رہتا ہے جہاں حقیقتاً برف نہیں گرتی تو اس کی یہ قسم ہمیشہ باقی رہے گی اور حقیقتاً برف زمین پر گرنے کی صورت یہ ہے کہ اس برف کے جھاڑنے اور بہارنے کی ضرورت پیش آئے، اور جو برف ہوا میں اڑتی ہے یا زمین پر ہوتی ہے مگر ظاہر نہیں ہوتی اور اگر ظاہر بھی ہوتی ہے تو دیوار کی چوٹی پر یا گھاس کے پتوں پر تو اس برف گرنے کا اعتبار نہیں ہوگا، اور اگر قسم کھانے والے نے برف گرنے کا وقت اپنی نیت میں متعین کر لیا ہے تو جب تک برف گرنے کا مہینہ نہ آوے اس وقت تک کلام نہ کرے، اور وہ مہینہ ان ملکوں کے اعتبار سے ہے جہاں برف گرتی ہے، ماہ آذر کا شروع ہے، اور اگر قسم کھانے والے کی کوئی نیت نہ رہی ہو تو اس مسئلہ کی صورت فتاویٰ ابواللیث میں مذکور نہیں، ہاں دوسرے مسئلہ کے ضمن میں فرمایا ہے کہ اس کی یہ قسم برف گرنے کے وقت پر ہوگی۔

اور اگر قسم کھائی کہ لا یکلمہ الی الموسم یعنی میں اس سے موسم (حج) تک کلام نہ کروں گا، تو امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ اس قسم کے اندر ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح کو اس سے کلام کر سکتا ہے اور امام ابو یوسفؒ نے فرمایا ہے کہ نویں ذی الحجہ بروز عرفہ کو آفتاب ڈھلنے کے بعد کلام کر سکتا ہے (محیط) اور ایمان الواقعات میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں سے گرمی تک یا جاڑے تک کلام نہ کروں گا تو گرمی اور جاڑے کے پہچاننے میں مشائخ نے مختلف کلام کیا ہے اور قول مختار یہ ہے کہ اگر قسم کھانے والا ایسے شہر میں ہو جہاں کے لوگوں میں جاڑے اور گرمی کا ایک حساب مقرر اور مشہور ہے کہ لوگ برابر اسی سے پہچانتے ہیں تو یہ قسم اسی طرف لوٹے گی (جیسے ہندوستان میں جاڑا کاتک سے پہچانا جاتا ہے اور گرمی چیت سے) اور اگر ایسا حساب اور قاعدہ نہ مذکور ہو تو شروع اول جاڑہ وہ ہے کہ لوگوں کو لبادہ اور پوستین (گرم ورروئی دار کپڑے بھی اسی حکم میں ہے) پہننے کی ضرورت پیش آجائے اور آخر جاڑا اس وقت سے شمار ہوگا جب لوگ ان چیزوں سے بے پرواہ ہو جائیں اور جاڑے اور گرمی کے درمیان فاصل وہ وقت شمار ہوگا جس میں لوگوں پر جاڑوں کے کپڑے بوجھ معلوم ہوں اور گرمی کے ہلکے کپڑے کم معلوم ہوں، اس ضابطہ کے مطابق ربیع کا موسم آخر جاڑوں سے لیکر اول گرمیوں تک ہوگا اور خریف کا موسم آخر گرمیوں سے لے کر شروع جاڑوں تک ہوگا اس لیے کہ ان موسموں کا پہچاننا اس طرح لوگوں پر آسان ہوگا اگر قسم کھانے والے نے فارسی زبان میں قسم کھائی اور قسم میں نوروز کا لفظ ذکر کیا تو یہ قسم مسلمانوں کے نوروز پر واقع ہوگی (فتاویٰ کبریٰ)

لیلۃ القدر کے بارے میں امام صاحب اور صاحبین کا اختلاف

لیلۃ القدر کی قسم کھانے والا اگر عامی آدمی ہے یعنی ائمہ کے مذاہب سے واقف نہیں ہے تو اس کی یہ قسم ماہ رمضان کی ستائیسویں تاریخ پر واقع ہوگی اور اگر ائمہ کے اختلاف سے واقف ہے اور یہ جانتا ہے کہ امام اعظمؒ کے نزدیک لیلۃ القدر مقدم اور مؤخر ہوتی ہے، اور صاحبین کے نزدیک مقدم اور مؤخر نہیں ہوتی تو ایسا حکم نہ ہوگا اور اس اختلاف کا ثمرہ اس صورت میں ظاہر ہوگا جب اختلاف ائمہ جاننے والا شخص قسم کھائے کہ جب تک لیلۃ القدر گذر نہ جائے گی میں فلاں شخص سے کلام نہ کرونگا

اور یہ قسم رمضان کا ایک دن گذرنے کے بعد کھا رہا ہے تو اس شخص سے کلام نہ کرے یہانتک کہ دوسرے سال کا پورا[۱] رمضان گذر نہ جائے، اور صاحبین کے نزدیک جب دو یعنی کر رمضان کا ایک دن گذرے گا تو اس سے کلام کرنا درست ہوجائے گا، اور اگر اس نے رمضان سے پہلے قسم کھائی ہے تو اسی سال کے رمضان گذرنے پر صاحبین کے نزدیک کلام کرسکتا ہے اور فتویٰ امام اعظمؒ کے قول پر ہے۔ (دجیز کردری)

اور اگر قسم کھائی کہ اگر میں فلاں شخص سے کلام کروں تو میرا ہر غلام جس کا میں جمعہ کو یا جمعرات کو مالک ہوں وہ آزاد ہے، تو یہ قسم ہر اس غلام پر واقع ہوگی جس کا وہ ان دونوں دنوں میں مالک ہوگا (محیط)

اور اگر اس طرح کہا لا یکلمہ جمعۃ یعنی میں اس سے ایک جمعہ کلام نہ کروں گا اور اس کی کچھ نیت نہ ہو تو یہ قسم تمام ایام جمعہ پر واقع ہوگی (یعنی پورے سات دن پر جیسے ایک ہفتہ بولنے پر سات دن مراد لیتے ہیں) اور اگر اس طرح کہا کہ میں دو جمعہ نہ بولوں گا تو دو جمعوں کے ایام پر اور ایسے دو ہفتہ پر واقع ہوگی جس کی ابتدا سنیچر سے ہوگی، اور اگر اس طرح کہا کہ تین جمعہ کلام نہ کروں گا تو اس پر واجب ہے کہ قسم کے دن سے لے کر اکیس دن کلام نہ کرنے میں پورے کرے، اور اگر اس نے ان قسموں کے اندر فقط یوم جمعہ کی نیت کی ہو تو قضاءً اس کی تصدیق نہ کی جائے گی (قاضی خاں)، اور اگر کہا کہ واللہ میں تجھ سے جمعوں میں کلام نہ کروں گا تو اس کو جائز ہوگا کہ جمعہ کے دن کے علاوہ اور دنوں میں اس سے کلام کرے، اسی طرح اگر کسی نے قسم کھائی کہ تم سے جمعراتوں یا سنیچروں کو یا اتواروں کو کلام نہ کروں گا تو یہی حکم ہے کہ فقط ان دنوں میں کلام نہ کرے، اور یہ حکم اس وقت ہے جب اس کی کچھ نیت نہ ہو اور اگر اس نے ایام جمعہ یعنی ہفتے مراد لئے ہوں تو یہ قسم اس کی نیت پر واقع ہوگی، جامع میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ واللہ لا اکلمک الجمعۃ یعنی واللہ میں تم سے جمعہ کے دن کلام نہ کروں گا تو اس کو اختیار ہوگا کہ روز جمعہ کے علاوہ میں اس سے کلام کرے، اس لئے کہ الجمعہ ایک خاص روز کا نام ہے، پس یہ ایسا ہوگیا کہ گویا اس نے اس طرح کہا کہ میں تم سے جمعہ کے دن کلام نہ کروں گا، اسی طرح اگر اس نے کہا کہ تم سے جمعوں میں (جمعہ کی جمع) میں کلام نہ کروں گا تو اس کو اختیار ہوگا کہ یوم جمعہ کے علاوہ میں کلام کرے اور یہ قسم جمعہ کے تین دنوں پر واقع ہوگی (یعنی تین ہفتہ تک محض جمعہ ہی جمعہ تک واقع ہوگی (بدائع)

قسم کو کسی مدت سے مقید کرنے کے احکام

اور اگر کسی نے عربی میں قسم کھائی لا یکلم فلانا الی کذا یعنی میں فلاں سے اس مدت تک کلام نہ کروں گا، پس اگر لفظ کذا ایک مرتبہ بولا ہے اور اس سے ایک سے لے کر دس تک گھنٹے یا دن یا مہینے یا سال کسی کی بھی نیت کی ہوگی تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا، اور قسم اسی نیت پر واقع ہوگی، اور اگر کوئی نیت نہ کی ہو تو یہ قسم ایک دن پر واقع ہوگی، اور اگر اس طرح کہا لا اکلمہ الی کذا کذا، یعنی میں فلاں سے اس اس مدت تک کلام نہ کروں گا، تو لفظ کذا دو مرتبہ بولنے کی صورت میں، اگر لفظ کذا سے دن یا مہینہ وغیرہ کسی وقت کی نیت کی ہو تو اس نیت والی چیز کے گیارہ افراد پر یہ قسم

---

[۱] اس جزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر امام اعظمؒ کے نزدیک رمضان المبارک کے اول عشرہ بلکہ اول شب میں بھی ممکن ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر سال ایک مستقل لیلۃ القدر ہوتی ہے ۱۲

واقع ہوگی (مثلاً اگر دن کی نیت کی ہے تو گیارہ دن پر واقع ہوگی، اور مہینہ کی نیت کی ہے تو گیارہ مہینہ پر واقع ہوگی) اور اگر کوئی نیت نہ کی ہو تو ایک دن اور رات پر واقع ہوگی، اور اگر اس طرح کہا لا یکلمہ الی کذا وکذا (دونوں کذا کے درمیان واؤ لاکر) اس صورت میں اگر دن یا مہینہ وغیرہ میں سے کسی وقت کی نیت کی ہو تو نیت والے وقت کے اکیس فرد پر یہ قسم واقع ہوگی، اگر کوئی نیت نہ ہو تو فقط ایک دن اور رات پر واقع ہوگی (قاضیخاں)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں سے تا ابد کلام نہ کروں گا یا لفظ ابد نہ کہا (مثلاً اس طرح کہا میں اس سے کلام نہ کروں گا یا اس سے کبھی کلام نہ کروں گا) یہ قسم ہر صورت میں ابد پر واقع ہوگی یعنی جب کبھی اس سے کلام کرے گا حانث ہو جائے گا، اور اگر اس نے نیت میں کسی خصوصیت کو اختیار کیا ہو مثلاً ایک روز یا دو روز کی نیت کی ہو یا کسی شہر یا مکان کی یا اسی قسم کی کسی اور چیز کی نیت کی ہو تو قضاءً و دیانۃً اس کی تصدیق نہ کی جائے گی (ذخیرہ)

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں سے کبھی کلام نہ کروں گا، پھر فلاں کے مرجانے کے بعد اس سے کلام کیا تو حانث نہ ہوگا (محیط)

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں سے بھرپور یا دیر تک کلام نہ کروں گا تو اگر کسی خاص وقت کی نیت کی ہو تو قسم اس کی نیت پر واقع ہوگی، اور اگر کوئی نیت نہ کی ہو تو ایک مہینہ ایک دن پر واقع ہوگی (قاضی خاں)

اور اگر اس طرح قسم کھائی ہو کہ لا اکلمک قریبا یعنی میں تم سے قریب دنوں میں کلام نہ کروں گا تو یہ قسم ایک مہینہ سے ایک دن کم پر واقع ہوگی، یہ قول امام اعظمؒ کا ہے، اس میں کسی کا اختلاف ذکر نہیں کیا ہے، لیکن اگر اس قسم کے اندر ایک مہینہ سے زیادہ کی نیت کی ہو تو کتاب اصل (مبسوط) کے کتاب الایمان میں امام اعظمؒ سے روایت نقل کی ہے کہ قضاءً اس کی تصدیق ہو جائے گی۔

اور اگر اس طرح قسم کھائی ہے کہ لا اکلمہ الی بعید، یعنی میں اس سے زیادہ دنوں تک کلام نہ کروں گا، تو امام اعظمؒ کے قول میں یہ قسم ایک مہینہ سے زیادہ پر واقع ہوگی، اور امام ابو یوسفؒ سے نوادر معلی میں منقول ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ لا یکلمہ سریعا تو یہ قسم ایک دن ایک مہینہ پر واقع ہوگی، اس وقت جب کہ اس کی کوئی نیت نہ ہو، اور اگر نیت ہو تو قسم اس کی نیت پر واقع ہوگی، اور اگر بجائے سریعا کے عاجلاً کہا (میں تم سے قریب دنوں میں کلام نہ کروں گا) تو یہ قسم ایک مہینہ سے کم پر واقع ہوگی، اور اگر بجائے عاجلاً کے آجلاً کہا تو یہ قسم ایک مہینہ یا زیادہ پر واقع ہوگی یعنی ایک مہینہ سے کم پر نہ واقع ہوگی، جب ایک مہینہ پورا ہو جائے گا یا اس سے زیادہ گذر جائے گا تو قسم کے خلاف کرنے میں حانث نہ ہوگا۔

اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ لا اکلمہ بضعۃ عشرۃ یوما تو یہ قسم کم سے کم تیرہ دن کلام نہ کرنے پر واقع ہوگی، اور جامع الجوامع میں مذکور ہے کہ تیرہ دن سے زیادہ کی نیت کی ہو تو انیس۱۹ دن تک کے اندر تصدیق کی جائے گی (تاتارخانیہ)

عربی میں مولیٰ کے لفظ سے قسم کا ایک حکم

اگر کسی نے عربی میں قسم کھائی کہ لا اکلم مولاک اور اس کے دو مولیٰ[1] ہیں، ایک اعلیٰ ایک اسفل اور اس کی کچھ نیت نہ ہو

---

[1] قولہ، دو مولا۔ یعنی مُعتِق اور مُعتَق، یعنی آزاد کرنے والا آقا اور آزاد شدہ غلام، اعلیٰ سے مراد آزاد کرنے والا آقا اور اسفل سے مراد آزاد شدہ غلام ہے ۱۲

تو ان میں سے جس سے کلام کرے گا حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں تمہارے جد سے کلام نہ کروں گا اور جد دو طرح کے ہیں ایک باپ کی طرف سے یعنی دادا پردادا، دوسرے ماں کی طرف سے تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے اکہ ان میں سے جس سے کلام کرے گا حانث ہو جائے گا (مبسوط) منتقیٰ میں مذکور ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں تم سے قریب سال بھر کلام نہ کروں گا تو یہ قسم کم از کم چھ مہینے اور ایک دن کلام نہ کرنے پر واقع ہو گی، اگر کسی شخص نے دوسرے سے کہا کہ اے فلانے واللہ میں تم سے دس دن کلام نہ کروں گا پھر کہا واللہ میں تم سے نو دن کلام نہ کروں گا، پھر واللہ میں تم سے نو دن کلام نہ کروں گا، پھر کہا واللہ میں تم سے آٹھ دن کلام نہ کروں گا تو وہ دوبارہ حانث ہو گیا، یعنی پہلی دو قسموں میں حانث ہو چکا (ان دونوں کا کفارہ لازم ہو گیا) اور تیسری قسم ابھی اس پر باقی رہی، اگر آٹھ دن کے اندر اس سے کلام کرے گا تو اس میں بھی حانث ہو جائے گا، اور اگر اس طرح کہا کہ واللہ میں تم سے آٹھ دن کلام نہ کروں گا، پھر کہا واللہ میں تم سے نو دن کلام نہ کروں گا پھر کہا واللہ میں تم سے دس دن کلام نہ کرونگا، تو اس صورت میں بھی دو قسموں میں حانث ہو گیا اور تیسری قسم ابھی باقی رہی، اگر دس روز کے اندر اس سے کلام کر لیا تو اس میں بھی حانث ہو جائے گا (مبسوط)

امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی نے کہا کہ جب جب میں فلاں سے کسی دن کلام کروں گا تو اللہ کے لئے مجھ پر ایک درہم صدقہ کرنا لازم ہے، یا کہا کہ جب جب میں فلاں سے دو دن کلام کروں تو مجھ پر اللہ کے لئے دو درہم صدقہ کرنا واجب ہے، اور پھر کہا کہ جب جب میں فلاں سے تین دن کلام کروں تو مجھ پر تین درہم صدقہ کرنا واجب ہے اور پھر کہا کہ جب جب میں فلاں سے چار دن کلام کروں تو مجھ پر چار درہم صدقہ کرنا واجب ہے، پھر کہا جب جب میں فلاں سے پانچ دن کلام کروں تو مجھ پر خدا کے لئے پانچ درہم صدقہ کرنا واجب ہے، پھر اس نے اس سے چوتھے اور پانچویں دن کلام کیا تو اس کو تیس درہم صدقہ کرنا واجب ہے، اور اگر اس نے پہلے ہی دن میں یا کسی دن میں دوبار کلام کر لیا تو بھی اس پر تیس درہم صدقہ کرنا واجب ہوں گے۔

قسم کے اندر دور مقرر کرنے کی صورتیں

اگر کسی نے قسم کھائی کہ جس دن کہ میں فلاں سے کلام کروں، تو اللہ کے لئے مجھ پر ایک درہم صدقہ کرنا واجب ہے، پھر کہا کہ ہر دو دن کہ جن میں میں فلاں سے کلام کروں تو مجھ پر اللہ کے واسطے دو درہم صدقہ کرنا واجب ہے، پھر اسی طرح یہ قسم پانچ[۵] دن تک پہنچائی پھر اس کے بعد اس فلاں سے چوتھے اور پانچویں روز کلام کیا تو اس پر بائیس درہم صدقہ کرنا واجب ہوں گے، اس لئے کہ اس نے پانچ قسمیں کھائی ہیں، اور پہلی قسم کی جزا ایک درہم صدقہ کرنا مقرر کیا اور دوسری کی دو درہم اور ہر قسم کے واسطے ایک مدت قرار دی، اور فقہاء نے ہر مدت کا نام دور کہا ہے، پس اول قسم کی مدت ایک روز ہے اور اس کا دور اور تجدد ہر روز ہو گا، اور دوسری کی مدت دو روز ہے اور اس کا دور

---

۵ یعنی اس طرح کہا کہ ہر وہ تین دن جن میں میں فلاں سے کلام کروں تو مجھ پر تین درہم صدقہ کرنا واجب ہے، پھر کہا کہ ہر وہ چار دن جن میں میں فلاں سے کلام کروں تو مجھ پر چار درہم صدقہ کرنا واجب ہے، پھر کہا ہر وہ پانچ دن جن میں میں فلاں سے کلام کروں تو مجھ پر پانچ درہم صدقہ کرنا واجب ہے ۱۲

اور تجدد ہر دو دن میں ہوگا، اور تیسری کا دور تین روز ہے، اور چوتھی کا دور چار روز ہے، اور پانچویں کا دور پانچ روز ہے اور ہر دور میں وہ ایک ہی مرتبہ حانث ہوگا، کیونکہ اس نے لفظ ہر کے ساتھ قسم کھائی ہے (نہ کہ جب جب کے لفظ کے ساتھ) پس یہ لفظ ہر تکرار کو نہیں چاہے گا، اس لئے کہ تکرار عموم فعل کا تقاضہ ہے نہ عموم وقت کا، پس جو دن بھی قسم کے بعد پایا جائے گا وہ اول قسم کی پوری مدت ہوگی اور دوسری قسموں کی تھوڑی مدت ہوگی یعنی پس جب اس نے چوتھے روز کلام کیا تو چوتھا روز پہلی قسم کا چوتھا دور ہوگا، اور وہی چوتھا دن بعینہ دوسری قسم دور ثانی کا تتمہ ہوگا اور وہی چوتھا دن بعینہ تیسری قسم کے دوسرے دور کا پہلا دن ہوگا، اور وہی چوتھا دن بعینہ چوتھی قسم کے دور اول کا تتمہ ہوگا، اور وہی دن بعینہ پانچویں قسم کے دور اول کا چوتھا دن ہوگا اور وہ اب تک ان دوروں میں بالکل حانث نہیں ہوا ہے، اس لئے کہ یہی دن سب دوروں میں پہلی بار ہے پس اسکے ذمہ پہلی قسم کی وجہ سے ایک درہم، اور دوسری قسم کی وجہ سے دو درہم اور تیسری قسم کی وجہ سے تین درہم اور چوتھی قسم کی وجہ سے چار درہم اور پانچویں قسم کی وجہ سے پانچ درہم واجب ہوئے، اور ان سب کا مجموعہ پندرہ درہم ہوئے ہے پھر جب اس نے پانچویں دن اس سے کلام کیا تو پہلی اور دوسری اور چوتھی قسم میں تو حانث ہو چکا اور دوبارہ حانث نہ ہوگا (بوجہ عدم تقاضائے تکرار) اور تیسری اور پانچویں قسم میں اب تک حانث نہیں ہوا ہے، اس لئے کہ پانچوں دن پہلی قسم کا پانچواں دور ہے اور اس دور میں وہ حانث نہیں ہوا ہے، پس اب حانث ہوگا، یہی پانچواں دن دوسری قسم کے تیسرے دور کا پہلا دن ہے، اور اس میں اب تک حانث نہیں ہوا ہے (بلکہ دوسرے دور کے تتمہ میں حانث ہوا ہے) اور یہی پانچواں دن چوتھی قسم کے دوسرے دور کا پہلا دن ہے اور اس میں بھی وہ حانث نہیں ہوا ہے (بلکہ دور اول کے تتمہ میں حانث ہوا ہے) پس اب حانث ہوگا، لہٰذا سات درہم اور اس پر دینے لازم ہوں گے اور کل مجموعہ بائیس درہم ہو جائے گا اور تیسری اور پانچویں قسم میں اس لئے حانث نہ ہوگا کہ یہ پانچواں دن ہے اور تیسری قسم کے دوسرے دور کا دوسرا دن ہے جس میں وہ حانث ہو چکا ہے، اور یہی پانچواں دن پانچویں قسم کے پہلے دور کا تتمہ ہے اور پانچویں کے پہلے ہی دور میں وہ حانث ہو چکا ہے لہٰذا اب دوبارہ حانث نہ ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ دور کے تجدد اور عدم تجدد کا کچھ اثر پہلی بار کلام کرنے میں نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر اس نے ان قسموں کے کھانے کے بعد، فلاں مذکور سے کلام کیا تو چاہے اپنی عمر کے جس دن میں بھی کلام کیا ہو اس پر پندرہ درہم لازم آئیں گے اور اپنے کلام میں قسم کے اثر کو مؤخر نہیں کرے گا مگر دوسرے دور میں، یہاں تک کہ اگر اس فلاں سے دوسرے دور میں پہلے دن اور دوسرے دن کلام کرے گا تو اول دن کے بدلے میں اس پر پندرہ درہم دینا لازم آئیں گے اور دوسری بار کے عوض میں فقط ایک ہی درہم دینا لازم آئے گا، اس لئے کہ اس صورت میں پہلی قسم کے سوا کسی اور قسم کا نیا دور نہیں شروع ہوا ہے، اور اگر اس فلاں سے دوسرے دور کے پہلے دن اور تیسرے دن میں کلام کرے گا اور دوسرے دن کلام نہیں کرے گا یا دوسرے اور تیسرے دن کلام کرے گا تو پہلے دور کے واسطے اس پر پندرہ درہم دینے لازم آویں گے اور دوسرے دور کے عوض میں فقط تین ہی درہم لازم آویں گے اس لئے کہ اس صورت میں محض پہلی اور دوسری قسم کے دور کا تجدد ہوا ہے۔

دو مقرر کرنے میں صیغۂ غائب و خطاب کے اعتبار سے فرق

یہ سب تفصیل اس وقت ہے جب فلاں مذکور کو مخاطب کر کے نہ کہا ہو، اگر مخاطب کر کے کہے کہ جب جب میں تم سے ایک دن کلام کروں تو اللہ کے واسطے مجھ پر ایک درہم صدقہ کرنا واجب ہے، پھر کہے کہ جب میں تم سے کلام کروں دو دن تو مجھ پر دو درہم صدقہ کرنا واجب ہے، اسی طرح پانچ مرتبہ تک پانچ درہم صدقہ کرنے کی قسم کھائی تو اس پر بیس درہم صدقہ کرنا واجب ہوں گے، اس لئے کہ پہلی قسم کی جزا، ایک درہم صدقہ کرنا ہے اور اس کی شرط اس مخاطب مذکور سے کلام کرنا ہے، پس جب دوسری قسم میں اس مخاطب مذکور سے کلام کیا تو اس قسم میں حانث ہوگیا اور اس کی جزا ایک درہم لازم آگئی، اور یہ قسم بھی اسی طرح باقی رہ گئی اس لئے کہ لفظ جب جب کے ساتھ ہے، اور نئی دوسری قسم منعقد بھی ہوگئی، پھر جب تیسری بار قسم میں اس کو مخاطب کیا، تو شرط، یعنی کلام کرنا پھر پائی گئی، لہذا پہلی قسم کی جزا ایک درہم اور دوسری قسم کی جزا دو درہم اس پر جزا لازم ہوگئی اور یہ دونوں قسمیں بھی لفظ جب جب کہنے کی وجہ سے اسی طرح باقی رہ گئیں، اور تیسری مزید قسم منعقد ہوگئی۔

پھر جب چوتھی قسم میں اس کو مخاطب کیا پھر تو پہلی اور دوسری اور تیسری قسم میں حانث ہوگیا، پس پہلی قسم کی جزا، ایک درہم اور دوسری قسم کی جزا، دو درہم اور تیسری قسم کی جزا تین درہم اور مزید لازم ہوگئی اور یہ سب قسمیں بھی ویسے ہی باقی رہ گئیں اور چوتھی قسم مزید منعقد ہوگئی، پھر جب پانچویں قسم میں اس کو مخاطب کیا تو اگلی سب قسمیں پھر ٹوٹیں اور اول قسم کی جزا ایک درہم اور دوسری کی جزا کا دو درہم اور تیسری کی جزا کا تین درہم اور چوتھی جزا کے چار درہم مزید واجب ہوگئے، اور قسمیں بھی ویسے ہی باقی رہیں اور پانچویں قسم بھی منعقد ہوگئی۔

پس ان سب قسموں کا مجموعہ بیس درہم ہوئے اور پانچویں قسم میں ابھی حانث نہیں ہوا، کیونکہ شرط کلام کرنا ہے اور ابھی پایا نہیں گیا، یہاں تک کہ اگر اس سے پانچویں قسم کے بعد کلام کرے گا تو اس کو پنتیس درہم دینا لازم ہوں گے۔

اور اگر قسم کھائی کہ ہر وہ دن جس میں میں تم سے کلام کروں تو مجھ پر اللہ کے واسطے ایک درہم صدقہ کرنا واجب ہے، ایسے ہی پانچ قسمیں پانچ دنوں تک کے لئے کھائیں اور اس کے بعد سکوت کیا تو اس پر دس درہم لازم ہوں گے۔

پھر اگر اس سے دوسرے دن کلام کرے تو اس پر دوسرے درہم چھ اور لازم ہوں گے، اور اگر اس سے تیسرے دن میں بھی کلام کرے تو پھر اس کو تین مزید درہم لازم ہوں گے۔

اور اگر اس سے چوتھے دن میں کلام کرے تو اس کو چار درہم لازم ہوں گے، اور اگر اس سے پانچویں دن کلام کرے تو اس سے اس پر سات درہم لازم ہوں گے، اور اگر ان پانچوں قسموں کے بعد پہلے دن میں کلام کرے تو اس کو محض پانچویں قسم کی وجہ سے پانچ درہم لازم ہوں گے اور کچھ لازم نہ ہوگا۔

شرح جامع کبیر للحصیری میں ان قسموں کے باب میں اسی طرح مذکور ہے، جن قسموں کے ذریعہ سے انسان اپنے اوپر صدقہ واجب کرتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب!

ساتواں باب

طلاق اور عتاق کی قسم کھانیکے بیان میں !

اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ پہلا غلام جس کو میں خریدوں وہ آزاد ہے تو مراد وہ پہلا غلام اکیلا غلام ہوگا جس سے پہلے کوئی غلام نہ خریدا ہو پس اس قسم کھانے کے بعد پہلے جس غلام کو خریدیگا وہ آزاد ہو جائے گا، پس اگر قسم کے بعد ڈھیر غلام خریدے تو فقط وہ غلام آزاد ہوگا جس کو پورا خریدا ہے اور اگر ساتھ ہی دو غلام خریدے تو انہیں سے کوئی غلام آزاد نہ ہوگا اسی طرح وہ غلام بھی آزاد نہ ہوگا جسکو ان دونوں کے بعد خریدے گا، اور اگر اس طرح کہے کہ آخری غلام جس کو میں خریدوں وہ آزاد ہے، تو لفظ آخر نام ہے ایسے اکیلے غلام کا جو زمانہ کے اعتبار سے سب سے متاخر ہو اور یہ تاخر نہیں ثابت ہوگا مگر قسم کھانیوالے کے مرنے کے بعد، پس جب بہت سے غلام خریدے اور مرجائے تو آخری غلام آزاد ہو جائے گا، یعنی جسکو سب سے آخر میں خریدا ہے فقط وہ غلام آزاد ہوگا، پھر اس بات میں اختلاف ہواہے کہ یہ آخر کا غلام کس وقت سے آزاد قرار دیا جائے گا، تو امام اعظم رحؒ نے فرمایا ہے کہ اسی وقت سے آزاد شمار ہوگا جس وقت خریدا ہے، یہاں تک کہ اس آخر غلام کا آزاد ہونا اس کے تمام ترکہ سے ہوگا یعنی وہ پورا غلام بغیر سعایت[لہ] کے آزاد ہو جائے گا بشرطیکہ اس نے صحت کی حالت میں خریدا ہو۔

اور اگر قسم کھائی کہ درمیانی غلام جس کو میں خریدوں وہ آزاد ہے۔ تو درمیانی غلام سے مراد وہ تنہا پورا غلام ہوگا جسکے پہلے اور بعد دونوں طرف غلاموں کی تعداد برابر ہو، اور یہ چیز بھی قسم کھانے والے کے مرنے سے پہلے معلوم نہیں ہوسکتی، لہذا جب قسم کھانیوالا مریگا تو دیکھا جائیگا اگر اس نے جفت عدد میں غلام چھوڑے ہیں (مثلاً چار، چھ، آٹھ، دس) تو ان میں کوئی غلام تنہا پورا درمیانی نہ ہوگا اور اگر پانچ سات وغیرہ طاق عدد کے غلام چھوڑتے ہیں تو دونوں طرف (پہلے اور بعد) جفت کے برابر اعداد کے درمیان جو ایک تنہا پورا غلام ہوگا وہی اوسط ہوگا اور وہی تنہا پورا آزاد ہوگا، اور جو غلام ان میں سے نصف اول میں داخل ہوگا وہ درمیانی ہونے سے خارج ہو جائے گا (ایضاح) مترجم کہتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ مثلاً سات غلاموں میں سے چوتھا غلام درمیانی ہے لیکن اگر اس کو آقا نے تنہا نہیں خریدا ہے بلکہ تیسرے کے ساتھ خریدا ہے تو یہ تنہا پورا درمیانی نہ ہوا بلکہ نصف اول ہی میں داخل ہوگیا، پس حاصل یہ ہوا کہ حالف کے مرنے پر طاق عدد کے باوجود خرید کی ترتیب میں جو درمیانی پڑتا ہو اس کا تنہا خریدا جانا شرط ہوگا۔

اور اگر اس طرح کہا کہ پہلا غلام جس کا میں مالک ہوں یا پہلا غلام جس کو میں خریدوں تو وہ آزاد ہے پھر دو غلام کا

[لہ] قولہ بغیر سعایت: اس لئے کہ جس غلام کی آزادی محض تہائی ترکہ سے ہوگی تو اگر اس کی قیمت تہائی ترکہ سے زیادہ ہو جائے تو چونکہ فقط تہائی ترکہ کی مقدار آزاد ہوگا، اس لئے پورا آزاد نہ ہوگا، بلکہ تہائی ترکہ سے زائد کی مقدار میں غلام باقی رہے گا اور اس مقدار کی سعایت کرنا ضروری ہوگی، بغیر سعایت آزاد قرار نہ دیا جائے گا، اور جب کل ترکہ سے آزاد ہوگا جتنا بھی ہوگا آزاد ہو جائے گا ۱۲

ایک ساتھ مالک ہوا، پھر ایک اکیلے غلام کا مالک ہوا تو تیسرا غلام آزاد ہو گا، اور اگر اس نے اس طرح کہا ہو کہ پہلا تنہا غلام جس کا میں مالک ہوں، تو تیسرا غلام آزاد نہ ہو گا، لیکن اس صورت میں کہ پہلے اس نے اکیلا غلام خریدا ہو، یا اکیلا غلام ملک میں آیا ہو تو کافی ہے اور اگر کہا کہ پہلا غلام جس کو میں اشرفیوں کے بدلہ میں خریدوں تو وہ آزاد ہے، پھر اسکے بعد اس نے ایک غلام روپوں کے یا کسی اور اسباب کے بدلے خریدا پھر اس کے بعد ایک غلام اشرفیوں سے خریدا تو یہ آزاد ہو جائے گا، اسی طرح اگر یہ کہا کہ پہلا غلام جس کو میں خریدوں اور وہ حبشی ہو تو وہ آزاد ہے پھر اس کے بعد اس نے چند غلام غیر حبشی خریدے پھر اسکے بعد ایک حبشی غلام خریدا تو یہ حبشی آزاد ہو جائیگا (بحرالرائق)۔

ملک اور آزاد کرنیکے اندر فقہی اعتبار سے حکم میں فرق

اور اگر کسی نے کہا کہ ہر غلام جو مجھے فلاں عورت کے بچہ جننے کی خوشخبری دے وہ آزاد ہے، اس کے بعد یکے بعد دیگرے تین غلاموں نے اس عورت کے بچہ جننے کی خوشخبری دی تو فقط پہلا آزاد ہو گا، اور اگر سب نے ایک ہی ساتھ یہ خوشخبری سنائی تو سب آزاد ہو جائیں گے، حاکم شہید نے فرمایا کہ اگر وہ شخص یہ کہے کہ میں نے فقط ایک کی آزادی مراد لی تھی تو اس کے قول کی تصدیق قضاءً نہ کی جائے گی، ہاں فیما بینہ وبین اللہ (دیانۃً) اسکو گنجائش ہے کہ ان میں سے جس ایک کو چاہے آزاد ہونے کے لیے منتخب کرے اور باقی غلاموں کو اپنی ملک میں رکھے (غایۃ البیان)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں اس گھر میں داخل ہوا تو میری بیوی کو طلاق ہے اور میرا غلام آزاد ہے، پھر قسم کھائی کہ میں طلاق نہ دوں گا اور غلام آزاد نہ کرونگا، اس کے بعد گھر میں داخل ہوا تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی اور غلام آزاد ہو جائے گا اور وہ دوسری قسم میں حانث نہ ہو گا، لیکن اگر پہلے یہ قسم کھائی کہ طلاق نہ دوں گا اور غلام آزاد نہ کروں گا اور دوبارہ یہ قسم کھائی کہ اگر میں گھر میں داخل ہوا تو میری بیوی کو طلاق ہے اور غلام آزاد ہے، پھر اس گھر میں داخل ہوا تو دونوں قسموں میں حانث ہو جائے گا، اور اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے نفس کو طلاق دے لے یا غلام سے کہا کہ تو اپنے نفس کو آزاد کرے، یا کسی آدمی کو اس کام کے لیے وکیل بنایا پھر قسم کھائی کہ میں طلاق نہ دوں گا یا غلام آزاد نہ کروں گا پھر اس کے بعد بیوی، غلام اور وکیل نے وہ کام کر لیا تو یہ شخص حانث ہو جائے گا۔ اور اگر اس طرح کہا کہ تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے یا تو آزاد ہے اگر تو چاہے پھر قسم کھائی کہ میں آزاد نہ کرونگا یا طلاق نہ دونگا پھر اسکے بعد اسکی بیوی اور اسکے غلام نے طلاق اور آزادی چاہی تو یہ شخص حانث نہ ہو گا (کافی) اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں شادی نہ کروں گا یا طلاق نہ دونگا یا غلام آزاد نہ کروں گا پھر ان کاموں کے واسطے کسی کو وکیل بنایا تو وکیل بنانے سے یہ شخص حانث ہو جائے گا، اگر وہ کہے کہ میری مراد یہ تھی کہ میں اپنی زبان سے ایسا نہ کرونگا تو اس کی تصدیق فقط قضاءً نہ ہو گی (دیانۃً ہو جائے گی) (ہدایہ)

غلام کی آزادی معلق کرنے کا بیان

اگر کسی نے کہا کہ میرا غلام آزاد ہے اگر میں اس گھر میں داخل ہوا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ اسی کے مثل مجھ پر بھی ہے، اگر میں گھر میں داخل ہوا پھر دوسرا شخص گھر میں داخل ہوا تو اس کا غلام آزاد نہ ہو گا، اور اگر دو شخصوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ مجھ پر ایک غلام کا آزاد کرنا لازم ہے اگر میں گھر میں داخل ہوا، پھر دوسرے شخص نے کہا کہ اسی کے مثل مجھ پر بھی لازم ہے اگر میں گھر میں داخل ہوا تو اس صورت میں دونوں پر جزا لازم ہو گی (جو بھی ان دونوں میں سے داخل ہو گا اس پر غلام آزاد کرنا لازم ہو گا حتیٰ کہ اگر دونوں داخل ہوں گے تو دونوں پر لازم ہو گا)، (ایضاح) اگر کسی نے کہا کہ اس کا غلام آزاد ہے اگر گھر میں

محض ایک مرد ہو، پھر دیکھا تو گھر میں ایک مرد اور ایک لڑکا ہے یا ایک مرد اور ایک عورت ہے تو وہ شخص حانث ہو جائیگا، اور اگر گھر کے اندر ایک مرد اور جانور ہو یا ایک مرد یا کچھ سامان ہو تو حانث نہ ہو گا۔

اور اگر کہا کہ میرا غلام آزاد ہے اگر گھر کے اندر ایک بکری کے سوا کچھ ہو، پھر دیکھا تو گھر میں کوئی اور جانور تھا بکری نہ تھی تو حانث ہو جائیگا، اور اگر اس طرح کہا کہ میرا غلام آزاد ہے اگر گھر کے اندر ایک کپڑے کے سوا کچھ ہو پھر دیکھا تو اسمیں کوئی آدمی یا جانور یا برتن نکلے تو حانث ہو جائیگا (کافی) اور اگر کہا کہ میرے کل مملوک آزاد ہیں تو اس کی کل ام ولد اور تمام مدبر باندیاں اور مدبر غلام اور غلام محض اور باندی محض سب آزاد ہو جائیں گے، یہ لفظ (مملوک) سب کو شامل ہو گا، ہاں اگر اس نے محض مذکر مملوک کی نیت کی ہو تو دیانۃً اسکی تصدیق ہو گی قضاءً نہ ہو گی، اور اگر محض حبشیوں کی نیت کی ہو تو قضاءً و دیانۃً کسی طرح تصدیق نہ ہو گی، اسی طرح اگر محض مونث مملوک کی نیت کی ہو تو بھی کسی طرح تصدیق نہ ہو گی اور اگر اس طرح کہا کہ میں نے مدبروں کی نیت نہیں کی تھی تو ایک روایت میں ہے کہ محض دیانۃً تصدیق ہو گی قضاءً نہ ہو گی، اور ایک روایت میں ہے کہ کسی طرح تصدیق نہ ہو گی۔ (فتح القدیر) اور اس قسم کے اندر اس کے ایسے مملوک بھی داخل ہوں گے جو رہن ہوں یا کسی کے پاس امانت ہوں یا بھاگ گئے ہوں یا کسی نے غصب کر لیا ہو خواہ ایک ہو یا کئی ہوں مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہوں، لیکن مکاتب اسمیں داخل نہ ہوں گے مگر اس وقت کہ اس نے مکاتب کی نیت بھی کر لی ہو، پس اگر مکاتبوں کی نیت بھی کی ہو گی تو وہ آزاد ہو جائیں گے، اسی طرح اس قسم کے اندر وہ مملوک بھی داخل نہوں گے جس میں سے کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو، اور جس غلام کو اس نے تجارت کی اجازت دی ہو وہ اس میں داخل رہے گا، خواہ اس پر قرضہ ہو یا قرضہ نہ ہو، رہ گئے اس غلام ماذون کے غلام داخل رہیں گے یا نہیں، تو اس وقت جب غلام ماذون پر قرضہ نہ ہو تو امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ نے فرمایا ہے کہ اگر ان کی نیت بھی کی ہو گی تو داخل ہوں گے اور یہ بھی آزاد ہو جائیں گے۔

مشترک غلاموں کے آزادی کا بیان

اور جو غلام اس کے اور دوسرے کے درمیان مشترک ہو وہ بھی داخل نہ ہو گا، امام ابو یوسفؒ نے ایسا ہی فرمایا ہے، اس لیے کہ جس مملوک میں سے محض تھوڑے حصہ کا مالک ہے وہ حقیقتاً اس کا مملوک نہیں کہلائے گا ہاں اگر اس کی بھی نیت کر لی ہو تو استحساناً آزاد ہو جائیگا، رہا یہ کہ حمل اسمیں داخل ہو گا یا نہیں پس اگر حمل کی ماں قسم کھانے والے کی ملک میں ہو تو وہ بھی داخل ہو گا اور ماں کے آزاد ہونے کے ساتھ وہ بھی آزاد ہو جائے گا، اور اگر اسکی ملک میں محض حمل ہو اس کی ماں نہ ہو مثلاً کسی نے مرتے وقت کسی کے واسطے اپنی باندی کے حمل کی وصیت کی ہو تو ایسا حمل آزاد نہ ہو گا (بدائع)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اپنے غلام کو مکاتب نہ بناؤں گا، پھر کسی اجنبی نے اس کے غلام کو اس کے حکم کے بغیر اس کے غلام کو مکاتب بنا دیا پھر اس نے بھی اس کے مکاتب بنانے کو جائز کہدیا اور اجازت دیدی تو حانث ہو جائے گا جیسے وکیل بنانے میں ہو جاتا ہے۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اپنے غلام کو آزاد نہ کرونگا پھر اس کے غلام نے کتابت کا مال ادا کیا اور آزاد ہو گیا تو اگر قسم کھانے کے بعد قسم کھانے والے نے اسکو مکاتب بنا دیا تو حانث ہو جائیگا اور اگر قسم کھانے سے پہلے مکاتب بنا چکا تھا تو حانث نہ ہو گا (قاضی خاں) اگر قسم کھائی کہ اگر میں کسی لونڈی کو لینے وطی کے تصرف میں لایا تو وہ آزاد ہے پھر ایسی باندی کو اپنے تصرف وطی میں لایا جو اسکی ملک میں موجود تھی تو وہ آزاد ہو جائے گی اور اگر کسی باندی کو خرید کر اس طرح تصرف میں لایا تو وہ آزاد نہ ہو گی (ہدایہ)

اور اگر کہا کہ اگر میں کسی باندی کو اپنے تصرف وطی میں لایا تو تجھ کو طلاق ہے یا مثلاً غلام آزاد ہے، پھر کسی لونڈی کو جو اسکی ملک میں پہلے سے ہے یا جس کو قسم کے بعد خرید کر اپنے تصرف وطی میں لایا ہے تو اس کی بیوی پر طلاق پڑ جائے گی اور اس کا غلام آزاد ہو جائے گا، اور اگر کسی لونڈی سے کہا کہ اگر میں نے تجھے اپنے تصرف وطی میں داخل کر لیا تو میرا غلام آزاد ہے پھر اسکے بعد اس لونڈی کو خرید کر اپنے تصرف وطی میں داخل کر لیا تو اس کا وہ غلام آزاد ہو گا جو قسم کھانے کے وقت اسکی ملک میں تھا اور جس غلام کو قسم کھانے کے بعد خریدا ہے وہ آزاد نہ ہو گا (بحر الرائق)

شرط و جزا کی بعض نادر صورتوں کا بیان

اگر کوئی شخص اپنی لونڈی سے کہے کہ جب تجھکو فلاں شخص فروخت کریگا تو، تو آزاد ہے، پھر اس کے بعد اس لونڈی کو اس فلاں مذکور کے ہاتھ بیچ ڈالا، پھر اس کے بعد خود اس کو خرید لیا تو آزاد نہ ہو گی، اس لئے کہ شرطیہ ہے کہ فلاں اس کو فروخت کرے اور فلاں کا فروخت کرنا خود آقا کے ملک کے زوال کا سبب ہے، پھر آقا کی ملک حاصل ہونا خود اپنے خریدنے سے ہے نہ کہ فلاں کے بیچنے سے، اور اگر اس طرح کہے کہ اگر تجھ کو فلاں نے مجھے ہبہ کیا ہے تو، تو آزاد ہے پھر اس کو فلاں کے ہاتھ فروخت کر دیا اور فلاں نے خریدنے کے بعد اپنے قبضہ کی حالت میں اس قسم کھانیوالے کے ہاتھ ہبہ کر دیا اور اس نے ہبہ منظور کر کے قبضہ کر لیا تو آزاد ہو جائے گی، اسی طرح اگر یہ کہا کہ جب فلاں تجھ کو میرے ہاتھ فروخت کرے گا تو تو آزاد ہے، تو اس صورت میں بھی یہی حکم ہے (مبسوط)

زید نے عمر سے کہا کہ اگر میں نے تیرے پاس بلانے کو بھیجا اور تم نہ آئے تو میرا غلام آزاد ہے، پھر زید نے عمر کو آدمی بھیجکر بلایا اور خود چلا آیا اور پھر زید نے دوسرے دن آدمی بھیجکر بلایا اور وہ نہ آیا تو زید کا یہ غلام آزاد ہو جائے گا اور ایک دفعہ قسم پوری ہو جانے کی وجہ سے قسم باطل نہ ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ ایک بار کسی وقت حانث ہو جائے جب ایک بار حانث ہو جائے گا تو اب یہ قسم باطل ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر یہ کہے کہ اگر تم نے مجھے آدمی بلانے کے لئے بھیجا اور میں تمہارے پاس نہ آیا تو میرا غلام آزاد ہے تو بھی یہی حکم ہے، اور اگر اس طرح کہے کہ اگر تو میرے پاس آئے اور میں تمہارے پاس نہ آیا، یا یہ کہے کہ اگر تم نے میری زیارت کی اور میں تمہاری زیارت کو نہ آیا تو میرا غلام آزاد ہے، تو یہ قسم ایک دفعہ حانث ہونے کے بعد بھی باطل نہ ہو گی بلکہ ہمیشہ کے لئے باقی رہے گی۔

کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم نے اپنے نفس کو طلاق نہ دی تو میرا غلام آزاد ہے، امام ابو یوسفؒ نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اسی مجلس تک محدود رہے گا، یعنی اگر عورت نے اسی مجلس میں اپنے نفس کو طلاق دیدی تو طلاق واقع ہو جائیگی اور غلام آزاد نہ ہو گا، اور یہ حیلہ عورت کو اختیار دینا ہے، پس اگر اس مجلس میں عورت نے اپنے آپ کو طلاق نہ دی

لہ پہلی صورت اور اس میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں قسم کھانیوالے نے خود خریدا ہے یعنی خریدنے میں پیش قدمی کی ہے اور شرا کا ایجاب کیا ہے اور فلاں نے اس کے ایجاب کو قبول کیا ہے اور دوسری صورت میں فلاں نے خود بیچنے میں پیش قدمی کی ہے اور بیع کا ایجاب کیا ہے اور اس ایجاب کو قسم کھانے والے نے قبول کیا ہے، اس لئے قسم کھانے والے کی ملک کا سبب اس فلاں کا فروخت کرنا ہو گیا اور یہی آزاد ہونے کی شرط تھی اور وہ پائی گئی لہذا آزاد ہو جائے گی بخلاف اول صورت کے۔

تو پھر طلاق واقع نہ ہوگی مگر غلام آزاد ہو جائے گا اور وہ شخص اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا، یہاں تک کہ دوسری مجلس میں اگر عورت نے اپنے آپ کو طلاق دی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

اگر کسی شخص نے کسی سے کہا کہ اگر تم نے میرا یہ غلام فروخت نہ کیا تو میرا وہ دوسرا غلام آزاد ہے، تو یہ قول اسکو بیع کی اجازت دینا ہے، اور یہ اجازت و قسم اسی مجلس تک محدود نہ رہے گی یہاں تک کہ اگر اس نے اسی مجلس میں اس غلام کو فروخت نہ کیا تو قسم کھانے والا حانث نہ ہوگا[1] اور ابھی دوسرا غلام آزاد نہ ہوگا، اور اگر زید نے یہ کہا کہ اگر میں کوفہ میں داخل ہو گیا اور نکاح نہیں کیا تو میرا غلام آزاد ہے، تو یہ قسم اس طرح واقع ہوگی کہ کوفہ میں داخل ہونے سے پہلے نکاح کرلے، اور اگر اس طرح کہا کہ اگر میں نے کوفہ میں داخل ہوتے ہی نکاح نہ کیا تو میرا غلام آزاد ہے، تو اس صورت میں قسم اس طرح پر پوری ہوگی کہ کوفہ میں داخل ہوتے ہی نکاح کرلے، اور اگر اس طرح کہا کہ اگر میں کوفہ میں داخل ہوا اور پھر نکاح نہیں کیا تو میرا غلام آزاد ہے، تو یہ قسم کوفہ میں داخل ہونے کے بعد نکاح کرنے پر واقع ہوگی خواہ کچھ دیر بعد نکاح کیا ہو تو بھی حانث نہ ہوگا۔

کسی شخص سے کہا گیا کہ تم فلاں عورت سے نکاح کرلو۔ اس نے جواب دیا کہ اگر میں کبھی نکاح کروں تو میرا غلام آزاد ہے، اس کے بعد اگر اس نے اس عورت کے سوا کسی دوسری عورت سے بھی نکاح کیا تو حانث ہو جائے گا، کسی شخص نے کہا کہ اگر میں نے آسمان چھونے کو ترک کر دیا تو میرا غلام آزاد ہے تو کبھی حانث نہ ہوگا، اور اگر کسی شخص نے اس طرح کہا کہ میرا غلام آزاد ہے اگر میں آسمان نہ چھوؤں تو اسی وقت حانث ہو جائے گا (قاضی خاں نے اس کو اس فصل میں بیان کیا ہے جس کے اندر یمین علی الفور اور یمین علی الابد کی قسموں کو بیان کیا ہے)، واللہ اعلم

آٹھواں باب

ان قسموں کے بیان میں جو خرید و فروخت اور نکاح وغیرہ کے بارے میں ہو!

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کوئی چیز نہ خریدوں گا یا میں کوئی چیز نہ بیچوں گا یا کوئی چیز اجرت و کرایہ پر نہ دوں گا پھر کسی شخص کو اپنا وکیل بنایا کہ وہ یہ سب کام کرے تو حانث نہ ہوگا، ہاں اگر اس نے قسم کھاتے وقت یہ بھی نیت کرلی ہو کہ میں کسی دوسرے کو یہ کام کرنے کا حکم بھی نہ دوں گا تو ایسی نیت بیان کرنے کی صورت میں اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی، اور وکیل بنانے سے بھی حانث شمار کیا جائے گا، اس لئے کہ اس نیت سے اپنے اوپر اور زیادہ سختی کرلی یا یہ صورت ہو کہ اس نے یہ نیت تو نہیں کی مگر خود ایسا معزز شخص ہے کہ یہ سب کام خود نہیں کرتا بلکہ اس کے نائبین اور کارندے کیا کرتے ہیں تو وکیل نہ بنانے اور تفصیل نہ کرنے سے بھی حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھانے والا ایسا شخص ہے

---

[1] قولہ حانث نہ ہوگا بلکہ جس کو بیچنے کی اجازت دی ہے اگر وہ اپنی پوری زندگی میں فروخت نہ کرے یہاں تک کہ انتقال کر جائے تو اب بوقت انتقال حانث ہوگا ۱۲

کہ کبھی یہ سب کام خود بھی کر لیتا ہے، کبھی دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے تو دیکھا جائے گا کہ اکثر کس طرح کرتا ہے، اکثر جس طرح کرتا ہو گا اسی کا اعتبار ہو گا (یعنی اکثر خود کرتا ہے تو وکیل بنانے یا سپرد کرنے سے حانث نہ ہو گا اور اگر اکثر خود نہیں کرتا ہے بلکہ اکثر وکیل ہی کرتے ہیں تو حانث ہو جائے گا (کافی)

اور اگر قسم کھائی کہ میں نہ خریدونگا اور نہ بیچونگا تو فاسد خرید (بیع فاسد اور شراء فاسد) میں بھی حانث ہو جائے گا اگرچہ قبضہ نہ ہوا ہو، اور ایسی بیع سے بھی حانث ہو جائے گا جس میں بائع یا مشتری کے واسطے اختیار حاصل ہو اور ایسی بیع سے بھی حانث ہو گا جو بطریق فضولی کے ہو، اسی طرح اس ہبہ سے بھی حانث ہو جائے گا جو بشرط عوض ہو، مگر بشرط عوض ہبہ میں اس وقت حانث ہو گا، جب دونوں باہمی قبضہ کر لیں (قبضہ سے پہلے حانث نہ ہوں گے) البتہ جو بیع باطل ہو گی اس سے حانث نہ ہو گا، اسی طرح مدبر، ام ولد، مکاتب کی خرید و فروخت کرنے سے حانث نہ ہو گا، اسی طرح بیع واقع ہونے کے بعد قسم کھائی اور اس بیع کا اقامہ کیا جو پہلے کر چکا تھا تو بھی حانث نہ ہو گا، لیکن اگر بیع پہلے نہیں کی تھی قسم کے بعد کر رہا ہے مگر لفظ اقامہ سے کر رہا ہے تو حانث ہو جائے گا، اور اگر باہمی رضامندی کے بعد قسم کھانے کے بعد خیار عیب کی وجہ سے بیع کو واپس دیا، یا لیا تو حانث نہ ہو گا، اسی طرح اگر اس نے بیچنے کا ایجاب تو کیا مگر مشتری نے قبول نہ کیا تو حانث نہ ہو گا، یعنی محض ایجاب سے بغیر قبول کے حانث نہ ہو گا (عتابیہ)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ بیع نہ کرونگا پھر کسی فضولی نے اس کا مال فروخت کر دیا اور اس نے اجازت دیدی تو حانث نہ ہو گا، لیکن اگر یہ شخص ایسا ہو کہ خود بیع نہیں کیا کرتا تو اس صورت میں حانث ہو جائے گا (فتاویٰ صغریٰ)

اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں خریدنے کا کام نہ کرونگا، پھر کوئی چیز اس کے اصل مالک کے بجائے کسی فضولی سے خریدی یعنی شراء فضولی کی، یا انگوری شراب خریدی تو حانث ہو جائے گا (جامع کبیر)

شیخ ابوبکر سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنا غلام بیچنے کی قسم کھائی، پھر وہ غلام اس کے پاس سے چوری ہو گیا (تو کیا حکم ہے) تو فرمایا کہ جب تک غلام مذکور کے مرجانے کا یقین حاصل نہ ہو جائے حانث نہ ہو گا (خلاصہ)

امام محمدؒ نے جامع صغیر میں فرمایا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں نے یہ غلام فروخت نہ کیا تو ایسا ہے، پھر اس غلام کو آزاد یا مدبر کر دیا تو یہ شخص اپنی قسم میں حانث ہو گیا اور اگر ایسی ہی گفتگو اپنی لونڈی کے حق میں کی اور باقی مسئلہ بحالہا رہا تو صحیح یہ ہے کہ حانث ہو گیا (تاتارخانیہ) کسی نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اگر میں نے تجھے فروخت نہ کیا تو تو آزاد ہے، پھر اس سے وطی کی یہاں تک کہ اس سے بچہ پیدا ہو گیا، تو امامؒ کے نزدیک وہ آزاد ہو گئی (خلاصہ)

بظاہر چند متضاد جزئیات کا بیان

کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں یہ غلام فروخت نہ کروں گا اور نہ ہبہ کرونگا پھر اس کے بعد نصف غلام فروخت یا ہبہ کر دیا تو شیخ نصیرؒ نے فرمایا ہے کہ وہ حانث نہ ہو گا اور شیخ رازی سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں اپنی لونڈی ضرور فروخت کروں گا، اور اس کا کوئی وقت بیان نہیں کیا، پھر اس کے بعد اس لونڈی کے اس شخص سے بچہ ہوا تو فرمایا کہ آقا استحساناً حانث نہ ہو گا، اور شیخ ابونصر دبوسی سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اگر میں نے تجھے ایک مہینہ تک فروخت نہ کیا تو تو آزاد ہے، پھر اس لونڈی کے اسی آقا کا حمل ظاہر ہوا، تو فرمایا کہ آقا کے لئے حلال ہے کہ اگر چھ مہینہ سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو اس باندی سے ایک مہینہ کے بعد وطی کرے، اور امام ابو یوسفؒ کے قول کے مطابق

آقا حانث ہوگیا، اور آقا کو حلال نہیں ہے کہ ایک مہینہ کے بعد اس سے وطی کرے، اور اگر چھ مہینہ سے زیادہ میں بچہ پیدا ہوا تو بالاجماع آقا کے لئے حلال نہیں ہے کہ ایک مہینہ کے بعد اس سے وطی کرے (حاوی)

زید نے قسم کھائی کہ واللہ میں عمر کی ام ولد کو ضرور فروخت کروں گا، یا کہا کہ واللہ میں اس عمر کو ضرور فروخت کرونگا اور حال یہ ہے کہ عمر آزاد ہے، تو امام اعظمؒ نے فرمایا ہے کہ یہ قسم بیع فاسد پر واقع ہوگی چنانچہ اگر ان دونوں کو بطور بیع فاسد کے فروخت کردیا تو بھی اپنی قسم میں سچا ہوگیا (قاضی خاں)

اور اگر کسی شخص نے کہا کہ اگر میں نے اپنا یہ غلام زید کے ہاتھ فروخت کیا تو وہ آزاد ہے، پھر اس کے بعد زید نے کہا کہ میں نے اس کی اجازت دیدی، یا یہ کہا کہ میں راضی ہوگیا، پھر زید نے اس کو خریدا تو بھی وہ آزاد نہ ہوگا، اور اگر کہا کہ اگر زید نے مجھ سے یہ غلام خریدا تو وہ آزاد ہے، اس پر جواب میں زید نے کہا کہ ہاں، پھر اس کے بعد زید نے اس غلام کو خریدا تو وہ غلام زید کی طرف سے آزاد ہوجائے گا (ایضاح)

ہشام نے امام ابو یوسفؒ سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے کہا واللہ میں یہ کپڑا تمہارے ہاتھ دس درہم کے بدلہ میں نہ بیچونگا، یہاں تک کہ تم مجھے دس درہم سے زیادہ دو، پھر اس کے بعد وہ کپڑا اس کے ہاتھ نو درہم میں فروخت کردیا، تو از روئے قیاس حانث نہ ہوگا مگر استحساناً حانث ہوجائے گا، اور ہم قیاس ہی کو اختیار کرتے ہیں (بدائع)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس کو دس درہم میں فروخت نہ کرونگا مگر اس سے زیادہ میں یا اس سے زیادہ عوض میں پھر اس کے بعد اسی کے ہاتھ گیارہ درہم میں فروخت کیا تو حانث نہ ہوگا، لیکن اگر دس درہم یا نو درہم میں فروخت کیا تو حانث ہوجائے گا، اور اگر نو درہم اور ایک دینار کے بدلہ میں بیچا تو قیاس کے اعتبار سے حانث ہوجائے گا مگر استحساناً حانث نہ ہوگا، اور اگر مشتری نے بھی قسم کھائی ہے کہ میرا غلام آزاد ہے اگر میں اس کو دس درہم کے بدلہ میں خریدوں یہاں تک کہ وہ اس کو کم کرے، پس اگر مشتری نے اس کو دس درہم میں خریدا یا دس درہم سے زیادہ میں مثلاً گیارہ درہم میں خریدا ہر صورت حانث ہوجائے گا اور اگر نو درہم یا اس سے کم میں خریدا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر نو درہم اور ایک دینار کے بدلہ میں خریدا تو حانث نہ ہوگا، لیکن بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ یہ حکم قیاس کے اعتبار سے ہے اور استحسان کے اعتبار سے حانث ہوجائیگا اور اگر مشتری نے کہا کہ اگر میں نے اس کو دس درہم کے بدلہ میں خریدا (لا باقل منه او بانقص منه) یعنی دس درہم سے کم میں تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کو دس درہم یا زیادہ میں خریدا تو حانث ہوجائے گا، اور اگر اس کو نو درہم ایک دینار کے بدلہ یا نو درہم اور ایک کپڑے کے بدلے میں خریدا تو قیاساً حانث نہ ہوگا اور استحساناً حانث ہوجائے گا۔ اور اگر بائع نے قسم کھائی کہ تمہارے ہاتھ دس درہم میں فروخت نہ کروں گا یہاں تک کہ تم مجھے زیادہ دو، پھر اس کے ہاتھ نو درہم ایک دینار جس کی قیمت پانچ درہم تھی میں فروخت کیا تو حانث نہ ہوگا (شرح جامع کبیر للحصیری)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اپنا گھر فروخت نہ کرونگا، پھر اپنی بیوی کو اس کے مہر میں وہ گھر دیدیا تو حانث ہوگیا، لیکن

ك قوله: بیع فاسد، یہ حکم اور یہ جزیہ صحیح بنانا بہت دشوار ہے، اس لئے کہ آزاد کی بیع امام صاحب کے نزدیک باطل ہوتی ہے نہ کہ فاسد، ہاں اگر آزاد کی بیع کے فساد کی کوئی روایت صحیح ہو تو ہو سکتا ہے ۱۲

ك ہمارے عرف کے موافق استحسان زیادہ ظاہر ہے ۱۲

شیخ صدر شہید نے فرمایا کہ یہ حکم اس وقت ہے کہ جب اس عورت سے نکاح نقد روپیوں پر کیا ہو، پھر ان روپیوں کے بدلہ میں یہ گھر اسکو دیا ہو، اور اگر اس عورت سے نکاح اس گھر پر کیا ہے تو حانث نہ ہوگا، ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں یہ گھوڑا نہ بیچوں گا، پھر کوئی شخص وہ گھوڑے خود لے گیا اور اس کا عوض دیدیا اور گھوڑے کا مالک اس پر راضی ہوگیا تو حانث نہ ہوگا اور فتویٰ اسی پر ہے[1] (جواہر اخلاطی)

قسم کھانے میں بیع تعاطی کے احکام

اگر کسی نے کسی سے کوئی چیز بطور بیع تعاطی[2] کے لے لی، پھر قسم کھائی کہ میں نے یہ چیز خریدی نہیں ہے تو شیخ امام علم الہدیٰ ماتوریدی نے فرمایا ہے کہ وہ حانث نہ ہوگا، اور اسی کو شیخ محمد ظہیر الدین نے اختیار کیا ہے، اسی طرح اگر کسی نے بطور بیع تعاطی کے فروخت کیا پھر قسم کھائی کہ میں نے اس کو فروخت نہیں کیا تو بھی یہی حکم ہے اور یہی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مروی ہے۔

شیخ فضلی نے فرمایا ہے کہ جو شخص جانتا ہو کہ وہ بیع تعاطی تھی تو اس کو جائز نہیں ہے کہ بیع مطلق پر گواہی دے بلکہ بیع تعاطی ہونے پر گواہی دے (وجیز کردری)

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جس شخص نے اپنی قسم کو کسی فعل کے کرنے پر منعقد کیا ہے اور لام کو ذکر کیا ہے جو عربی میں تملیک اور واسطے کے لئے آتا ہے تو دیکھا جائے گا کہ اگر لام کو فعل کے محل (فعل واقع ہونے کی جگہ) کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے تو اس کی قسم محلوف علیہ (یعنی جس چیز پر قسم کھائی ہے) کی ملک میں اس چیز کے واقع ہونے پر منعقد ہوگی جس کی قسم کھائی ہے، یہاں تک کہ قسم کھانے والا جب اس فعل کو محلوف علیہ کے ملک میں کرے گا تو حانث ہوگا، خواہ محلوف علیہ کے حکم سے کرے یا اس کے حکم کے بغیر کرے، اور خواہ وہ فعل ان افعال میں سے ہو جن میں وکالت جاری ہوتی ہے، یا ان افعال میں سے جن میں وکالت جاری نہیں ہوتی، اور اگر لام کو فعل سے ملا کر ذکر کیا ہے تو اگر وہ فعل ان افعال سے ہوگا جن میں وکالت جاری ہوتی ہے اور اس فعل کے لئے ایسے حقوق ہیں کہ وکیل ان حقوق کے لاحق ہونے کی وجہ سے مؤکل پر رجوع کرسکتا ہے، جیسے بیع و شرا وغیرہ، تو اس کی قسم وکالت اور حکم دونوں پر منعقد ہوگی، یہاں تک کہ جب قسم کھانے والا اس فعل کو اس فعل کے محل میں محلوف علیہ کے حکم سے کریگا تو حانث ہوگا، عام اس سے کہ فعل کا وہ محل محلوف علیہ کے ملک میں ہو یا اس کے غیر کے ملک میں ہو، اور اگر وہ فعل ایسا فعل ہے جس میں وکالت بالکل جاری نہیں ہوتی جیسے کھانا اور پینا، یا ایسا فعل ہے کہ اس میں وکالت جاری ہوتی ہے لیکن اس میں ایسے حقوق نہیں ہوتے جن کے ذریعہ سے وکیل مؤکل پر رجوع کرسکے تو اس کی قسم محض محلوف علیہ کے ملک میں اس فعل کے واقع کرنے پر منعقد ہوگی یہاں تک کہ اگر اس فعل کو محلوف علیہ کے ملک میں کرے گا تو حانث ہوگا چاہے محلوف علیہ کے حکم سے کیا ہو یا اس کے حکم کے بغیر

---

[1] قولہ فتویٰ اسی پر ہے، یہ حکم اس وقت ہے جب قسم کھانے والے نے اس طرح معاملہ کرنے کی نیت نہ کی ہو، اور اگر اس طرح معاملہ کرنے کی بھی نیت کرلی ہو تو حانث ہو جائے گا اور امید ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہ ہوگا مترجم ۱۲

[2] بیع تعاطی کی مثال یہ ہے کہ مثلاً دس دس آموں کی ڈھیری الگ الگ رکھی ہے اور نرخ مشہور ہے مثلاً ایک ایک پیسہ فی آم پس کوئی شخص آئے اور اسی حساب سے پیسے رکھ کر بغیر کچھ کہے ہوئے اتنے آم اٹھالے جائے اور زبان سے کوئی ایجاب و قبول نہ کرے اور مالک بھی زبان سے کوئی ایجاب و قبول نہ کرے پیسے اٹھا کر رکھ لے، مترجم۔

لیکن اگر اس فعل کو محلوف علیہ کے علاوہ کسی دوسرے کی ملک میں کیا ہے تو حانث نہ ہوگا اگرچہ اس فعل کو محلوف علیہ کے حکم ہی سے کیوں نہ کیا ہو۔

امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی آدمی کسی سے کہے اِنْ بِعْتُ لَکَ ثَوْبًا فَعَبْدِیْ حُرٌّ یعنی اگر میں تمہارے لئے کوئی کپڑا بیچوں تو میرا غلام آزاد ہے، اور کسی خاص کپڑے کی نیت نہ ہو، پھر محلوف علیہ کوئی کپڑا کسی آدمی کو دیکر حکم کرے کہ یہ کپڑا قسم کھانے والے کو دیدو تاکہ وہ اسے بیچے، اور وہ آدمی ایک اوسط درجہ کا کپڑا قسم کھانے والے کے پاس لائے اور کہے کہ یہ کپڑا فلاں کے لئے یعنی محلوف علیہ کیلئے بیچدو، یا یہ کہے کہ اس کپڑے کو بیچدو، اور فلاں کے لئے بیچنے کا لفظ نہ کہے، لیکن قسم کھانے والا جانتا ہے کہ یہ شخص محلوف علیہ کا قاصد ہے اور پھر اس کے باوجود بیچدیا تو اپنی قسم میں حانث ہوجائے گا، اور اگر درمیانی آدمی نے اس طرح کہدیا کہ یہ کپڑا میرا ہے یا فقط یہ کہا کہ اس کپڑے کو بیچدو اور فلاں کے لئے بیچو کا لفظ نہ کہا اور قسم کھانے والا نہیں جانتا کہ یہ محلوف علیہ کا قاصد ہے اور اس کپڑے کو بیچدیا تو حانث نہ ہوگا، لیکن جب اس طرح قسم کھائے کہ اِنْ بِعْتُ ثَوْبًا لَکَ فَکَذَا، اور باقی مسئلہ بحالہٖ ہے تو ہر حال میں حانث ہوجائیگا خواہ درمیانی آدمی نے اس سے بِعْہُ لِفُلَانٍ کہا یا بِعْہُ لِیْ کہا یا فقط بِعْہُ کہا اور اس میں کوئی زیادتی نہیں کی تو جب کپڑا محلوف علیہ کی ملک ہوگا تو پھر اگر قسم کی پہلی قسم میں یہ نیت کی ہو کہ وہ ایسا کپڑا بیچے جو محلوف علیہ کی ملک ہو اور دوسری قسم میں یہ نیت کرے کہ وہ کپڑا محلوف علیہ کے حکم سے بیچے پس وہ قسم دیانۃً یعنی فیما بینہ وبین اللہ اس چیز پر واقع ہوگی جس کی نیت کی تھی اور فصل اول میں قاضی بھی اس کی تصدیق کرے گا لیکن فصل ثانی میں قاضی اس کی تصدیق نہ کرے گا (ذخیرہ انیسویں فصل)

منتقیٰ میں ابن سماعہ امام محمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں فلاں کے لئے کوئی کپڑا نہ بیچوں گا، پھر فلاں (محلوف علیہ) کیلئے کوئی کپڑا بیچا اور محلوف علیہ اس بیع کو نافذ کردے تو قسم کھانیوالا حانث ہوجائیگا اور اگر قسم کھانے والے نے اس کپڑے کو محض اپنے لئے بیچا محلوف علیہ کیلئے نہ بیچا تو حانث نہ ہوگا (شرح جامع کبیر للحصیری باب الحنث)

اگر قسم کھائی کہ میں کوئی چیز تمہارے اسباب میں سے تمہارے واسطے فروخت نہ کروں گا پھر ایک تکیہ فروخت کیا جس میں محلوف علیہ کا سوت بھرا ہوا تھا تو حانث نہ ہوگا (عتابیہ)

بیع کے اندر حطِ ثمن کے مسائل

زید نے عمر سے ایک غلام خریدنا طے کیا، بیچنے والے نے اس کی قیمت ہزار روپیہ مانگی اور مشتری نے پانچ سو کہے تو بائع نے کہا کہ یہ غلام آزاد ہے اگر میں نے تم سے ہزار روپیہ سے کچھ کم کئے پھر اس کے بعد بائع نے کہا کہ میں نے تمہارے ہاتھ اس کو پانچ سو روپیہ میں فروخت کردیا تو اب خریدار بیع قبول کرے یا نہ کرے بیچنے والا حانث ہوجائے گا اور غلام آزاد ہو گا، اور اگر بیچنے والے نے معاملہ طے کرتے وقت کہا ہو کہ اگر میں نے اس کی قیمت سے کچھ حصہ حطؔ[۱] کیا تو یہ غلام آزاد ہے اور باقی مسئلہ بدستور ہے تو غلام آزاد نہ ہوگا اور بیچنے والا حانث نہ ہو گا، اگرچہ غلام کی قیمت سے طے ہونے کے بعد کچھ قیمت حط بھی کردیگا تو بھی قسم پوری ہوجائے گی اور غلام آزاد نہ ہو گا اس لئے کہ بیع مکمل ہونے کے بعد حط ہو گا اور اس وقت وہ غلام بائع کی ملک سے نکل چکا ہو گا۔

[۱] قولہ حط۔ قیمت طے ہونے کے بعد بائع کا از خود طے شدہ قیمت سے کم لینا حط ثمن کہلاتا ہے ۱۲

اور اگر اس صورت میں بائع نے قسم کی جزا اپنی بیوی کی طلاق یا کسی دوسرے غلام کی آزادی قرار دی ہو تو اس کی بیوی پر طلاق پڑ جائے گی اور دوسرا غلام آزاد ہو جائے گا، اسی طرح اگر ان صورتوں میں تھوڑا سا ثمن خریدار کو ہبہ کر دیا خواہ پورا ثمن وصول کرنے کے بعد ہبہ کیا ہو یا اس سے پہلے، ہر صورت میں اپنی قسم کے اندر حانث ہو جائے گا اور اگر تمام ثمن مشتری کے ذمہ سے حط کر دیا یا اس کو تمام ثمن ہبہ کر دیا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر اس کو بعض ثمن سے بری کیا ہے تو دیکھا جائے گا کہ اگر ثمن پر قبضہ کرنے سے پہلے ایسا کیا ہے تو اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا اس لئے کہ یہ معاملہ حط قرار دیا جائے گا اگر ثمن پر قبضہ کرنے کے بعد ایسا کیا ہے تو حانث نہ ہوگا (محیط)

امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی شخص سے کپڑا خریدنے کا معاملہ کیا اور بائع نے بارہ روپے سے کم میں دینے سے انکار کیا اس پر مشتری نے کہا کہ اگر اس کو میں بارہ روپے میں خریدوں تو میرا غلام آزاد ہے اس کے بعد پھر اس کپڑے کو تیرہ روپے میں یا بارہ روپے اور ایک کپڑے کے عوض میں خریدا تو اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا اور اگر اس کو گیارہ روپے اور ایک اشرفی کے عوض میں یا گیارہ روپے اور ایک کپڑے کے عوض میں خریدا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر بائع نے کہا کہ میرا غلام آزاد ہے اگر میں نے اس کو دس میں فروخت کیا، پھر اس کو گیارہ روپے کے عوض میں یا دس روپے اور ایک دینار کے عوض میں یا نو روپے اور ایک دینار کے عوض میں فروخت کیا تو حانث نہ ہوگا (شرح جامع کبیر للحصیری)

اگر کسی نے کوئی چیز روپیوں کے عوض میں فروخت کی پھر قسم کھائی کہ اس کا ثمن نہ لوں گا پھر ان روپیوں کے بدلے میں گیہوں لے لئے تو حانث ہو جائے گا (وجیز کردری)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں یہ چیز کسی کے ہاتھ فروخت نہ کروں گا پھر اس کو دو آدمیوں کے ہاتھ فروخت کیا تو حانث ہو جائے گا (عتابیہ)

کسی نے قسم کھائی کہ میں کپڑا نہ خریدوں گا اور اس کی نیت میں کوئی خاص کپڑا نہیں تھا، پھر اس نے ریشمی چادر یا طیلسان یا پوستین یا قبا خریدی تو حانث ہو جائے گا، اور اگر اس نے رومال، تولیہ یا بچھونا یا ٹوپی یا گدہ یا ہنا لی خریدی تو حانث[1] نہ ہوگا (وجیز کردری)

وجیز میں لکھا ہے کہ اسی طرح اگر کوئی ٹکڑا خریدا جو نصف کپڑے کے برابر نہیں ہے تو بھی حانث نہیں ہوگا اور اگر نصف کپڑے کے برابر یا زیادہ ہے تو حانث ہو جائے گا، اسی طرح اتنا کپڑا خریدا جس میں نماز جائز ہو جائے گی تو بھی حانث ہو جائے گا، وجیز کی عبارت پوری ہو گئی۔

کسی نے قسم کھائی کہ میں اس عورت کے لئے کپڑا نہ خریدوں گا پھر اس کے لئے اوڑھنی خریدی تو حانث نہ ہوگا (جواہر اخلاطی) اگر کسی نے قسم کھائی کہ کتان نہ خریدوں گا تو ہمارے عرف میں یہ قسم کتان کے کپڑے پر واقع ہوگی (قاضی خاں)

اگر زید نے قسم کھائی کہ میں عمرو سے کچھ نہ خریدوں گا، پھر اس سے ایک کپڑے کی بیع سلم ٹھہرائی تو حانث ہو جائیگا

---

[1] قولہ حانث نہ ہوگا ۱۲ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے یہاں کے عرف کے موافق کپڑا خریدنے سے جو چیزیں متبادر طریقہ سے مفہوم ہوتی ہیں یہ قسم اسی پر محمول ہوگی واللہ اعلم بالصواب ۱۲

(ظہیریہ)، اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اپنی لونڈی کے لئے نیا کپڑا نہ خریدوں گا تو عرف میں نیا کپڑا وہ مراد ہوگا جو دھلا نہ ہو (قاضی خاں)

اور اگر عربی میں قسم کھائی کہ لا یشتری طعاما یعنی طعام نہ خریدوں گا پھر اس نے گیہوں خرید لئے تو ہمارے علماء کے قول میں حانث ہوجائے گا، حاوی میں اسی طرح مذکور ہے، مترجم کہتا ہے کہ اماموں کے عرف میں طعام گیہوں پر بولا کرتے ہیں اور ہمارے عرف میں کھانے کی ہر چیز پر بولتے ہیں، اس لئے کھانے کی کوئی چیز خریدیگا تو حانث ہوجائے گا۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں ان روپیوں کی روٹی نہ خریدوں گا، تو جب تک یہ روپے پہلے نانبائی کو دیکر پھر اس سے یہ نہ کہے کہ مجھے ان روپیوں کی روٹی دیدو، حانث نہ ہوگا، چنانچہ اگر نانبائی کو یہ روپے دینے سے پہلے روٹی خریدنے کے لئے کہدیا تو حانث نہ ہوگا، لیکن جامع میں فرمایا ہے کہ اگر اس نے اس معاملۂ بیع کو ان روپوں کی طرف منسوب کرکے کہا ہے تو حانث ہوجائے گا، خواہ یہ روپے ابھی دئے ہوں یا نہ دیئے ہوں (جیز کردری) اور یہی قول زیادہ صحیح ہے۔

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں جَو نہ خریدوں گا، پھر گیہوں خریدے جس میں جَو کے دانے بھی ہیں تو حانث نہ ہوگا (قاضی خاں)

کسی چیز کو نہ خریدنے کی قسم کھانے کے بعد پھر اس کو ضمناً خریدنے کا حکم

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں لکھوری اینٹ یا لکڑی یا نرکل نہ خریدوں گا، پھر اس نے کوئی پختہ مکان خریدا تو حانث نہ ہوگا، (اگرچہ ضمناً اس میں لکھوری اینٹ اور لکڑی و نرکل وغیرہ کی خرید ہوجائے گی)۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں خرما کے پھل نہ خریدوں گا پھر اس نے ایک زمین خریدی جس میں خرما کے درخت ہیں اور درختوں پر پھل موجود ہے اور خریدار نے شرط کرلی کہ یہ پھل میرے ہوں گے تو حانث ہوجائے گا۔

اسی طرح اگر کسی نے قسم کھائی کہ بقل (یعنی ساگ پات سبزی وغیرہ کی چیزیں) نہ خریدوں گا، پھر ایسی زمین خریدی جس میں بقل یعنی سبزی موجود ہے اور مشتری نے شرط کرلی کہ یہ بقل میری ہوگی تو حانث ہوجائے گا، اس لئے کہ اس صورت میں یہ بقل بیع میں مقصود ہوگی، نہ کہ محض تابع رہی، اور اگر قسم کھائی کہ گوشت نہ خریدوں گا پھر زندہ بکری خریدی تو حانث نہ ہوگا، اسی طرح اگر قسم کھائی کہ کڑواتیل نہ خریدوں گا پھر سرسوں خریدی تو حانث نہ ہوگا، اسی طرح اگر کسی نے قسم کھائی کہ نرکل یا خرما کے پتے نہ خریدوں گا پھر نرکل کے پتوں کی بوریا یا خرما کے پتوں کی زنبیل خریدی تو مشائخ نے کہا ہے کہ حانث نہ ہوگا، اسی طرح اگر قسم کھائی کہ بکری کا بچہ (حلوان) نہ خریدونگا، پھر گابھن بکری خریدی یا قسم کھائی کہ جو چھوٹا بچہ ہو نہ خریدوں گا پھر حاملہ لونڈی خریدی تو حانث نہ ہوگا (بدائع) اور اگر قسم کھائی کہ کوئی درخت نہ خریدوں گا پھر ایک زمین خریدی جس میں درخت تھے تو حانث نہ ہوگا (ظہیریہ)

اس قسم کے مسائل میں ایک اور قاعدہ کلیہ

اصل کلی یہ ہے کہ اگر کسی چیز کے نہ خریدنے کی قسم کھائی تو اس میں تین صورتیں ہیں (۱) یہ ایسی چیز ہے کہ دوسری چیز کے

خریدنے میں خود بخود بغیر ذکر شرط کے محض تابع ہو کر داخل ہو جاتی ہے تو حانث نہ ہوگا [۲] اور اگر بغیر ذکر شرط کے داخل نہیں ہوتی بلکہ شرط کرنے سے داخل ہو سکتی ہے، تو اگر شرط کرے گا تو حانث ہوگا ورنہ نہیں [۳] وہ چیز ایسی ہے کہ بیع میں مقصود بالذات ہو کر داخل ہوتی ہے تو بغیر شرط کے بھی حانث ہو جائے گا۔

پس اگر قسم کھائی کہ دیوار نہ خریدوں گا، پھر ایک گھر خریدا جس کی محض چہار دیواری قائم ہے تو (قاعدہ نمبر ۳ کے اعتبار سے) حانث ہو جائے گا، اسی طرح کسی نے قسم کھائی کہ خرمے کا درخت نہ خریدونگا پھر ایک ایسا باغ خریدا جو چہار دیواری سے گھرا ہوا ہے اور وہ باغ خرمے کے درخت کا ہے تو حانث ہو جائے گا۔

اور اگر قسم کھائی کہ اون نہ خریدوں گا پھر ایک بکری یا دنبہ خریدا جس کی پشت پر اون موجود ہے تو حانث نہ ہوگا، اسی طرح اگر اس بکری یا دنبہ کو ایسے بکری یا دنبہ کے عوض میں خریدا جس کا اون کاٹا ہوا ہے تو بھی ظاہر الروایت میں یہی حکم ہے (قاضی خاں)

اور اسی طرح اون نہ خریدنے کی قسم کھائی پھر ایسی کھال خریدی جس پر اون موجود ہے تو بھی حانث نہ ہوگا لیکن امام محمدؒ سے مروی ہے کہ ایسی کھال خریدنے میں حانث ہو جائے گا (عتابیہ)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ دودھ نہ خریدوں گا، پھر ایک ایسی بکری خریدی جس کے تھنوں میں دودھ ہے تو حانث نہ ہوگا، اسی طرح بکری کو اس کی جنس کے دودھ کے عوض میں خریدا تو بھی حانث نہ ہوگا، یہ حکم ظاہر الروایات کے موافق ہے اور یہ صورت اور اس بکری کو بعوض گوشت کے خریدنا امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یکساں ہے اور یہ بیع ہر حال میں جائز ہے اور دودھ نہ خریدنے کی قسم میں حانث نہ ہوگا۔

اور اگر قسم کھائی کہ دنبہ کی چکتی نہ خریدوں گا پھر ایک مسلم دنبہ ذبح کیا ہوا خریدا تو حانث نہ ہوگا (قاضی خاں)

قسم کے باب میں ایک اور قاعدہ کلیہ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ وہ چیز جس پر بیع نہ کرنے کی قسم کھائی ہے اگر وہ چیز کسی دوسری چیز کی طبیعت میں بیع میں داخل ہو جائے اور خود وہ چیز بیع میں مقصود نہ رہے تو حانث نہ ہوگا، ہاں اگر وہ چیز بیع میں مقصود ہو کر داخل ہو تو بے شک حانث ہو جائے گا (ذخیرہ)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ گوشت نہ خریدوں گا پھر سرا اور پایا خریدا تو حانث نہ ہوگا، اگر کسی نے قسم کھائی کہ سرا اور پایا نہ خریدوں گا تو امام اعظمؒ کے نزدیک یہ قسم بکری، دنبہ، گائے (بھینس، بھیڑ) کے سرے اور پائے پر واقع ہوگی اور صاحبینؒ کے نزدیک فقط بھیڑ، بکری، اور دنبہ کے سرا اور پایا پر واقع ہوگی اور یہ اختلاف عصر اور زمانہ کا اختلاف ہے۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ چربی نہ خریدوں گا پھر اس کے بعد پیٹ کی چربی خریدی تو حانث ہو جائے گا لیکن

---

[۱] قولہ حانث ہو جائے گا، یہ حکم عرف اور زمانہ کے اختلاف سے مختلف ہے ۱۲ [۲] قولہ عصر اور زمانہ، ہمارے عرف کے موافق اگر سرا، اور پایا دونوں ساتھ بولیں تو صرف بھیڑ بکری، دنبہ کے سرا اور پایا پر واقع ہونا چاہیے اور اگر صرف پایا بولیں تو گائے بھینس کے پائے پر واقع ہونا چاہیے کیونکہ عرف ایسا ہی ہے، واللہ اعلم بالصواب ۱۲

اگر پیٹھ کی چربی یا کسی اور حصہ کی چربی جس میں گوشت ملا ہوا ہوتا ہے، تو اس مسئلہ کو امام محمدؒ نے اصل میں اگرچہ ذکر نہیں فرمایا ہے لیکن شمس الائمہ سرخسی نے (اس کی شرح میں) ذکر کیا ہے کہ حانث نہ ہوگا (محیط)

کسی شخص نے کہا کہ قسم خدا کی میں ان روپیوں سے کچھ نہ خریدوں گا مگر گوشت، پھر اس کے بعد اس نے ان روپیوں میں سے تھوڑے روپے کے عوض گوشت خریدا اور باقی روپیوں کے عوض گوشت کے سوا کوئی اور چیز خریدی تو حانث نہ ہوگا، جب تک کہ ان سب روپیوں کے گوشت کے سوا کوئی دوسری چیز نہ خریدے۔

اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں ان روپیوں کے عوض گوشت کے سوا کچھ نہ خریدوں گا پھر اس کے بعد اس نے ان روپیوں میں سے تھوڑے روپیوں کے عوض گوشت کے سوا کوئی اور چیز خرید لی تو قیاساً اگرچہ حانث نہ ہوگا مگر استحساناً حانث ہو جائے گا۔

اور اگر قسم کھائی کہ میں اون یا بال نہ خریدوں گا تو یہ قسم سارے اون اور بال پر واقع ہوگی اور ان چیزوں پر واقع نہ ہوگی جو اون اور بال سے بنائی گئی ہوں، چنانچہ کمبل (اونی کپڑے) اور بالوں کی تھیلی خریدنے سے حانث نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خان)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ تیل (دھن) نہ خریدوں گا تو یہ قسم ایسے تیل پر واقع ہوگی جس سے تدہین کرنے کا لوگوں میں عام رواج اور عادت ہو، یعنی جس کو لوگ عام طور سے تیل استعمال کرنے کے موقع میں استعمال کرتے ہوں، اور جس سے تدہین کی عام عادت نہ ہو جیسے روغن زیتون، روغن السی (تیسی) اور روغن نارجیل (رمیڈی) اور ہڈی کے گودے کی چربی ان چیزوں کے خریدنے سے حانث نہ ہوگا، اور اگر اس نے اس قسم کے بعد پکا ہوا روغن زیتون (زیت مطبوخ) خریدا اور قسم کھانے کے وقت اس کی کوئی خاص نیت نہیں تھی تو حانث ہو جائے گا (بدائع)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ بنفشہ یا خطمی نہ خریدوں گا تو کتاب (اصل) میں مذکور ہے کہ یہ قسم روغن بنفشہ پر واقع ہوگی، پتے پر واقع نہ ہوگی، مگر مشائخ نے فرمایا ہے کہ ہمارے عرف میں روغن بنفشہ خریدنے سے حانث نہ ہوگا (فتاویٰ قاضی خان)

زمانہ اور عرف کے اختلاف کا ثمرہ مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ کے عرف میں عام لوگوں کے اطلاق میں بنفشہ کا اطلاق اس کے پھول اور پتہ پر ہوتا ہے، اور خطمی کا اطلاق اس کے بیج یعنی تخم پر ہوتا ہے، لہذا یہ قسم گل بنفشہ اور رگ بنفشہ اور تخم خطمی پر واقع ہوگی (واللہ اعلم بالصواب)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کے واسطے نہ خریدوں گا، پھر فلاں کے نابالغ بچے اور ماذون (کاروبار کی اجازت پایا ہوا) غلام کے واسطے اس شخص کی اجازت سے خریدا تو بھی حانث نہ ہوگا (عتابیہ) کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں کے واسطے یہ چیز ضرور خریدوں گا، اس قسم کے بعد فلاں کے واسطے وہ چیز خریدی لیکن پھر اس کو بائع ہی کے واسطے واپس کر دی تو اپنی قسم میں سچا رہے گا، حانث نہ ہوگا (وجیز کردری)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں نے فلاں غلام کو خریدا تو وہ آزاد ہے، پھر اس نے اس غلام کو بجائے اپنے عمر کے

اے قولہ یہ لفظ مگر اور سوا کے مفہوم کا فرق ہے ۱۲ ۲ے قولہ حانث نہ ہوگا، ہماری زبان کے عرف میں اگر مطلقاً اس طرح کہا کہ تیل نہ خریدوں گا تو ہڈی کے گودے کی چربی کے سوا سب تیلوں پر یہ قسم واقع ہوگی، اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ لگانے کا تیل نہ خریدوں گا تو اس وقت حکم کتاب مذکورہ بالا کے مطابق ہوگا، واللہ اعلم بالصواب ۱۲

واسطے خریدا تو امام محمدؒ نے اس جزیہ کو اپنی کسی کتاب میں ذکر نہیں فرمایا، لیکن فقیہ ابو بکر بلخی سے منقول ہے کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ قسم منحل نہ ہوگی اور یہی اشبہ[1] بالفقہ ہے (ذخیرہ)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کا غلام نہ خریدوں گا، پھر اپنا مکان فلاں کو اس غلام کے عوض کرایہ پر دیدیا (یعنی اس مکان کے کرائے میں غلام کو لیا) تو حانث نہ ہوگا (ظہیریہ)

اور اگر قسم کھائی کہ یہ غلام نہ خریدوں گا اور نہ کسی کو اپنے واسطے خریدنے کا حکم دوں گا، پھر اس کی مصلحت ہوئی کہ اس کو کسی طرح خریدوں تو اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی دوسرا غلام خرید کر اس کو تجارت کرنے کی اجازت دیدے یعنی عبد ماذون بنا دے، پھر وہ عبد ماذون اس غلام کو خریدے جس کے نہ خریدنے کی قسم کھائی تھی، پھر اس کے بعد اس عبد ماذون کے اذن تجارت کو ختم کردے یعنی مجور کردے، اس طرح وہ غلام اس کا ہو جائے گا اور یہ شخص حانث بھی نہ ہوگا، اس لئے کہ حانث ہونے کی شرط خود خریدنا یا حکم دینا تھا، وہ پائی نہیں گئی (خلاصہ) اگر کسی نے قسم کھائی کہ عورت نہ خریدونگا پھر ایک نابالغ لونڈی خریدی تو حانث نہ ہوگا (ظہیریہ)

اگر کسی شخص نے دس لونڈیوں کو دیکھا اور کہا کہ اگر میں نے ان لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی خریدی تو وہ آزاد ہے، پھر کسی دوسرے آدمی کے لئے ان میں سے کوئی لونڈی خریدی پھر اس آدمی سے اس کو اپنے واسطے خرید لی تو وہ آزاد نہ ہوگی، اسی طرح ان لونڈیوں میں سے دو لونڈیاں ایک ہی معاملہ اور ایک صفقہ میں ایک اپنے واسطے اور ایک دوسرے کے واسطے خریدی تو ان میں سے کوئی آزاد نہ ہوگی (ظہیریہ)

منتقی میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ جاریہ (لونڈی) نہ خریدوں گا، پھر بوڑھی لونڈی یا دودھ پیتی لونڈی خریدی تو حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ کوئی غلام سندھ[2] کا نہ خریدوں گا تو یہ قسم سندھی غلام نہ خریدنے پر واقع ہوگی، اور اگر یہ قسم کھائی کہ کوئی غلام خراسان سے نہ خریدوں گا، پھر کوئی خراسانی غلام خراسان کے سوا کسی دوسرے مقام پر خریدا تو حانث نہ ہوگا، جب تک کہ کوئی غلام خراسان میں نہ خریدے (خلاصہ)

کسی شخص نے تین گھوڑے ایک سو پانچ روپے میں خریدے، پھر قسم کھائی کہ میں نے ان میں ایک گھوڑا پینتیس ۳۵ روپے میں خریدا ہے تو حانث ہو جائے گا۔

دو آدمیوں کے درمیان میں اسی بکریاں مشترک ہیں پس اس شخص سے جو امام وقت کی جانب سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر ہے اور اس نے ان دونوں آدمیوں میں سے ایک سے زکوٰۃ کا مطالبہ کیا اور اس نے قسم کھائی کہ میں چالیس بکریوں کا مالک نہیں ہوں تو حانث ہو جائیگا اور اس پر زکوٰۃ واجب رہے گی، اگر کسی نے ایک غلام خریدا پھر قسم کھائی کہ میں چالیس روپیوں کا مالک نہیں ہوں تو حانث نہ ہوگا اور اس پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی (اگرچہ وہ غلام چالیس روپیہ سے زیادہ کا ہے) (وجیز کردری)

---

[1] قولہ اشبہ بالفقہ الخ (محقق یہ ہے کہ اگر عمرؔ کے حکم سے خریدا ہے تو قسم نہ ٹوٹے گی اور بلا حکم بطور شرائے فضول کے خریدا ہے تو قسم ٹوٹ جائے گی واللہ اعلم [2] قولہ سندھ کا الخ (وجہ فرق یہ ہے کہ سندھ کا غلام سے مراد عرف میں ملک سندھ کا باشندہ ہے، خواہ کہیں پر رہتا ہو لہذا کوئی سندھ کا غلام کہیں پر خریدے گا حانث ہو جائے گا، بخلاف خراسان کے غلام کے اس سے مراد عرف میں خراسان کا رہنے والا غلام مراد نہیں بلکہ خراسان میں خریدنا مراد ہے، اس لئے خراسان سے باہر خریدنے میں حانث نہ ہوگا)

منتقی میں لکھا ہے کہ اگر زید نے عمرو سے ایک غلام خریدنا چاہا اور ہزار روپیہ اس غلام کی قیمت ٹھہرائی، پھر زید نے ہزار روپیہ عمرو کو دیدئے اور پھر قسم کھائی کہ اگر میں نے ان ہزار روپیوں کے بدلے یہ غلام خریدا تو یہ ہزار روپے مسکینوں پر صدقہ ہیں اور اس کہنے کی حالت میں انھیں دئے ہوئے ہزار روپیہ کی طرف اشارہ بھی کیا اور عمرو نے اس طرح کہا کہ اگر میں نے یہ غلام ان ہزار روپیوں کے بدلے میں فروخت کیا تو یہ ہزار روپیہ مسکینوں پر صدقہ ہے اور اس نے بھی انھیں دئے ہوئے روپیوں کی طرف اشارہ کیا پھر عمرو نے انھیں روپیوں کے بدلے یہ غلام زید کے ہاتھ فروخت کر دیا تو عمرو پر لازم آئے گا کہ یہ ہزار روپیہ صدقہ کرے، زید پر لازم نہ آئے گا۔

ملک اور شرا کے مفہوم کے درمیان اختلاف کا ثمرہ

اور اگر کسی نے کہا کہ اگر میں کسی غلام کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہے، پھر اس کے بعد نصف غلام خریدا اور اس کو فروخت کر دیا پھر باقی نصف خریدا تو یہ نصف اس کی طرف سے آزاد نہ ہو گا، اور اگر اس طرح کہا کہ اگر میں نے کوئی غلام خریدا تو وہ آزاد ہے اور باقی مسئلہ بحالہا رہا تو یہ نصف ثانی آزاد ہو جائے گا اور یہ حکم غیر معین غلام کی صورت میں ہے اور اگر کسی معین غلام کے بارے میں اس طرح کہا کہ اگر میں اس غلام کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہے تو اس کا حکم خریدنے کے حکم کی طرح ہے، یعنی اس قسم کی طرح ہے جس میں کہا تھا کہ اگر میں نے یہ غلام خریدا تو یہ آزاد ہے، حاصل یہ کہ معین غلام کی صورت میں نصف ثانی آزاد ہو جائے گا اور اسی طرح کا حکم اس صورت میں ہے جب اس طرح کہے کہ اگر میں دو سو روپیہ کا مالک ہو گیا تو مجھ پر اللہ کے واسطے ان کا صدقہ کر دینا واجب ہے، پھر سو درہم کا ایک مرتبہ مالک ہوا پھر اس کے بعد دوسرے ایک سو کا مزید مالک ہوا تو اس پر ان کا صدقہ کرنا واجب نہ ہو گا بشرطیکہ اس نے غیر معین درہموں کے بارے میں اس طرح کہا ہو، اگر معین درہموں کے بارے میں اس طرح کہا ہو مثلاً معین درہموں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اگر میں ان دو سو درہموں کا مالک ہوا تو مجھ پر ان کا صدقہ کرنا واجب ہے، پھر تھوڑا تھوڑا کر کے ان درہموں کا دو مرتبہ میں مالک ہوا تو اس پر ان کا صدقہ کرنا واجب ہو گا۔ اور اگر خرید کرنے کی صورت میں اس نے یہ دعویٰ کیا کہ میری نیت یہ تھی کہ اگر میں نے پورے غلام کو خریدا تو آزاد ہے، تو قضاءً اس کے قول کی تصدیق نہ کی جائے گی مگر دیانۃً تصدیق ہوگی۔ (خلاصہ)

زید نے عمرو اور بکر سے کہا کہ اگر تم دونوں نے کسی غلام کو خریدا یا تم دونوں کسی غلام کے مالک ہوئے تو میرے غلاموں سے ایک غلام آزاد ہے، پھر وہ دونوں ایک ایسے غلام کے مالک ہوئے جو غلام ان دونوں میں برابر مشترک ہے، یا ان میں سے ایک نے خرید کر دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیا تو دونوں صورتوں میں زید حانث ہو جائے گا، اور اگر کسی نے کہا کہ میں نہیں مالک ہوں مگر محض پچاس روپیہ کا اور دس روپیہ کا، یعنی مجھ پر زکوٰۃ اس لئے نہیں ہے کہ میں دو سو روپیہ کا مالک نہیں ہوں، حالانکہ وہ محض دس ہی روپے کا مالک ہوا تھا تو بھی حانث نہ ہو گا، لیکن اگر وہ پچاس روپیہ کے ساتھ دس اشرفیوں کا بھی مالک ہو یا دس چرائی کے جانور یا کسی بھی تجارتی چیز کا مالک ہو تو حانث ہو جائے گا، لیکن اگر پچاس روپیوں کے ساتھ غیر تجارتی چیزوں کا یا خدمت کے لئے غلاموں کا یا رہنے کے گھروں کا مالک ہوا

ے قولہ زید پر لازم آئے گا، اگر عمرو نے یہ جزا قرار دی ہو کہ تو یہ غلام آزاد ہے تو یہ غلام مشتری کی طرف سے آزاد ہو گا نہ کہ بائع کی طرف سے ۱۲

تو حانث نہ ہوگا، اس لئے کہ عرف کے موافق اس کی مراد یہ ہے کہ میں پچاس روپیہ کے سوا کسی ایسے مال کا مالک نہیں ہوں جو نصاب زکوٰۃ ہو اور اس میں وہ سچا ہے (وجیز کردری)

چاندی اور سونے کی قسم کے خصوصی احکام

کسی نے قسم کھائی کہ سونا یا چاندی نہیں خریدوں گا، تو اس قسم میں سونے اور چاندی کے پتر اور ڈھلی ہوئی چیزیں مثلاً برتن، زیور وغیرہ اور روپیہ اشرفی سبھی داخل ہوں گے، اور یہ قول امام ابو یوسفؒ کا ہے، اور امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ اس قسم کے اندر روپیہ اور اشرفی داخل نہ ہوں گے، لیکن اگر چاندی کی انگوٹھی خریدے گا تو حانث ہو جائے گا۔

اسی طرح اگر ایسی تلوار خریدی جس کا دستہ چاندی سے مرصع ہو تو حانث ہو جائے گا، لیکن ان دونوں (چاندی کی انگوٹھی اور دستہ تلوار) کے ماسوا چیزیں سونے اور چاندی کے حکم جیسا حکم نہ رکھیں گی پس اگر چاندی و سونا عین تلوار میں ہو یا عین منطقہ میں ہو اور اس کو تلوار یا منطقہ کے ساتھ خریدا ہے تو اگر قیمت سونا و چاندی ہی قرار پائی ہے تو حانث ہو جائے گا، اور اگر قیمت گیہوں یا اس کے علاوہ کوئی چیز (غیر نقدین) قرار پائی ہے تو حانث نہ ہوگا، اگر کسی آدمی نے قسم کھائی کہ لوہا نہ خریدوں گا تو اس قسم کے اندر امام ابو یوسفؒ کے نزدیک لوہے کی چادریں اور لوہے کی بنائی ہوئی چیزیں اور ہتھیار وغیرہ سب چیزیں داخل ہوں گی، اور امام محمدؒ نے فرمایا کہ اس قسم کے اندر صرف وہ چیزیں داخل ہوں گی جن کا بیچنے والا لوہار کہلاتا ہے، اور اس قسم کے اندر ہتھیار داخل نہ ہوں گے، جیسے تلوار، چھرا، خود وغیرہ، اور اسی طرح سوئی اور بڑا اشفا وغیرہ بھی داخل نہ ہوگا، اور مشائخ نے فرمایا ہے کہ ہمارے دیار[1] کے عرف کے مطابق اس قسم میں کیلیں کانٹے، اور تالے چابیاں وغیرہ بھی داخل نہ ہوں گی۔ پیتل اور کانسا کا حکم لوہے کے حکم کی طرح ہے پس اگر کسی نے قسم کھائی کہ پیتل یا تانبا نہ خریدوں گا تو اس قسم کے اندر خود یہ چیزیں اور اس سے بنائی ہوئی تمام چیزیں اور پیسے امام ابو یوسفؒ کے قول کے موافق داخل ہو جائیں گے، اور امام محمدؒ کے نزدیک پیسے داخل نہ ہوں گے، اور اگر قسم کھائی کہ لوہے کے بدلے میں نہ خریدوں گا پھر ایک دروازہ اتنے لوہے کی مقدار میں خریدا جو اس لوہے کی مقدار سے کم ہے جو دروازہ کے اندر ہے تو نوادر کی روایت میں مذکور ہے کہ یہ بیع جائز نہیں ہے، پس حانث نہ ہوگا، اور اگر اتنے لوہے کے عوض خریدا ہے جو اس لوہے سے زائد ہے جو دروازہ میں لگا ہوا ہے تو یہ بیع جائز ہوگی اور وہ اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا۔

اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ نگینہ نہ خریدوں گا پھر ایک ایسی انگوٹھی خریدی جس میں نگینہ لگا ہوا ہے تو اگرچہ نگینہ کی قیمت حلقہ سے کم ہو مگر حانث ہو جائے گا، اگر کسی نے قسم کھائی کہ یاقوت نہ خریدوں گا پھر ایسی انگوٹھی خریدی جس کا نگینہ یاقوت کا ہے تو حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ آبگینہ (کانچ کا شیشہ) نہ خریدوں گا پھر چاندی کی ایسی انگوٹھی خریدی جس کا نگینہ آبگینہ کا ہے تو اگر نگینہ کی قیمت حلقہ کی قیمت سے زائد نہ ہو تو حانث نہ ہوگا، کیونکہ یہ بیع جائز نہیں ہوئی اور اگر نگینہ کی قیمت حلقہ کی قیمت سے زائد ہو تو حانث ہو جائے گا (قاضی خاں)

لہ قولہ ہمارے دیار کے عرف الخ مترجم کہتا ہے کہ ہماری زبان کے عرف میں اس قسم کھانے سے لوہے کی چادر اور لوہے کی ہر چیز خریدنے سے حانث ہو جائے گا، واللہ اعلم بالصواب ۱۲

اور اگر قسم کھائی کہ ساکھو کا دروازہ نہیں خریدوں گا، پھر ایک مکان خریدا جس میں چہار دیواری موجود ہے اور اس کا دروازہ ساکھو کا ہے تو حانث ہو جائے گا۔ (خلاصہ)

فصل: متفرقات کا بیان

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس عورت کو اپنے نکاح میں نہ لوں گا، پھر بطور نکاح فاسد کے اس سے نکاح کیا تو فساد نکاح خواہ اس وجہ سے ہو کہ یہ نکاح بغیر گواہوں کے ہوا ہے یا اس وجہ سے ہو کہ یہ عورت کسی دوسرے کی طلاق یا موت کی عدت میں ہو یا مثل اس کے کوئی اور وجہ فساد کی ہو بہر حال قسم کھانے والا حانث ہو جائے گا (سراج وہاج)

کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو تو میرا غلام آزاد ہے اور حال یہ ہے کہ اس نے نکاح کیا ہے تو وہ حانث ہو جائے گا، خواہ نکاح فاسد کیا ہو یا نکاح صحیح اور یہ حکم ازروئے استحسان ہے، اور اگر اس کی کلام میں یہ نیت تھی کہ میں نے زمانۂ ماضی میں کسی عورت سے نکاح صحیح نہیں کیا ہے تو قضاءً اور دیانۃً اسے دونوں طرح اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی اگرچہ اس صورت میں اس کے حق میں تخفیف ہے، مگر یہ تخفیف اثر انداز ہو گی، اور اگر زمانۂ مستقبل میں نکاح فاسد کی نیت کی ہو یعنی یہ مراد لی ہو کہ اگر آئندہ میں نکاح فاسد بھی کروں تو میرا غلام آزاد، تو قضاءً اس کے قول کی تصدیق ہو گی، اگرچہ یہ مفہوم جس کی اس نے نیت کی ہے، اس عبارت کا مدلول مجازی ہے لیکن چونکہ اس کے حق میں تشدید و تغلیظ ہے اس لئے قبول کیا جائے گا، اور نکاح فاسد اور جائز دونوں سے حانث ہو جائے گا (شرح جامع کبیر للحصیری)

اور اگر قسم کھانے والے کا نکاح کسی فضولی شخص نے کر دیا تو اگر قسم سے پہلے فضولی کا عقد قرار پا چکا ہے پھر قسم کھانے والے نے قسم کے بعد اجازت دی ہے تو خواہ قول سے اجازت دی ہو یا فعل سے کسی صورت میں حانث نہ ہو گا، اور اگر فضولی نے قسم کھانے کے بعد عقد نکاح باندھا ہے تو بھی قسم کھانے والا حانث نہ ہو گا جب تک کہ اجازت نہ دے، اور جب اجازت دے گا تو دیکھا جائے گا کہ قول سے اجازت دی ہے مثلاً کہا ہے کہ میں نے اس نکاح کو جائز کر دیا تو حانث ہو جائے گا اور یہی قول مختار ہے، اور اگر محض فعل سے اجازت دی ہے مثلاً مہر بھیجدیا یا اس کے مثل کوئی کام کیا جو اجازت پر دلیل ہے تو ابن سماعہ نے امام محمدؒ سے روایت کی ہے کہ حانث نہ ہو گا، اکثر مشائخ یہی فرماتے ہیں اور اسی پر فتویٰ ہے۔

اور اگر قسم کھانے والے کا نکاح قسم کے بعد کسی فضولی نے بطور نکاح فاسد کر دیا پھر قسم کھانے والے نے اجازت دی تو خواہ قول سے اجازت دی ہو یا فعل سے کسی صورت میں حانث نہ ہو گا، اور قسم بھی منحل نہ ہو گی بلکہ باقی رہے گی، یہاں تک کہ بطور خود جائز نکاح کرے، جائز نکاح کے بعد حانث ہو گا۔

اسی طرح اگر قسم کھانے والے نے کسی کو وکیل بنا دیا کہ نکاح کرا دے اور وکیل نے نکاح فاسد کسی عورت سے کرا دیا تو بھی وکیل بنانے والا حانث نہ ہو گا۔

کسی نے قسم کھائی کہ میں کسی عورت سے نکاح نہ کروں گا پھر قسم کھانے والے پر نکاح کرنے کے لئے جبر کیا گیا اور اس نے نکاح کرلیا تو اپنی قسم میں حانث نہ ہوگا (قاضی خاں)

نکاح کی قسم میں فضولی کی طرف شرط کے خلاف کوئی چیز واقع ہونے کا حکم

نوادر ہشام امام محمدؒ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے قسم کھائی کہ اگر میں اس نابالغ بچی کا نکاح کروں تو میری بیوی پر تین طلاق، پھر کسی فضولی نے قسم کھانے والے کی موجودگی میں اس نابالغ بچی کا نکاح کردیا اور قسم کھانے والا خاموش رہا اور شوہر نے قبول کرلیا، پھر اس کے بعد قسم کھانے والے نے یعنی بچی کے باپ نے اجازت دیدی تو حانث نہ ہوگا۔

اسی طرح اگر اپنی لونڈی کے نکاح کے بارے میں اسی قسم کی قسم کھائی تو یہی حکم ہے، اور تجرید میں امام محمدؒ سے مروی ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے اس کی اجازت کے بغیر نکاح کیا پھر قسم کھائی کہ اس عورت سے نکاح نہ کروں گا پھر وہ عورت راضی ہوگئی تو حانث نہ ہوگا، اور اگر عورت قسم کھائے کہ میں اپنا نکاح نہ کروں گی پھر کوئی آدمی اس کا نکاح کردے خواہ اس کی اجازت سے یا اس کی اجازت کے بغیر پھر اس کے بعد وہ اجازت دیدے، یا باکرہ تھی اور ولی نے اس کا نکاح کیا اور وہ خاموش رہی تو ان تمام صورتوں میں وہ حانث ہوجائے گی، یہ روایت پہلی روایت کے مخالف ہے، خلاصہ میں اسی طرح ہے۔

اور کسی باکرہ عورت نے قسم کھائی کہ کسی کو اپنے نکاح کی اجازت نہ دوں گی یہاں تک کہ وہ خود اس کا نکاح اپنے ساتھ کرے، پھر اس باکرہ کا کسی مرد نے نکاح کیا اور اس کو خبر نکاح کی پہنچی اور وہ خاموش رہی تو اس مسئلہ میں امام محمدؒ سے کوئی روایت نہیں ہے، اگر کوئی روایت ہے تو محض مرد کے بارے میں ہے کہ اگر کوئی آدمی قسم کھائے کہ وہ اپنے غلام کو تجارت میں اجازت نہ دے گا، پھر اس کو بیع وشرا کرتے ہوئے دیکھا اور خاموش رہا تو حانث ہوجائے گا، اور امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ دونوں مسئلوں میں حانث نہ ہوگا (محیط)

اور مجموع النوازل میں ہے کہ اگر کوئی باکرہ عورت قسم کھائے کہ میں اپنے نکاح کرنے میں اجازت نہ دوں گی پھر اس کا باپ اس کا نکاح کردے اور وہ خاموش رہے تو نکاح پورا ہوجائے گا اور وہ حانث نہ ہوگی (خلاصہ)

اگر کسی نے اپنی رضاعی بہن یا ایسی عورت سے کہا جس سے اس کا نکاح کبھی درست نہیں ہوسکتا اور وہ اس بات کو جانتا بھی ہے اکہ اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس سے نکاح کرلیا تو حانث ہوجائے گا (جامع کبیر)

ان چیزوں پر قسم کھانے کا بیان جس کو کسی کی ملک کی جانب منسوب کرے

اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ نکاح نہیں کریگا پھر وہ مجنون ہوگیا اور اس کے باپ نے اس کا نکاح کردیا تو وہ حانث نہیں ہوگا، اور تحریر میں امام محمدؒ سے منقول ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ نکاح نہیں کرے گا پھر وہ معتوہ ہوگیا، پھر اس کے باپ نے اس کا نکاح کردیا تو حانث ہوجائے گا (خلاصہ)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا، پھر اس کے بعد کسی ایک عورت سے بھی نکاح

کرلیا تو حانث ہو جائے گا (محیط سرخسی)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں ایسی عورت سے نکاح نہ کروں گا جس کے لئے شوہر ہو اور اس کے شوہر نے طلاق بائن دیدی ہو، پھر اس سے اس نے نکاح کرلیا تو امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ حانث نہ ہوگا، اس لئے کہ اس کی قسم اس عورت کے غیر کی جانب لوٹ جائے گی (ظہیریہ)

اور اگر قسم کھائی کہ میں نکاح نہ کرونگا، مگر محض چار درہم پر، پھر کسی عورت سے چار درہم پر نکاح کرلیا پھر اس کے بعد قاضی دس درہم پورے کردے تو حانث نہ ہوگا، اسی طرح حانث نہ ہوگا اگر نکاح کے بعد خود اسکے مہر میں زیادتی کردے (وجیز کردری)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ ایک دینار سے زائد پر نکاح نہ کروں گا پھر ایک دینار (اشرفی) سے زیادہ قیمت کی چاندی پر نکاح کیا مثلاً سو روپے پر نکاح کرلیا تو حانث نہ ہوگا (خلاصہ) کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کی لڑکی سے نکاح نہ کرونگا پھر اس قسم کھانے کے بعد اس فلاں شخص کے ایک دوسری لڑکی پیدا ہوئی اور اس سے نکاح کیا تو حانث نہ ہوگا (اس کی یہ قسم فلاں شخص کی موجودہ لڑکیوں کی طرف لوٹے گی) اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کی لڑکیوں میں کسی لڑکی سے نکاح نہ کروں گا یا فلاں کی لڑکی سے نکاح کروں گا، اور اس قسم کے بعد فلاں کے لڑکی پیدا ہوئی اور اس سے نکاح کرے تو امام ابو حنیفہؒ کے قول میں اس قسم کے اندر حانث ہو جائے گا (محیط سرخسی)

فتاویٰ میں مذکور ہے کہ کسی شخص نے کہا کہ قسم خدا کی میں اس گھر والوں سے یا فلاں کی لڑکیوں سے نکاح نہ کرونگا اور حال یہ ہے کہ اس گھر میں کوئی نہیں ہے اور اس فلاں شخص کے کوئی لڑکی نہیں ہے، اس قسم کے بعد ایک قوم نے سکونت اختیار کی اور اس کی لڑکی سے اس نے نکاح کیا یا فلاں شخص کے لڑکی پیدا ہوئی اور اس سے اس نے نکاح کیا تو امام محمدؒ کے قول میں حانث نہ ہوگا اور شیخین کے قول میں حانث ہو جائے گا اور یہی قول مختار ہے۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کوفہ والوں سے نکاح نہ کروں گا پھر کوفہ کی ایسی عورت سے نکاح کیا جو قسم کے دن پیدا نہیں ہوئی تھی، تو تینوں اماموں کے نزدیک حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کی نسل سے نکاح نہ کرونگا پھر فلاں کی نواسی سے نکاح کرلیا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر اس طرح قسم کھائی کہ میں فلاں کے گھر والوں سے نکاح نہ کروں گا پھر اس فلاں کی نواسی سے نکاح کیا تو حانث نہ ہوگا، ہاں اگر پوتی سے نکاح کرلے تو حانث ہو جائے گا، (خلاصہ)

اور اگر قسم کھائی کہ اہل کوفہ یا اہل بصرہ کی عورتوں کو نکاح میں نہ لاؤں گا، پھر ایسی عورت سے نکاح کیا جو پیدا ہوئی بصرہ میں مگر نشو ونما پائی کوفہ میں اور کوفہ ہی کو وطن بنالیا تو امام اعظمؒ کے قول میں قسم کھانے والا حانث ہو جائے گا، اس لئے کہ ایسا قول مولود کی جائے پیدائش پر بولا جاتا ہے یعنی جائے پیدائش اس قسم کے کلام میں مراد ہوتی ہے، یہی قول مختار ہے (محیط سرخسی)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کوفہ میں کسی عورت سے نکاح نہ کروں گا، پھر اس نے کوفہ میں کسی عورت سے اس کی اجازت کے بغیر بطور نکاح فضولی کے عقد کرلیا یعنی کسی فضولی نے اس عورت کا نکاح اس شخص کے ساتھ کردیا اور اس نے منظور کرلیا اور حال یہ ہے کہ وہ عورت بصرہ میں تھی اور بصرہ میں نکاح کی خبر پہنچنے کے بعد اس نے اجازت دی

تو اگرچہ نکاح کا پورا ہونا اجازت پر موقوف ہے اور اجازت بصرہ میں پائی جائے گی مگر چونکہ عقد نکاح کوفہ میں ہوا ہے اس لئے قسم پائی جائے گی اور وہ شخص قسم میں حانث ہو جائے گا (محیط)

قسم کے اندر عرف عام کے اعتبار سے معنی مرادی متعین ہونے کی مثالیں

اگر قسم کھائی کہ روئے زمین پر عورت سے نکاح نہ کروں گا

اور اس نے ایک خاص عورت کی نیت کی ہے تو فیما بینہ وبین اللہ اس کی تصدیق ہوگی مگر قضاءً تصدیق نہ ہوگی اور اگر کوفیہ یا بصریہ عورت کی نیت کی ہو تو دیانۃً و یا قضاءً کسی طرح اس کی تصدیق نہ ہوگی، اسی طرح اگر کالی یا اندھی وغیرہ کی نیت کا دعویٰ کرے تو بھی یہی حکم ہے کہ بالکل تصدیق نہ ہوگی، اور اگر اس نے عربیہؔ یا حبشیہ کی نیت کی ہو تو محض دیانۃً تصدیق ہوگی۔ (ظہیریہ)

اگر کسی غلام نے قسم کھائی کہ میں کسی عورت سے نکاح نہ کروں گا، پھر آقا نے کسی عورت سے اس کا نکاح کر دیا اور غلام اس نکاح سے خوش نہ ہو تو حانث نہ ہوگا، بخلاف اس کے کہ اگر آقا نے غلام پر جبر و اکراہ کیا اور غلام نے جبر و اکراہ کی وجہ سے کسی عورت سے نکاح کر لیا تو حانث ہو جائے گا یہ ظاہر الروایت ہے اور یہی صحیح ہے (جواہر اخلاطی)، اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اپنے غلام کا نکاح نہ کرونگا، پھر اس غلام کا نکاح کسی اور نے کر دیا اور اس کے بعد آقا نے اس نکاح کی اجازت زبانؔ سے دیدی تو حانث ہو جائے گا (قاضی خاں)

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں پوشیدہ نکاح کروں گا، پھر اس کے بعد اس نے اگر محض دو آدمیوں کے سامنے نکاح کیا تو یہ نکاح پوشیدہ ہے اور حانث نہ ہوگا، اور اگر تین گواہوں یا زیادہ کے سامنے نکاح کیا تو یہ نکاح علانیہ ہوگا پوشیدہ نہ ہوگا اور وہ حانث ہو جائے گا (محیط سرخسی)

اور اگر قسم کھائی کہ یہ مکان کرایہ پر نہ دوں گا حالانکہ قسم سے پہلے اس کو کرایہ پر دے چکا ہے، پس اگر اس مکان کو اسی حال پر چھوڑ دے گا اور ہر ماہ اس کا کرایہ وصول کرتا رہے گا تو حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر ابھی کرایہ دار اس میں آیا نہیں تھا لیکن کرایہ دے چکا تھا، اس نے کرایہ دار سے مہینہ کا کرایہ مانگا اور اس نے کرایہ دیدیا تو اگرچہ ابھی اس نے سکونت نہیں کی ہے مگر حانث ہو جائے گا، اور اگر اس مہینہ کا کرایہ نہیں مانگا بلکہ اس کو اسی حال پر چھوڑ دیا تو جب تک کرایہ دار اس میں آکر نہیں رہے گا حانث نہیں ہوگا۔

شیخ نجم الدین سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے قسم کھائی ہے کہ میں فلاں سے اجارہ کا معاملہ نہ کروں گا پھر فلاں مذکور اس کے پاس اپنا غلام لایا اور اجارہ کا معاملہ کیا کہ اس غلام کو اجرت لیکر فلاں پیشہ سکھلا دے اور اس شخص نے قبول کر لیا تو کیا حکم ہے، جواب دیا کہ حانث نہ ہوگا (خلاصہ)

لہ قولہ عربیہ یا حبشیہ الخ مراد یہ ہے کہ کسی ملک یا خطہ کی نیت کا دعویٰ کریگا تو دیانۃً تصدیق ہوگی اور اگر کسی معین شہر یا جگہ کا دعویٰ کریگا یا کسی وصف خاص کا دعویٰ کریگا تو دیانۃً بھی تصدیق نہ ہوگی ۱۲

ﷺ قولہ زبان سے الخ اگر زبان سے اجازت نہ دی صرف کوئی فعل ایسا کیا جس سے اس کی رضا سمجھی گئی جیسے غلام کی بیوی کے لئے کپڑے بھیجدیے یا مہر عطا کر دے تو نکاح نافذ ہو جائے گا اور حانث نہ ہوگا ۱۲

زید نے قسم کھائی کہ عمر سے فلاں حق کے بارے میں جس کا دعویٰ عمر اس کے اوپر کرتا ہے صلح نہ کروں گا، پھر اس کے بعد زید نے خالد کو وکیل بالصلح بنا دیا اور خالد نے صلح کر لی تو امام محمدؒ کے نزدیک زید حانث ہو جائیگا اس لئے کہ اس صلح میں وکیل پر کوئی ذمہ داری نہ ہو گی (پس یہ صلح کا معاملہ زید ہی کی طرف لوٹے گا) اور امام ابو یوسفؒ سے اس میں دو روایتیں ہیں، اور قتل عمد کی صلح میں وکیل صلح سے مؤکل حانث ہو جائے گا، اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں سے مقدمہ نہ کروں گا، پھر فلاں کے ساتھ مقدمہ لڑنے کے لئے کسی کو اپنا وکیل بنادیا تو حانث نہ ہو گا۔ (قاضی خاں)

ہبہ اور صدقہ اور عاریۃ کے حکم میں فرق

شمس الاسلام اور جندی سے دریافت کیا گیا کہ زید نے نشہ کی حالت میں کوئی چیز عمر کو ہبہ کر دی ہے اور قسم کھائی ہے کہ اپنے ہبہ سے رجوع نہ کروں گا اور نہ اس سے واپس لوں گا، پھر عمر نے وہ چیز خالد کو ہبہ کر دی! پھر خالد سے یہ چیز زید نے لی ہے تو حانث ہو گا یا نہیں، تو شیخ نے فرمایا کہ حانث نہ ہو گا (محیط)

اور اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں کو کوئی چیز ہبہ نہ کروں گا پھر اس فلاں کو کوئی چیز ہبہ کر دی اور اس فلاں نے ہبہ قبول نہ کیا یا قبول کیا مگر اس پر قبضہ نہ کیا تو بھی ہمارے نزدیک قسم کھانے والا حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر بغیر تقسیم کے ہبہ کیا ہو تو بھی حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر عمریٰ یا نحلہ دیا ہو یا قاصد کے ہاتھ اس کے پاس بھیجا ہو یا کسی دوسرے کو ہبہ کا حکم کیا اور اس نے فلاں مذکور کو ہبہ کر دیا تو ہر حال میں حانث ہو جائے گا، البتہ ہبہ نہ کرنے کی قسم میں صدقہ کر دینے سے ہمارے نزدیک حانث نہ ہو گا، اسی طرح اگر قسم کھائی کہ ہبہ نہ کروں گا پھر عاریۃ پر دیدیا تو حانث نہ ہو گا، البتہ اگر قسم کھائی کہ فلاں کو صدقہ نہ دوں گا یا قرض نہ دوں گا پھر فلاں کو صدقہ دے دیا، یا قرض دیدیا تو اگرچہ اس نے قبول نہ کیا مگر یہ شخص اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر قسم کھائی کہ قرض نہ مانگوں گا مگر قرض مانگ لیا تو اگرچہ فلاں نے اس کو قرض نہ دیا تو بھی یہ شخص اپنی قسم میں حانث ہو جائے گا۔

اسی طرح اگر قسم کھائی کہ فلاں کو اپنا غلام ہبۃً نہ دوں گا پھر اس غلام کو کسی دوسرے نے اس کی اجازت کے بغیر ہبہ کر دیا اور اس شخص نے اس ہبہ کی اجازت دیدی تو حانث ہو جائے گا، جس طرح کسی دوسرے کو ہبہ کرنے کا وکیل بنانے میں حانث ہو جاتا ہے۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کو ہبۃً نہ دوں گا پھر اس کو ہبہ بالعوض کیا یعنی عوض لے کر ہبہ کیا تو بھی حانث ہو جائے گا، کسی شخص نے قسم کھائی کہ اپنے غلام کو مکاتب نہ بناؤں گا پھر کسی دوسرے نے اس غلام کو اس کی اجازت کے بغیر مکاتب بنا دیا، پھر اس نے مکاتب بنانے کی اجازت دیدی تو حانث ہو جائے گا، اسی طرح مکاتب بنانے کا وکیل بنانے سے بھی حانث ہو جائے گا (قاضی خاں)

فتاویٰ میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں فلاں شخص سے کوئی چیز عاریت پر نہ لوں گا، پھر فلاں مذکور نے اس شخص کو اپنے گھوڑے پر اپنے پیچھے سوار کر لیا تو حانث نہ ہو گا (محیط سرخسی)

اگر قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ کندی کرنے میں کام نہ کروں گا، پھر فلاں کے اس کام میں جو شریک ہوا سکے ساتھ کندی کا کام کیا تو حانث ہو جائے گا اور اگر اس فلاں کے غلام ماذون (جس غلام کو آقا نے تجارت کی اجازت دی ہو) کے ساتھ کام کیا تو حانث نہ ہو گا۔

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ اس شہر میں شرکت نہ کروں گا، پھر دونوں شہر سے باہر گئے اور شرکت کا معاملہ کیا اور پھر شہر میں داخل ہوئے اور شرکت میں کام کرنے لگے، پس اگر قسم کھانے والے نے یہ نیت کی ہو کہ اس شہر کے اندر شرکت کا عقد اس کے ساتھ نہ باندھوں گا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر یہ نیت کی ہو کہ فلاں کی شرکت میں کام نہ کروں گا تو حانث ہو جائے گا، اور اگر ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کو مضاربت کا مال دیا کہ اس سے مضاربت کرے تو یہ معاملہ اور پہلا معاملہ دونوں یکساں ہیں اور جیسی نیت کی ہوگی اسی کے مطابق حکم ہوگا

بالغ لڑکے اور نابالغ لڑکے کے ساتھ شرکت کا معاملہ کرنے کا فرق

اگر قسم کھائی کہ فلاں کیساتھ شرکت کا معاملہ نہ کروں گا، پھر اس کو اپنے نابالغ لڑکے کے مال میں شریک کیا تو حانث نہ ہوگا، اور اگر زید نے قسم کھائی کہ عمرو کے ساتھ شرکت کا معاملہ نہ کروں گا، پھر اس کے بعد زید نے خالد کو کوئی سرمایہ دیا اور کہا کہ اس میں اپنی رائے سے کوئی کاروبار کرو، پھر خالد نے اس سرمایہ میں عمرو کو شریک کر لیا تو زید حانث ہو جائے گا۔

کسی شخص نے اپنے بھائی سے کہا کہ اگر میں نے تجھے شریک کیا تو اللہ کی حلال چیز مجھ پر حرام ہے، پھر دونوں کی رائے میں یہ بات آئی کہ ہم دونوں آپس میں شرکت کا معاملہ کریں تو مشائخ نے فرمایا ہے کہ اس کے حیلہ کی یہ صورت نکل سکتی ہے کہ اگر قسم کھانے والے کا کوئی بالغ بیٹا ہو، تو مال اپنے اس بیٹے کو مضاربت پر دے اور بہت خفیف حصہ اس کا نفع مقرر کرے اور اس کو اجازت دیدے کہ اس تجارت میں اپنی رائے سے عمل کرو، اس کے بعد یہ بالغ لڑکا اپنے چچا کے ساتھ شرکت کا معاملہ کرے، پس جب وہ لڑکا ایسا کرے گا تو اس کے واسطے جس قدر حصہ کی شرط کی ہے وہ اس کو ملے گا اور باقی جو کچھ بچے گا وہ اس کے باپ اور باپ کے بھائی کے درمیان میں آدھا آدھا مشترک ہوگا اور باپ حانث نہ ہوگا۔

اگر بالغ لڑکے کے بجائے کسی اجنبی کو اسی تفصیل سے سرمایہ دے تو بھی یہی حکم ہے (ظہیریہ)

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں شخص سے ہروی کپڑا نہ لوں گا، پھر اس سے ایک ہروی تھیلی لی جس میں ایک ہروی کپڑا اس نے ٹھونس دیا تھا اور یہ شخص اس سے واقف نہ تھا، تو بھی قضاءً حانث ہو جائے گا۔ اور اسی طرح اگر قسم کھائی کہ میں فلاں سے روپیہ نہ لوں گا، پھر اس کے بعد فلاں نے ایک تھیلی میں پیسے بھر دیئے اور ان پیسوں میں دو ایک روپے ڈالدئے، پھر قسم کھانے والے نے اس پر قبضہ کر لیا تو اگرچہ وہ جانتا نہیں تھا کہ اس میں روپے بھی ہیں تو بھی قضاءً حانث ہو جائے گا (خلاصہ) اگر اس قسم کھانے والے نے اس شخص سے ایک گٹھر آٹا لیا جس میں اس نے درہم بھی ڈالدیئے تھے اور یہ شخص آگاہ نہیں تھا تو حانث نہ ہوگا۔

اسی طرح اس سے کوئی کپڑا لیا جس میں کچھ درہم بندھے ہوئے تھے اور اس قسم کھانے والے کو معلوم نہ تھا تو بھی حانث نہ ہوگا۔

اور اگر اس نے اس طرح قسم کھائی ہو کہ میں فلاں سے کوئی روپیہ بطور ہبہ نہ لوں گا تو ان سب صورتوں میں سے کسی میں حانث نہ ہوگا، خواہ اس کو معلوم ہو گیا ہو کہ اس میں روپیہ نہیں ہے یا معلوم نہ ہوا ہو۔

اسی طرح اگر قسم کھائی کہ میں فلاں سے بطور امانت اور بطور ودیعت نہ لوں گا تو بھی ان تمام صورتوں میں

جس کو ہم نے ابھی بیان کیا ہے کوئی روپیہ لے لیگا تو حانث نہ ہوگا بلکہ یہ قسم بھی بمنزلہ ہبہ کی قسم کے ہوگی، اسی طرح اگر صدقہ کا لفظ بولا ہو جب بھی یہی حکم ہے (قاضی خاں)

کفالت کی قسم کھانے کا بیان

اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کوئی کفالت نہ کروں گا پھر اس کے بعد اس نے کسی آزاد یا غلام کی کفالت[۱] نفس کر لی، یا کپڑے یا چوپائے کی کفالت کر لی یا بیع منعقد کرنے کی کفالت کر لی تو ہر صورت میں حانث ہو جائے گا (مبسوط سرخسی)

اور اگر کہا کہ میں کسی آدمی کی طرف کسی چیز کی کفالت نہ کروں گا، پھر اس کے بعد کسی شخص کی کفالت نفس کر لی یعنی یہ کہا کہ جب تم اس کو کہو گے میں اس کو حاضر کر دوں گا، میں ضامن ہوں تو حانث نہ ہوگا۔

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے واسطے کفالت نہ کروں گا پھر اس کے بعد فلاں کے علاوہ کسی دوسرے کی کفالت کی اور جن روپیوں کی ضمانت وکفالت کی اصل میں وہ روپے اسی فلاں کے تھے تو بھی حانث نہ ہوگا، اسی طرح اگر فلاں مذکور کے غلام کے لئے کفالت کر لی تو بھی یہی حکم ہے کہ حانث نہ ہوگا، اور اگر اسی قسم کے اندر فلاں کے واسطے کفالت کی اور جن روپیوں کے لئے کفالت کی ہے وہ روپے اصل میں اس فلاں کے نہیں تھے بلکہ کسی اور کے تھے تو حانث ہو جائے گا۔

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کی طرف سے میں کفالت یا ضمانت نہ کروں گا پھر اس کی طرف سے کفالت یا ضمانت کر لی تو حانث ہو جائے گا، اور اگر لفظ کفالت سے یہ نیت کی ہو کہ میں کفیل ہوں کہ یہ نہ کروں گا لیکن ضمانت کر دوں گا تو فیما بینہ وبین اللہ اس کی تصدیق ہوگی، اس لئے کہ اس نے اپنے منہ سے جو لفظ نکالا ہے اس کے حقیقی معنی ہی کی نیت کی ہے لیکن اس نے ضمانت وکفالت کے معنی میں فرق کی نیت کی ہے اور یہ خلاف ظاہر ہے، لہٰذا قضاءً اس کے قول کی تصدیق نہ ہوگی۔

اور اگر قسم کھائی کہ میں فلاں کی طرف سے کفالت نہ کروں گا، پھر فلاں نے اسی حالت میں کسی کو اپنا مال جو فلاں کا اس حالف پر عائد ہوتا تھا حوالہ کر دیا ہے تو یہ حالف حانث نہ ہوگا بشرطیکہ محتال لہ کا محیل[۲] پر کچھ قرضہ نہ ہو اور اگر محتال لہ کا محیل پر قرضہ ہوگا تو حالف اس حوالہ کے قبول کرنے کی وجہ سے کفیل ہو جائے گا اور حانث ہو جائیگا اور اسی طرح اگر اس کے لئے قرضہ مذکور کا ضامن ہو گیا تو بھی یہی حکم ہے کہ حانث ہو جائے گا، اور اگر محتال لہ کا محیل کے ذمہ کچھ مال ہو اور محیل کا محتال علیہ پر کچھ مال نہ ہو تو بھی حانث ہو جائے گا (مبسوط)

اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے واسطے میں کچھ ضامن نہ بنوں گا، پھر اس فلاں کے واسطے نفس یا مال کی ضمانت کر لی تو حانث ہو جائے گا، اسی طرح اگر کفالت کر لی یا حوالہ قبول کر لیا تو بھی حانث ہو جائے گا، اور اگر فلاں کے

---

[۱] قولہ کفالت نفس الخ کفالت نفس میں مکفول کو بعینہٖ حاضر کرنا پڑتا ہے اور کفالت مال میں جس مال کی کفالت کی ہے بعینہٖ اس مال کو اور اس مال کے نہ ہونے کی صورت میں اس کی قیمت حاضر کرنی پڑتی ہے ۱۲

[۲] قولہ محیل الخ۔ محیل وہ شخص جو اپنا قرضہ دوسرے کے حوالہ کرنے والا ہو، محتال لہ وہ شخص جس کا قرضہ ہو، محتال علیہ وہ شخص جس کے ذمہ میں اپنا قرضہ حوالہ دے ۱۲

حکم سے اس کے لئے کوئی چیز خریدی تو یہ ضمانت نہ ہوگی، اسی طرح اگر اس کے غلام یا وکیل یا مضارب یا شریک[1] مفاوض، یا شریک عنان کے واسطے کوئی ضمانت کرلی تو بھی حانث نہ ہوگا۔ اسی طرح فلاں کے لیے ضمانت نہ کی مگر کسی دوسرے کے لئے ضمانت کرلی پھر وہ دوسرا مرگیا اور فلاں مذکور اس کا وارث ہوگیا تو بھی قسم کھانے والا حانث نہ ہوگا۔

اور اگر قسم کھائی کہ میں کسی کے واسطے کسی چیز کا ضامن نہ ہوں گا، پھر کسی شخص کے واسطے کوئی مکان قبضہ کرنے کے لئے یا کوئی غلام قبضہ کرنے کے لئے ضامن بن گیا جس کو اس نے خریدا ہے تو حانث ہوجائے گا، اور کسی غائب شخص کے لئے اس طرح ضامن بن گیا کہ اس غائب کی جانب سے کسی نے اس کی ضمانت پر رضامندی نہیں دی اور نہ کسی نے اس کی ضمانت قبول کرنے کو منظور کیا تو امام اعظمؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک یہ شخص حانث نہ ہوگا، لیکن امام ابویوسفؒ نے اس میں اختلاف کیا ہے۔

اور اگر اس غائب کی طرف سے کسی نے اس ضامن کو خطاب کیا یا اس کی ضمانت کو قبول کرلیا تو بالاتفاق حانث ہوجائے گا، اسی طرح اگر مجور غلام نے قسم کھائی کہ میں کسی کی ضمانت نہ کروں گا پھر اپنے آقا کی اجازت کے بغیر ضمانت کرلی تو حانث ہوجائے گا (ظہیریہ)

---

[1] قولہ شریک مفاوض الخ۔ دو آدمی جو آپس میں سرمایہ کے اندر کاروبار اور نفع میں ہر چیز میں برابر کے شریک ہوں، اور شریک عنان جو سرمایہ کاروبار نفع میں شریک ہوں مگر برابر کے شریک نہ ہوں بلکہ کمی بیشی کے ساتھ شریک ہوں ۱۲